بھیرہ ولید پور و مضافات کے باوقار علما، حفاظ اور بزرگانِ دین کے حالات پر مشتمل

تذکرۂ علمائے بھیرہ ولید پور

موسوم بنام تاریخی

جامع تذکرہ

۱۴۳۹ھ

مرتب

محمد ابوالوفا رضوی



ناشر

مصباحی پبلیکیشن

محمد آباد گوہنہ ۲۷۶۴۰۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب	تذکرہ علمائے بھیرہ ولید پور
مرتب	محمد ابوالوفا رضوی
	استاذ دار العلوم اہل سنت حق الاسلام لال گنج بازار، بستی
	موبائل نمبر:9935237845
	ای میل آئی ڈی:wafarazwi@gmail.com
تصحیح	صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہم القدسیہ
پروف ریڈنگ	مولانا محمد احسان قادری، مولانا محمد یاسین نظامی
	دار العلوم حق الاسلام لال گنج بازار، بستی
سال اشاعت	۱۴۳۹ھ ۲۰۱۸ء
تعداد	۱۱۰۰
صفحات	۲۹۶
کمپوزنگ	مصباحی پبلی کیشن محمد آباد گوہنہ

ناشر

مصباحی پبلی کیشن محمد آباد گوہنہ ۲۷۶۴۰۳

ملنے کے پتے

(۱) دار العلوم اہل سنت حق الاسلام لال گنج بازار بستی ۹۹۳۵۲۳۷۸۴۵

(۲) مصباحی پبلی کیشن ندی روڈ محمد آباد گوہنہ ۹۵۰۶۱۹۱۱۹۳

فہرست

ان بزرگوں کے حالات جو کتابوں سے لیے گیے

ان لوگوں کے تذکرے جو ملاقات کر کے حاصل کیے گئے۔

ضمیمہ

جامع مسجد قدم رسول بھیرہ کی قدیم عمارت

۷۸۶

ایصال ثواب

والد محترم جناب عبد الرضا قادری مرحوم

ولادت ۱۹۳۲ھ وفات ۲۰۰۹ء

●

مشفقہ ماں محترمہ رسولن خاتون مرحومہ

وفات: ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۴ء

●

ساس ماں محترمہ قمر النساء مرحومہ

وفات: ۱۴۳۵ھ

●

برادر محترم جناب عمر فاروق مرحوم

ولادت: ۱۹۶۹ء وفات: ۱۹۷۷ء

●

برادر مکرم جناب عبد الباقی خیر آبادی مرحوم

وفات: ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء

●

مشفقہ بہن محترمہ فاطمہ خاتون مرحومہ

ولادت: ۱۹۶۷ء وفات: ۲۰۰۸ء

●

وجملہ مرحومین خانہ وجمیع مسلمین ومسلمات، مؤمنین ومؤمنات

محمد ابو الوفا رضوی غفرلہ

انتساب

علمائے بھیرہ ولید پور
کی موجودہ اہم ترین شخصیات-----کے نام
جن کے علمی فیضان اور تبلیغی خدمات سے ہند اور بیرون ہند بھی سیراب
ہوتا رہا اور اب بھی جاری ہے۔
یعنی
خیر الاذکیا، صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی بھیروی دامت
برکاتہم القدسیہ ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
مبلغ اسلام حضرت علامہ مفتی احمد القادری صاحب قبلہ
مدظلہ النورانی مقیم حال امریکہ
فاضل جلیل حضرت علامہ عبد القیوم صاحب قبلہ مصباحی سابق شیخ التفسیر
جامعہ انوار القرآن بلرام پور

۷۸۶

نذر عقیدت

مخدوم شاہ ابوالخیر فاروقی علیہ الرحمہ

ولادت:۱۰۰۸ھ وفات:۱۰۵۹ھ

مخدوم شاہ اسماعیل علیہ الرحمہ

ولادت:۱۰۳۴ھ وفات:۱۱۰۶ھ

مولانا شاہ علی احمد علیہ الرحمہ

ولادت ۱۲۲۹ھ وفات:۱۳۱۷ھ

علامہ غلام محمد خان بھیروی علیہ الرحمہ

ولادت:۱۹۴۷ء وفات ۱۹۹۱ء

علامہ نصر اللہ رضوی بھیروی علیہ الرحمہ

ولادت:۱۹۵۶ء وفات:۱۴۳۵ھ

علامہ عبد الحلیم مصباحی بھیروی علیہ الرحمہ

ولادت:۱۳۶۶ھ وفات:۲۰۱۷ء

خواست گار ہوں جنھیں سوانح عمری بھیجنے کی زحمت دی گئی لیکن اب تک نہ مل سکی اوران لوگوں سے بھی جن کے حالات دسترس سے باہر رہے۔اس تاریخی دستاویز میں وہ شامل نہ ہوسکے۔

آغاز کتاب سے لے کراب تک تقریباً بارہ تیرہ برس کا زمانہ بیت چکا ہے مجھے بےحد افسوس ہے کہ اس دوران اس کتاب کی کئی شخصیات جنھوں نے اپنے حالات عطا کر کے کتاب کو زینت بخشی اب وہ دنیا میں نہ رہیں۔

۱-استاذ محترم حضرت علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ

(۱۵ رفروری ۱۹۵۶ءم ۴رمحرم ۱۴۳۵ھ/ ۹رنومبر ۲۰۱۳ء)

۲-فاضل جلیل حضرت علامہ عبدالحلیم مصباحی علیہ الرحمہ

ولادت:۱۳۶۶ھ ۱۹۴۵ء وفات:۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷

۳-استاذ الحفاظ حضرت قاری محمد امین صاحب نوری

(ولادت ۱۹۰۲ءم ۲۱ررمضان ۱۴۲۶ھ)

۴-حافظ فیض الرحمٰن مرحوم

ولادت:۱۵راگست ۱۹۶۲ء وفات:۲۸رجنوری ۲۰۱۷ء

اورضمناً جن اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی تذکرہ میں موجود ہیں لیکن آج وہ خودنہیں رہے ان میں:

۱-بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی مبارک پوری

ولات:۱۳۴۴ھ وفات:۱۵رمحرم ۱۴۳۴ھ

۲-قمر العلما حضرت علامہ قمر الدین قمر اشرفی گھوسوی

(وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء)

۳-سلطان الاساتذہ حضرت علامہ سلطان احمد ادروی
۴-شیخ المنطق حضرت علامہ فخر الدین نظامی گھوسوی
(م ۱۵؍جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ ۴؍اپریل ۲۰۱۵ بعد مغرب)
۵-بابائے فارسی حضرت علامہ سیف الدین شمسی (ولادت ۱۸؍اگست ۱۹۴۷ء وفات ۶؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴؍جنوری ۲۰۱۸ء) علیہم الرحمۃ والرضوان ہیں۔

اللہ پاک ان اساتذہ کرام کے درجات بلند سے بلندتر فرمائے (آمین)

کسی ایک شخصیت کے حالات اکٹھا کر کے معرض تحریر میں لانا مشکل امر ہے پھر جہاں بہت ساری شخصیات کے تذکرے مقصود ہوں کن کن مراحل سے گزرنا پڑا ہوگا وہ ارباب علم پر مخفی نہیں خاص کر ان حضرات کے حالات زندگی کے بارے میں جو بقید حیات نہ ہوں، جن پر کچھ لکھا بھی نہ گیا ہو، ان کے اہل تعلق سے مل کر یادداشت کی تجوری سے نکال کر صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنا بڑا دشوار کام ہے، اس راہ میں ناچیز کو تلخ تجربہ ہوا۔ اس سلسلے میں صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ رقم طراز ہیں:

''شخصیات کی حیات میں ان کے سوانحی نقوش جمع کرنے میں بے توجہی ایک عام روش ہے جس کا خمیازہ بعد میں بھگتنا پڑتا ہے کہ جو معلومات وحالات زندگی میں بآسانی فراہم ہوسکتے تھے بعد میں برسوں تلاش وجستجو کے بعد بھی کما حقہ دست یاب نہیں ہوتے۔

اس صورت حال سے ہمارے ''سیدین'' علیہم الرحمہ کی شخصیتیں بھی مستثنیٰ نہیں اس لیے جو کچھ جمع ہو چکا ہے اس میں مدیر موصوف کو کیا کچھ زحمتیں اٹھانی پڑی ہوں گی ان کی تفصیل وہی بتاسکتے ہیں''۔ (سیدین نمبر ص ۳۸)

''تذکرہ علماے بھیرہ ولید پور'' کی ترتیب میں سال پیدائش کا لحاظ رکھا گیا ہے چوں کہ اس تذکرے میں مشائخ کرام حضرت مولانا مخدوم شاہ ابوالخیر فاروقی علیہ الرحمہ اوران کے خاندانی بزرگوں کے حالات بھی ہیں اس لیے اگر کسی بزرگ کا سال ولادت معلوم نہ ہوسکا تو سال ولادت کا خانہ خالی رکھا گیا اور آگے پیچھے کے بزرگوں کی تاریخ ولادت کی مناسبت سے انھیں ترتیب میں رکھا گیا ہے۔

کتاب میں چونسٹھ علماے کرام کے حالات ہیں۔آخر میں اکاون حفاظ کرام کے اجمالی تذکرے بھی شامل ہیں تاکہ ان کی زندگی کا مختصر خاکہ بھی دست بردِ زمانہ سے محفوظ ہوجاے۔جناب قاری قمرالزماں عزیزی ابن جناب امیر احمد انصاری بھیروی اور جناب قاری امجد رضا عزیزی ابن جناب محمد عزیر انصاری بھیروی نے بھی حضرت حافظ وقاری نورالحق صاحب استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے خارج وقت میں دارالحفظ والتجوید بھیرہ میں تجوید وقراءت کی مکمل تعلیم لی۔اس کے علاوہ عزیزم مولوی محمد سلیم ابن امیر احمد ابن ظہیر احمد ساکن بھیرہ محلہ پچھم کے حالات بھی کتاب میں آنے سے رہ گئے اس لیے کہ وہ ابھی زیر تعلیم ہیں لیکن چوں کہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں ان کا فضیلت سال دوم ہے اس لیے یہاں یہ بات ذکر کردی گئی خدا کرے کہ وہ فارغ التحصیل ہوکر متعلم سے عالم بن کر سامنے آئیں۔

امتنان وتشکر: سب سے پہلے شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے خسر کریم صدرالعلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا جن کی عنایتیں ایک شفیق باپ کی طرح برابر ابر کرم بن کر مجھ پر برستی رہیں اور مجھے اس بات کا احساس تک نہیں ہونے دیا کہ میرے والد محترم عبدالرضا قادری مرحوم اس دنیا میں نہیں رہے۔خدمات اسلام کے لیے آپ کی ذات ستودہ

صفات خاص رحمت خداوندی ہے، گوناگوں مصروفیات کے باوجود حضرت نے پوری کتاب پڑھی اور اغلاط کی اصلاح فرماکر کتاب کو اشاعت کے قابل بنایا یہ حضرت کا صدقہ اور انھیں کی مہربانی ہے اللہ پاک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے آپ کا سایہ کرم عالم سنیت پر دراز فرمائے۔ آمین

حضرت صدر العلما علامہ مصباحی صاحب قبلہ کے برادر صغیر حضرت علامہ مفتی احمد القادری صاحب قبلہ مدظلہ النورانی کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے نہایت فراخ دلی اور ہمت افزائی کے ساتھ توجہ فرماکر کتاب کو بالاستیعاب پڑھا جگہ جگہ اصلاح فرمائی، اور مفید مشوروں سے بھی نوازا۔

یوں ہی ان تمام حضرات کا شکریہ ادا نہ کرنا میرے لیے ممکن نہیں جنھوں نے اپنا سوانحی خاکہ پیش کرکے کتاب کی ترتیب میں میری مدد کی۔

چند خاص احباب وکرم فرما کا بھی بے حد ممنون ہوں جن میں سرفہرست حضرت علامہ ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی مدظلہ صدر المدرسین دار العلوم مدینۃ العربیہ دوست پور، سلطان پور ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ قلمی میدان میں آپ کی ذات میرے لیے مشعل راہ بنی دکھ سکھ کے بھی شریک اور میری خوش حال زندگی کے لیے مسیحا ہیں، آپ نے اس کتاب کے لیے جہاں بہت ساری محنتیں فرمائیں میری فرمائش پر ایک جامع تقریب بھی تحریر فرمائی جو کتاب کی زینت ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مالک مصباحی پبلی کیشن برادر عزیز حضرت مولانا فیضان رضا امجد مصباحی کے لیے میری نیک خواہشات اور نیک دعائیں ہمیشہ ساتھ ہیں جنھوں نے رمضان المبارک کے مہینہ میں بعد تراویح بیدار رہ کر رات کا اکثر حصہ کمپوزنگ میں

گزارا اور دیگر اوقات میں بھی جب ضرورت محسوس ہوئی میرا ہاتھ بٹاتے رہے۔

اس سلسلے میں مولانا مبارک حسین بھات کول ،حضرت مولانا محمد احمد مصباحی ولید پور، رفیق گرامی حضرت مولانا شاہ عالم مصباحی نگھرہ،حضرت مولانا معین الدین خاں مصباحی نصو پور،حضرت مولانا اشتیاق احمد خاں بلرام پور، حضرت مولانا محمد احسان قادری سرسہوا، میر گنج،سنت کبیر نگران علماے کرام کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے کسی نہ کسی جہت سے میری اعانت کی ،جب کبھی میں نے انھیں تکلیف دی نہایت ہی خندہ پیشانی کے ساتھ لبیک کہا۔

آخر میں اپنے ہم زلف حضرت حافظ وقاری غوث محمد صاحب استاذ جامعہ عربیہ اظہار العلوم نیا بازار، جہاں گیر گنج،امبیڈکر نگر کا دل کی اتھاہ گہرائی سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی حوصلہ افزائی نے میرے لیے مہمیز کا کام کیا۔

کتاب میں شامل تمام مشائخ کرام اور علماے کرام کو وسیلہ بنا کر رب کی بارگاہ اکبر میں یہ گنہ گار دست بدعا ہے کہ اللہ عزوجل حضرت قاری صاحب کے اس مالی تعاون کو قبول فرمائے اور انھیں تمام ارضی وسماوی آزمائشوں سے محفوظ ومامون فرمائے،گھر کے تمام افراد کو اپنے حفظ وامان میں ہمیشہ شادوآباد رکھے، جملہ مرحومین خانہ خصوصاً میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کے تایا حضرت مولانا صلاح الدین صاحب سابق ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ اظہار العلوم کے درجات کو بلند فرمائے۔حضرت قاری صاحب کے والدین کا سایہ دراز فرمائے ،گھر میں، دکان میں ہر جگہ بے پناہ خیر وبرکت نازل فرمائے۔

اور

ان کے مرشد کریم پیر طریقت ،سید السادات حضرت علامہ سید اویس مصطفیٰ

قادری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ واسطیہ بلگرام شریف کے فیوض وبرکات سے عالم اسلام بالخصوص قاری صاحب کے جملہ اہل خانہ کو بہــــرہ وراور مستفیض فرمائے آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین۔

اعتذار: اس کتاب کی پروف ریڈنگ اور جمع وترتیب وغیرہ میں صحت کا خاص خیال رکھا گیا ہے پھر بھی اگر کسی طرح کا نقص نظر آئے تو صاحبان فکر ونظر اور ارباب سوانح سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اپنے دامن عفو وکرم میں جگہ دے کر مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تلافی کی جاسکے۔واللہ المستعان وعلیہ التکلان

محمد ابوالوفا رضوی غفرلہ

وہ لکڑی جو بطور کرامت ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی

لوح سعادت

یادگار اولیا، سرکار نجم الاصفیا حضرت صوفی سید نجم الدین احمد قادری سہروردی
دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین خانقاہ سہروردیہ جھونسی شریف، الہ آباد

مجھے یہ سن کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ میرے عزیز خلیفہ مولوی ابوالوفا رضوی سلمہ استاذ دار العلوم اہل سنت حق الاسلام لال گنج، بستی اپنے گاؤں کے علما و مشائخ کے حالات زندگی اور کارناموں کو مرتب کر کے ''تذکرہ علمائے بھیرہ ولید پور'' کے نام سے کتابی شکل میں شائع کررہے ہیں دل کی اتھاہ گہرائی سے دعا گو ہوں کہ رب کریم ان کی اس کاوش کو قبول فرما کر دارین کی سرخروئی عطا فرمائے۔

ولید پور بھیرہ عرصۂ دراز سے علما و مشائخ کی آماج گاہ رہا ہے اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ بھیرہ کی جامع مسجد قدم رسول جو وہاں کے ایک مشہور بزرگ کی یادگار ہے کی تعمیر جدید کے سنگ بنیاد کے موقع پر آں عزیز کی دعوت پر مجھے جانے کا اتفاق ہوا، اس موقع پر حضرت عزیز ملت اور حضرت مصباحی صاحب موجود تھے یہ معلوم کر کے کہ مسجد کی تعمیر نو مکمل ہو چکی ہے اس کی صفائی اور پلاسٹر کا کام چل رہا ہے بڑی خوشی ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگان بھیرہ کے فیضان سے مرتب اور تمام مسلمانوں کو فیضیاب فرمائے۔ آمین

فقیر نجم الدین احمد قادری سہروردی عفی عنہ
مقیم حال بوہرہ، کرچھنا، الہ آباد

ارشادگرامی

صدر العلما خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی بھیروی دامت برکاتہم القدسیہ
ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور

خوشی کی بات

ہے کہ عزیزی مولانا ابوالوفا رضوی نے
برسوں محنت و مشقت کر کے ایک "جامع تذکرہ" تیار
کر دیا ہے جس میں سرزمین بھیرہ اور اطراف کے دیار کا اجمالی
تعارف بھی ہو گیا ہے اور قدیم بزرگوں کے بعد دور حاضر تک کے علما و حفاظ
کا تذکرہ بھی آگیا ہے۔

اس خدمت پر عزیز موصوف سبھی قارئین خصوصًا اہل بھیرہ کی طرف سے شکریہ اور
مبارک باد کے مستحق ہیں۔

مولا تعالیٰ قبول فرمائے اور انھیں اور جملہ معاونین کو اپنی خصوصی عنایتوں سے
نوازے۔ آمین

محمد احمد مصباحی

۶ر شوال المکرم ۱۴۳۹ھ

۲۱ر جون ۲۰۱۸ء، پنج شنبہ

تأثرگرامی

حضرت علامہ مفتی احمد القادری صاحب قبلہ مصباحی مدظلہ النورانی
بانی اسلامک اکیڈمی آف امریکہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ
سیدالانبیاءوالمرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین.امابعد:

عزیز گرامی حضرت مولانا ابوالوفا صاحب نے تذکرہ علمائے بھیرہ ولید پور کے قلمی نسخے کی ایک کاپی مجھے عنایت کی۔ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ مشائخ بھیرہ کے حالات لکھ کر ہم اہل بھیرہ کے سروں سے قرض کا ایک بوجھ انہوں نے اتار دیا کیوں کہ اپنے علما ومشائخ اور بزرگوں کی یادگار باقی رکھنا ،اوران کے حالات وواقعات اور تذکرے آنے والی نسلوں تک پہنچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔
الحمدللہ اس کتاب نے ہمیں ایک بڑی ذمہ داری سے سبک دوش کردیا۔

اس کتاب کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ مرتب نے کتنی محنت وجانفشانی، تحقیق وتفتیش سے اتنے کثیر علما ومشائخ اور حفاظ وقرا کے حالات وواقعات اور تذکرے یکجا کر کے کتابی شکل دی ہے۔

بلاشبہ یہ موصوف کا عظیم کارنامہ اوران کے عمدہ ذوق وشوق کی نشانی ہے۔

مولانا محمد ابوالوفا صاحب مدظلہ قوم وملت کا دردمند دل رکھنے والے جید عالم، ایک اچھے استاذ، فصیح اللسان خطیب، شیریں بیاں مصنف اور خوش الحان شاعر ہیں۔

انہوں نے ایک طویل مدت صرف کر کے یہ بے لوث خدمت انجامؑ دی ہے۔

عزیز گرامی حضرت مولانا ابوالوفا صاحب مدظلہ نے استاذ محترم فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ نصر اللہ رضوی قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات وخدمات کا اجمالی جائزہ کے نام سے بھی ایک کتابچہ ترتیب دیا۔

حضرت علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ میرے شفیق استاذ تھے ہم سب ان کو رضوی صاحب کے نام سے یاد کرتے تھے پھر وہ اسی سے مشہور ہوگئے یہی نام اس تحریر میں بھی جگہ جگہ استعمال ہوا ہے۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالا تب سے میں رضوی صاحب کو جانتا ہوں ان کے دادا جناب عبدلرحیم مرحوم اور ان کے والد جناب ماسٹر محمد یونس صاحب سے ہمارے والد مرحوم کے دوستانہ اور گھریلو تعلقات تھے۔اس لیے بچپن ہی سے ہمارا ان کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا رہتا تھا یعنی ہمارے اور ان کے مابین آبائی گھریلو مراسم تھے۔رضوی صاحب نے مدرسہ رحیمیہ بھیرہ سے پنجم تک تعلیم مکمل کرنے کے بعد بھائی جان حضرت مولانا محمد احمد صاحب قبلہ مصباحی دامت برکاتہم سے رمضان کی تعطیل میں پڑھنا شروع کر دیا روزانہ گھر آتے اور غالباً اعدادیہ کی کتابیں پڑھتے (یہ ان کے علمی ذوق وشوق کی علامت ہے) پھر ہم دکھن پورہ ایک ساتھ تراویح پڑھنے جاتے اس وقت رضا مسجد نہیں تھی ،فیض العلوم کے زمانہ طالب علمی میں مجھے انہیں کے کمرہ میں رہنے کی سعادت حاصل تھی اس لیے ان کے علمی مشاغل درس وتدریس سیر وتفریح مجلسی گفتگو دیکھنے سننے اور ان سے فیض یاب ہونے کا زیادہ موقع ملا ان کے علمی لطائف اور ہنسادینے والے چٹکلے بھی بہت ہوتے کاش وہ سب لکھ لیے جاتے۔

رضا مسجد بھیرہ کی زمین کی خریداری کی بات چیت نقشہ نویسی سنگ بنیاد سے لے کر تعمیر وتوسیع میں آپ کا اہم کردار اور بڑا حصہ رہا ہے چوں کہ میں ان سب معاملات میں ان کے ساتھ ساتھ رہا ہوں اس لیے اچھی طرح واقفیت ہے۔

رضا مسجد بننے کے بعد ان کی خواہش ہوئی کہ ان کے محلہ احمد نگر میں بھی ایک مسجد ہو جائے الحمدللہ ان کی یہ دیرینہ خواہش بھی پوری ہوئی، انہوں نے برکاتی مسجد کی بنیاد رکھی اور وہ زندگی بھر اس کے متولی رہے۔

المجمع الاسلامی مبارک پور کی زمین کی خریداری کی بات چیت بیع نامہ پیمائش، سنگ بنیاد، احاطہ بندی میں ان کا اہم کردار ہے ان دنوں میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے شعبہ عالیہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہا تھا اس لیے مجھے ان معاملات میں ساتھ رہ کر قریب سے دیکھنے کا کثرت سے موقع ملا پھر مرشد خلافت شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمہ کے حکم پر مجھے بیرون ملک کا سفر درپیش ہوا وہاں سے بھی ان سے برابر رابطہ رہتا۔

المجمع الاسلامی کی تعمیر وتوسیع میں وہ بھائی جان حضرت مصباحی صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کے بلاشبہ تاحیات (محب مکرم حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی کی طرح) دست وبازو بنے رہے اور ماشاءاللہ تکمیل کی اس حد تک پہنچایا۔

مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ، مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، دار الحفظ والقراءت، مسجد قدم رسول وغیرہ کی تعمیر میں بھی ان کی نمایاں خدمات ہیں گویا وہ فن تعمیر کے ایک ماہر انجینیر تھے۔

بلکہ ہمارے استاذ رضوی صاحب گوناگوں خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے وہ ایک ماہر استاذ ومدرس تھے، تو اعلیٰ مصنف بھی، عمدہ خطیب تھے تو بہترین

مترجم وحاشیہ نگار بھی وہ ایک اچھے ناظم تھے تو بڑے منتظم بھی۔

اردو فارسی ،عربی تینوں زبانوں پرآپ نے کام کیا اوراعلیٰ یادگار چھوڑی ہیں، گلستاں، بوستاں فارسی کا اردو میں حاشیہ،سراجی کا عربی میں حاشیہ لکھا،علم الفرائض اردو میں تصنیف فرمائی،متعدد موضوع اورعنوان پر کثیر مقالے ان کے علمی شاہکار ہیں۔

یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وقت سے پہلے چلے گئے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:وَلَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ﴿سورہ منافقون آیت ۱۱﴾

اور اللہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے

(کنزالایمان)

ہاں یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اتنی جلد اچانک دنیا سے چلے جانے کی توقع نہ تھی ان کے چلے جانے سے المجمع الاسلامی ،رضا مسجد،فیض العلوم ،خیر العلوم اور برکاتی مسجد میں جو خلا پیدا ہوا اسے ہم اچھی طرح محسوس کررہے ہیں۔

جب بھی میں وطن جاتا ہوں ان کے آستانہ پرضرور حاضری ہوتی ہے الحمدللہ اس بار کے سفر میں کئ بار حاضری ہوئی اوران کے عرس وفاتحہ میں بھی شرکت کا موقع ملا۔

ان کے تمام صاحب زادگان جناب شاہد رضا،جناب حامد رضا،مولانا شاداب رضا، مولانا احمد رضا صاحبان بڑی عزت وتکریم سے پیش آتے ہیں اور برکاتی مسجد کی تعمیر اور ماتجی منصوبہ کی تکمیل میں پیش پیش ہیں۔ان کے بہنوئی جناب حافظ نثار احمد صاحب سے ہمارے بچپن سے اچھے تعلقات ہیں۔الحمدللہ وہ جب بھی ملتے ہیں مخلصانہ پیش آتے ہیں ان کے صاحب زادے اوررضوی صاحب کے بھانجے مولانا مفتی مزمل صاحب ایک باصلاحیت عالم دین ہیں۔

رضوی صاحب کے تلامذہ میں عزیز گرامی حضرت مولانا ابوالوفا صاحب مدظلہ وہ لائق وفائق شاگرد ہیں جن کے حصہ میں استاذ کی سوانح حیات لکھنے کی سعادت آئی یہ ان کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔

بلاشبہ مولانا ابوالوفا صاحب حضرت رضوی صاحب کے تمام تلامذہ اہل وعیال اعزا اقربا اور متعلقین ومتوسلین کی طرف سے بے شمار مبارک باد اور شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے رضوی صاحب کی اتنی قابل قدر حیات وخدمات ترتیب دے کر ملت پر احسان عظیم فرمایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ دونوں قلمی خدمات قبول فرمائے اور مقبولیت عامہ تامہ عطا فرمائے۔ مرتب موصوف اور ان کے معاونین کو خوب خوب ترقیاں عطا فرمائے، ان کے رزق حلال میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے، سارے اہل وعیال کو صحت وسلامتی کے ساتھ شاد وآباد رکھے، حاسدین کے حسد، دشمنوں کے شر اور نظر بد سے محفوظ ومامون فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے، آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم

۱۷ر رمضان ۱۴۳۹ھ — احمد القادری

مطابق ۲ر جون ۲۰۱۸ء شنبہ — اسلامک اکیڈمی آف امریکہ

تاثر

محب گرامی قدر حضرت علامہ مفتی اشتیاق احمد خان رضوی مصباحی
صدر المدرسین وصدر مفتی دار العلوم جماعتیہ طاہر العلوم چھترپور ایم-پی

چوں خواہی کہ نامت بود در جہاں — مکن نام نیک بزرگاں نہاں
نام نیکِ رفتگاں ضائع مکن — تا بماند نام نیکت برقرار

نیک طینت بندگان خدا کے ذکر جمیل کے صدقے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے زندہ وتابندہ رکھنے کا سلسلہ قدیم زمانے سے جاری وساری ہے اور یوں ہی جاری رہے گا۔

زیر نظر کتاب ''تذکرہ علماے بھیرہ ولید پور'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جسے محب مکرم برادر طریقت حضرت مولانا محمد ابوالوفا صاحب قبلہ رضوی دام ظلہ استاذ دار العلوم حق الاسلام لال گنج بستی نے بڑی محنت وجانفشانی کے ساتھ مرتب کیا ہے۔اوراس کے طفیل خود کو زندہ جاوید بنالیا ہے اس کتاب کا تاریخی نام انہوں نے ''جامع تذکرہ'' رکھا ہے۔فاضل مرتب نے اپنی اس گراں قدر تصنیف میں بھیرہ ولید پور اور مضافات کے علماے اہل سنت کی حیات وشخصیت اوران کے دینی،علمی،اصلاحی،تبلیغی اور روحانی کارناموں کا حقیقت پسندانہ انداز میں تذکرہ کرتے ہوئے اپنی دلی عقیدت کا قلمی نذرانہ پیش کیا ہے۔

اس کتاب میں مرتب نے ۶۴/علما کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی ہے اور ۵۱/حفاظ کرام کا اجمالی خاکہ بھی پیش کیا ہے۔

مصنف نے اس کتاب کو دل نشیں طرز تحریر اور عام فہم زبان و بیان سے مزین کرنے کی پوری کوشش فرمائی ہے اور اس میں ہر شخصیت کے اہم و ضروری گوشوں کو نہایت حسین پیرایہ میں نمایاں اور اجاگر کر دیا ہے۔ محب مکرم کا یہ وہ قلمی کارنامہ ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا اور رہتی دنیا تک ارباب علم و ادب اس کی روشنی میں اپنی منزل مقصود کی جانب رواں دواں رہیں گے۔

دعا ہے کہ مولائے علیم وقدیر اس کتاب کو قبول عام بخشے اور اس کے مرتب گرامی قدر حضرت مولانا محمد ابوالوفا صاحب قبلہ رضوی دام فیضہ کے قلم کو مزید جولانی عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو قبول فرما کر دارین میں بہترین اجر وصلہ عطا فرمائے، آمین

اشتیاق احمد خان رضوی مصباحی بلرام پوری
خادم دارالعلوم جماعتیہ طاہرالعلوم چھترپور ایم پی

مزار حضرت شہید بابا علیہ الرحمہ صحن جامع مسجد قدم رسول

تقریب

حضرت علامہ ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی مصباحی
صدر المدرسین دار العلوم مدینۃ العربیہ دوست پور سلطان پور

اقسام نثر میں سوانح اور تذکرے تاریخ ادب کے بیش بہا سرمایے ہیں یہ تاریخ کے جز بھی ہیں اور اساس بھی تحقیق و تفحص کی تاریکیوں میں ان تذکروں نے چراغ راہ کا کام کیا ہے۔ عام طور سے تذکرے یا تو جغرافیائی شکل میں ترتیب دیے گئے یا تو فن اور موضوع کے اعتبار سے، اگر جغرافیائی اور علاقائی نہج پر ہیں تو شروع میں اس علاقہ کی تاریخ پر بھرپور روشنی ڈالی جاتی ہے اور اگر موضوعاتی تذکرے ہیں تو اس فن کی تاریخ پر سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔

پہلے کے ارباب فضل وکمال ریا اور سمعہ سے اجتناب کرتے تھے وہ گوشۂ خموشی میں رہ کر بڑے بڑے علمی، ادبی اور تحریری کام کر ڈالتے تھے مگر اپنے نام کو پردۂ خفا میں رکھتے تھے۔ ماضی کے دھندلکوں سے ایسی گراں قدر شخصیتوں کی حیات و خدمات کو تلاش و تتبع کے بعد سچائی کے ساتھ حال کے قارئین کی دہلیز تک پہنچا دینا ''تذکرہ'' ہے اور کسی ایک شخصیت کی زندگی کے تمام گوشوں اور علمی و فنی کارناموں کو شرح و بسط کے ساتھ منصۂ شہود پر لانا ''سوانح'' ہے۔

تذکرے چاہے علما کے ہوں یا شعرا کے ان تذکروں نے علم و ادب کی گم گشتہ شخصیتوں کی بازیافت میں نمایاں رول ادا کیا ہے، پروفیسر حنیف نقوی رقم طراز ہیں:

''تذکروں نے ایسے بے شمار فنکاروں کو بے نام و نشان ہونے سے بچالیا ہے جن

کے کارنامے یا توکسی وجہ سے مدون نہیں ہو سکے یا مدون ہونے کے بعد ضائع ہو گئے“۔

(شعراے اردو کے تذکرے ص ۳۹)

عہد مغلیہ میں عربی اور فارسی کا بول بالا تھا عربی علمی زبان تھی اور فارسی سرکاری، اس دور میں اردو کو منہ لگانا ہتک شان سمجھا جاتا تھا اس لیے اس دور کے تذکرے کچھ عربی میں اور زیادہ فارسی میں لکھے گئے جیسے شیخ محقق عبدالحق دہلوی کی تالیف اخبارالاخیار، محمد غوثی کی گلزار نسیم، علامہ میر غلام علی آزاد بلگرامی کی سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان اور مآثر الکرام، مولانا عبدالشکور رحمان علی کی تذکرہ علماے ہند، حکیم عبدالحئی راے بریلوی کی نزہۃ الخواطر اور شعرا کے تذکرے میں نکات الشعرا، گلشن گفتار، تذکرہ ریختہ گویاں، مخزن نکات، چمنستان شعرا، رموز الشعرا اور تذکرۂ شورش وغیرہ کتابیں منظر عام پر آئیں۔

اردو زبان جب ترقی کر کے دوسری زبانوں سے آنکھ ملانے کے قابل ہوگئی تو ارباب قلم نے اس کی طرف بھی توجہ دی اور بہت سے موضوعات کے ساتھ تذکرے بھی لکھے جانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے بے شمار تذکرے عالم وجود میں آ گئے جیسے حدائق الحنفیہ، بستان المحدثین، تراجم علماے حدیث، آثارالصنادید، تذکرۃ الاولیا، تذکرۂ کامل، تذکرۃ الصالحین، تذکرہ مشاہیر کوپاگنج، تذکرۃ الفقہا، تذکرہ سخنوران مئو، تذکرہ علماے اعظم گڑھ، تذکرہ علماے مبارک پور، دبستان گورکھ پور، تذکرہ علماے بہار، تذکرۃ المصنفین اور سخنوران اعظم گڑھ وغیرہ۔ اس میں کچھ تذکرے ادبی ہیں کچھ کسی خاص مسلک کے علما کی نمائندگی کرتے ہیں اور کچھ مخلوط اور کچھ موضوعاتی۔

اس تعلق سے ۱۹۷۰ء میں حضرت مولانا محمود احمد قادری رفاقتی نے ”تذکرہ

علماے اہل سنت'' لکھ کر بہت سی وفات یافتہ اور باحیات شخصیات سے لوگوں کو روشناس کرایا پھر بہت سے گراں قدر تذکرے شائع ہوئے۔ مثلاً:

- تذکرہ علماے اہل سنت پاکستان-مولانا عبدالحکیم شرف قادری-لاہور
- تذکرہ علماے اہل سنت لاہور-پیرزادہ اقبال احمد فاروقی-لاہور
- تذکرہ اکابر علماے اہل سنت-مفتی شفیق احمد شریفی-الہ آباد ۱۹۹۵ء
- تعارف علماے اہل سنت پاکستان-مولانا محمد صدیق ہزاروی
- تذکرہ مشائخ بہار-ڈاکٹر طیب ابدالی-بہار
- کاملان پورنیہ-ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی-بہار
- تذکرہ خلفاے اعلیٰ حضرت-محمد صادق قصوری-کراچی ۱۹۹۲ء
- تذکرہ علماے اہل سنت فتح پور-مفتی ممتاز احمد خاں نوری-
- تذکرہ علماے بستی- ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم مصباحی- المجمع الاسلامی مبارک پور ۱۹۸۸ء
- تذکرہ مشائخ غازی پور-عبیدالرحمٰن صدیقی-غازی پور-۲۰۰۱ء
- تذکرہ علماے اہل سنت سیتامڑھی-مولانا الیاس مصباحی-لدھیانہ- ۲۰۱۳ء

اسی سلسلے کی ایک زریں کڑی ہے ''تذکرہ علماے بھیرہ'' شیراز ہند (جون پور) کے مردم خیز خطوں میں بھیرہ کی سرزمین بڑی زرخیز رہی ہے۔ اس کی کوکھ سے بڑے بڑے علما عظیم المرتبت ادبا، شعرا اور دانشور پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت شاہ ابو الغوث گرم دیوان، حضرت شاہ حافظ ابواسحاق محدث بھیروی، حضرت شیخ ابوالخیر بھیروی، حضرت مولانا احسان علی واعظ بھیروی، حضرت مولانا شاہ علی احمد بھیروی اور عصر حاضر میں خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی بھیروی اسی سرزمین کے

علمی سپوت ہیں جن سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔

علماے کرام نائبین رسول ہیں ان کا ذکرِ خیر طمانیتِ قلب کا سامان ہے ان کی سیرت ہمارے لیے مشعل راہ، نمونۂ عمل اور چراغ ہدایت ہے۔ خوش نصیب ہیں محب گرامی حضرت مولانا محمد ابوالوفا رضوی جنھوں نے بڑی جاں فشانی سے علماے بھیرہ کے حالات ترتیب دیے۔

مولانا محمد ابوالوفا رضوی صاحب ایک سلجھے ہوئے عالم دین ہیں جو دارالعلوم حق الاسلام لال گنج بستی کے موقر استاد ہیں وہ ایک اچھے نثر نگار اور بلند فکر شاعر اور ایک سنجیدہ مقرر ہیں ان کے کئی مقالے رسائل وجرائد کی زینت بن چکے ہیں حضرت علامہ نصر اللہ صاحب رضوی علیہ الرحمہ کے فاتحۂ چہلم کے موقع پر ان کی ایک مختصر کتاب ''علامہ نصر اللہ حیات اور کارنامے'' شائع ہو چکی ہے۔ ان کا نعتیہ مجموعہ ''نقش وفا'' مرتب ہے وہ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کتاب ''تذکرہ علماے بھیرہ'' کو قبولِ دوام عطا فرمائے۔ (آمین)

۲۲؍ستمبر ۲۰۱۶ء

شکیل احمد اعظمی مصباحی
دارالعلوم مدینۃ العربیہ دوست پور سلطان پور

تقدیم

شمالی اتر پردیش کاانتہائی مردم خیز اور علم پرور ضلع اعظم گڑھ ہے اس علاقہ سے بڑے بڑے علمااور دانشور پیداہوئے ہیں ۔ڈاکٹر اقبال سہیل نے اپنے ایک شعرمیں کہا ہے۔

اس خطۂ اعظم گڑھ پہ مگر فیضان تجلی ہے یکسر
جوذرہ یہاں سے اٹھتا ہے وہ نیر اعظم ہوتا ہے

بعدمیں اعظم گڑھ سے کٹ کر ضلع مئو کی تشکیل ہوئی اسی ضلع کا ایک حساس گاؤں آستانہ بھیرہ ہے یہ اعظم گڑھ شہر سے تقریباً ۲۵ رکلومیٹر پورب اور تحصیل محمدآباد گوہنہ سے دوکلومیٹراتر دریائے ٹونس کے کنارے واقع ہے دریائے ٹونس اس آبادی کی کئی جہتوں کومحیط ہے اس کے آباد ہونے کی صحیح تاریخ کا پتہ نہیں چلتاالبتہ آثاروقرائن اور تاریخ سے اتنا ضرور پتہ لگتا ہے کہ آج سے چھ سوسال پہلے ۸۰۰ھ میں "آستانہ بھیرہ" آبادتھااوراسی قریبی زمانے میں ابراہیم شاہ شرقی (زمانہ حکومت ۸۰۴ھ تا ۸۴۴ھ) سلطان جون پورکی جانب سے شیخ مشید کو بطور جاگیر دیا گیا تھا پھران کا خاندان جون پور سے منتقل ہوکرآستانہ بھیرہ مستقل طور پرآبادہوگیا۔یہیں سے اس کی تاریخ کتابوں میں ملتی ہے۔

اس کی قدرے تفصیل یوں ہے:

حضرت شاہ ابوالخیر علیہ الرحمہ کے مورث اعلیٰ شیخ خضر فاروقی نے طریقہ سہروردیہ حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین ابن شیخ الاسلام زکریا ملتانی سے حاصل کیا تھا۔

فتنہ تیموری میں اپنے صاحبزادے شیخ محمد ابن خضر کو ساتھ لے کر دہلی سے جون پور آئے یہ سلطان ابراہیم شاہ شرقی جیسے نیک دل، عادل، علم دوست اور علما نواز کا دور اقتدار تھا۔ سلطان موصوف اور عوام میں باپ بیٹے دونوں کو قبول عام حاصل ہوا، شیخ محمد ابن خضر کے صاحب زادے شیخ مشید نے بھی اپنے باپ دادا کی راہ پر چل کر طریقت و مشیخت کی زندگی بسر کی اور ان کو سلطان ابراہیم شاہ شرقی نے پرگنہ محمد آباد (ضلع اعظم گڑھ) میں بارہ گاؤں کی جاگیر عطا کی۔ شیخ مشیّد کے دو صاحب زادے شیخ معروف اور شیخ علی نے ولید پور کے قریب سلطان پور بھیرہ کے نام سے ایک بستی بسائی اور ان کی اولاد نے یہاں آ کر جاگیر داری اور زمین داری کا انتظام سنبھالا، ساتھ ہی ظاہری اور باطنی علوم و معارف حاصل کر کے طریقۂ سہروردیہ اور دیگر روحانی طرق و سلاسل کی امانت سنبھالی۔

خاندان کے افراد بڑھ جانے کے بعد شیخ معروف اور شیخ علی کی اولاد میں جاگیر تقسیم ہو گئی۔ شیخ معروف ابن شیخ مشیّد خاندانی بزرگوں کی طرح سلوک و معرفت کے اعلیٰ درجہ پر فائز رہے۔ ان کے بیٹے شیخ چاند نے بھی باپ کی طرح سلسلہ سہروردیہ میں ارشاد و تلقین کی خدمت انجام دی۔ ان کے بعد ان کے بیٹے شیخ ماہ خلیفہ ہوئے اور ان کے لڑکے شیخ عثمان نے خانوادۂ سہروردیہ کی امانت و نعمت کی حفاظت کر کے اپنے آبا و اجداد کے طریقہ پر زندگی بسر کی۔ وہ مجاہدات و ریاضات میں بہت آگے تھے، ان کے بعد ان کے بیٹے شیخ معروف ثانی کو خلافت ملی، ان میں بھی صوری و معنوی کمالات موجود تھے اور وہ سلوک و تصوف کے معاملات میں بہت احتیاط برتتے تھے، ان کے بعد شیخ ابوسعید ابن شیخ معروف ثانی خلیفہ و جانشین ہوئے جن کے صاحب زادے حاجی شاہ ابوالخیر جیسے عالم فاضل تھے۔

شاہ ابوالخیر علیہ الرحمہ علوم ظاہری و باطنی میں نہایت بلند مقام کے حامل تھے اور انھوں نے شاہ جہاں بادشاہ اور نواب شائستہ خان کے دربار میں باریاب ہوکر زمانہ دراز تک شہرت وناموری کی زندگی بسر کی۔ایک مرتبہ شاہ ابوالخیر شاہ جہاں کے ہمراہ سیال کوٹ گئے،شاہ جہاں نے وہاں کے مشہور بزرگ شاہ میر کی خدمت میں نذرانہ پیش کیا،شاہ ابوالخیر موجود تھے۔شاہ میر نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اس ہدیہ کے مستحق شاہ ابوالخیر ہیں،انھوں نے بڑی محنت سے علم حاصل کیا شاہ میر کا یہ جملہ کام کر گیا اور اس سے شاہ ابوالخیر کے احساس پر اس قدر بار گزرا کہ اسی وقت شاہی دربار سے بے تعلقی کا عزم مصمم کرلیا۔

۱۰۵۶ھ میں حج وزیارت کے لیے گئے زیارت حرمین طیبین کے بعد کچھ مدت حرمین شریفین میں رہ کر وہاں کے علما و مشائخ سے فیض حاصل کیا اور واپسی پر علاقہ دنیا سے یکسو ہوکر بھیرہ میں گوشہ نشینی اختیار کرلی۔

شاہ ابوالخیر نے اپنے مکان کے سامنے صحن میں برگد کا درخت لگایا تھا جس کے نیچے چبوترہ تھا۔اسی پر اٹھتے بیٹھتے تھے ایک دن احباب کے ساتھ اسی چبوترہ پر رونق افروز تھے اور یکبارگی اٹھ کر اس کے قریب اپنی چھڑی سے قبر کا نشان بنادیا لوگوں نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی،اتفاق کی بات اسی دن بخار میں مبتلا ہوے اور اسی مرض میں ۱۱رشوال ۱۰۵۹ھ کو رحلت کر گئے۔اس وقت ان کی عمر ۵۱ رسال تھی اور آپ کے صاحبزادے شیخ اسمٰعیل نے ان کو قبر کے نشان کی جگہ دفن کیا۔

(دیار پورب میں علم اور علما ص ۴۲۹ تا ۴۳۳ ملخصا)

دیار پورب میں علم اور علما'' میں لکھا ہے کہ ضلع اعظم گڑھ میں سب سے پہلا مدرسہ بھیرہ ضلع اعظم گڑھ میں قائم ہوا۔

''ہمارے خیال میں دیار اعظم گڑھ میں سب سے پہلا مدرسہ شیخ مشید کی جاگیرداری میں موضع سلطان پور (بھیرہ) میں جاری ہوا، ان کے خانوادہ کے عالم شاہ ابوالخیر بھیروی متوفی ۱۰۵۹ھ نے اپنی کتاب ''شیر وشکر'' میں لکھا ہے کہ شیخ مشید کے دوست میر صدر جہاں سید اجمل ایک مرتبہ بنگالہ کی سفارت سے جون پور واپس ہوتے ہوئے اس قریہ میں پہنچے اور دیکھا کہ کارندوں اور ملازموں نے پوری جاگیر میں لوٹ مچا رکھی ہے، جون پور پہنچ کر شیخ مشید کو صورت حال سے آگاہ کر کے اس کے انتظام کی طرف متوجہ کیا اس کے بعد لکھتے ہیں:

> میر مذکور حضرت شمس العلما قدوۃ الاتقیا مخدوم شیخ معروف کہ اکبر الاولیا مخدوم بودند با جماعت صوفیہ وطلبا بقریہ مذکور آمدند۔ (میر صدر جہاں کے کہنے پر شیخ مشید کے بڑے صاحب زادے شمس العلما قدوۃ الاتقیا شیخ معروف صوفیہ اور طلبا کی ایک جماعت لے کر قریہ مذکور میں آئے)۔
> (شیر وشکر باب سوم قلمی)

ظاہر ہے کہ شمس العلما قدوۃ الاتقیا شیخ معروف نے یہاں آکر جاگیر کے بند وبست کے ساتھ صوفیا اور طلبہ کی جماعت کی تعلیم وتربیت کا کام جاری کیا ہوگا۔

اس کے دوسرے سال میر صدر جہاں ہی کے مشورہ سے شیخ معروف کے چھوٹے بھائی شیخ علی بھی یہیں آگئے جس کی وجہ سے انتظامی امور کی طرف سے یک سوئی ہوئی اور شیخ معروف کا تعلیمی وتدریسی انہماک بڑھ گیا اس کا تذکرہ شاہ ابوالغوث گرم دیوان ۱۱۷۸ھ کے زمانہ تک ملتا ہے۔ (دیار پورب میں علم اور علما ص ۴۹،۵۰)

بھیرہ کا طول البلد مشرق ومغرب میں ۸۳/درجہ ۱۸/دقیقہ اور شمال وجنوب میں عرض البلد ۲۶/درجہ ۶/دقیقہ ہے۔

(حالات مولانا ابوالخیر بھیروی از: مولانا احمد القادری ص ۶،۷)

یہ علاقہ شروع ہی سے علما ومشائخ ، اہل بصیرت وسیاستؒ اور ساقیان بادۂ معرفت کا مولد ومسکن رہا ہے یہ خطہ علم وفن اور عشق وعرفان کا سنگم رہا ہے جہاں خانقاہ کے امین بھی رہے ہیں اور درس گاہ کے پاسبان بھی ، تاریخ علمائے ہند کی تصریحات کے مطابق مولانا شاہ محمد علی ،شاہ رحیم اللہ،شاہ محمد حسن، شاہ باسط علی، مولانا شاہ عبدالحلیم،مولانا حافظ محمد اسحٰق،مولانا شاہ ابوالغوث گرم دیوان (ولادت ۱۱۰۰ھ م-۱۱۷۸ھ) محمد شاہ، مخدوم شاہ محمد اسمٰعیل، مولانا مخدوم شاہ ابوالخیر فاروقی (ولادت ۱۰۰۸ھ م-۱۰۸۹ھ) شیخ معروف ثانی، شیخ عثمان ابن محمد، شیخ چاند ابن شیخ معروف اول، شیخ مشید ، مولانا احسان علی واعظ (م ۱۱۳۰ھ) مولانا محمد عزیز (۱۳۱۰ھ) مولانا علی احمد (ولادت ۱۲۲۹م ۱۶ صفر ۱۳۱۷ھ) رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اسی مشہور ومعروف خطہ زمین بھیرہ میں پیدا ہوئے چراغ ربانی غوث الوقت حضرت مولانا محمد کامل نعمانی ولید پوری علیہ الرحمہ (ولادت ۱۲۳۶ھ-م ۱۳۲۲ھ) اپنی سکونت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام میں ایک جگہ رقم طراز ہیں۔(اس میں انھوں نے ولید پور کو ’’ولی پور‘‘ لکھا ہے)

طفیل نبی عزیز الورئ ......تو آباد داری ولی پور را

چراغ ربانی اور صوفی محمد جان کرمانی کی آخری آرام گاہ ولید پور میں مرجع خلائق ہے باقی علما ومشائخ میں مخدوم شاہ ابوالخیر فاروقی اور آپ کے صاحبزادے شاہ محمد اسمٰعیل رحمہما اللہ بھیرہ محلہ پچھم میں آرام فرما ہیں آپ کی نسبت سے یہ محلہ مخدوم پورہ سے مشہور ہے اور قدوۃ السالکین مولانا علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ کا مبارک مزار مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم کے سامنے واقع ہے جب کہ مخدوم شاہ ابوالخیر فاروقی کے پوتے ابوالغوث گرم دیوان شاہ رحمہ اللہ مبارکپور سے قریب موضع لہرا

میں آرام فرما ہیں ان مقدس محبوبان بارگاہ کی جائے پیدائش ہونے کا شرف اسی سرزمین بھیرہ کو حاصل ہے۔

برٹش دور حکومت میں اونچے عہدے کی حامل شخصیت سر سلیمان چیف جسٹس الٰہ آباد ہائی کورٹ کا نام بہت مشہور ہے۔(ولادت ۳/فروری ۱۸۸۶ء متوفی ۱۳/مارچ ۱۹۴۱ء) سر سلیمان جج کی ذات بھی تاریخ بھیرہ کے لیے ایک مضبوط کڑی کی حیثیت رکھتی ہے۔جو ۱۹۱۱ء میں تعلیم مکمل کر کے لندن سے بھارت واپس آئے اور برٹش حکومت کی جانب سے سب سے پہلے چیف جسٹس بنائے گئے۔(آپ کے پیش کار خاص شاہ عبد العلیم جن کا مزار مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ کے پورب اور مولانا شاہ علی احمد علیہ الرحمہ کے مزار سے متصل دکھن جانب ہے، بروایت ماسٹر محمد شفیع) جن کے بہت سے واقعات آج بھی اہل بھیرہ کی زبانوں پر جاری ہیں آپ کا مولد و مسکن بھی یہی بھیرہ کی سرزمین ہے آپ کے مکان کے نشانات اب بھی پائے جاتے ہیں سر سلیمان کے خاندان کے ایک شخص آج بھی اسی عہدہ پر الٰہ آباد ہائی کورٹ میں فائز ہیں۔

لگ بھگ دس یا بارہ سال پہلے انہیں اپنے آبائی وطن کا خیال آیا تو پورے عملہ کے ساتھ بھیرہ تشریف لائے ضلع مئو کے کئی تھانوں کا عملہ اکٹھا ہو گیا موصوف پہلے اپنی آبائی رہائش گاہ پر گئے اور پھر کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے سر سلیمان جج کے حالات و خدمات کو اجاگر کیا اور اپنے ساتھ لائے ہوئے سر سلیمان جج کے فوٹو کی اہل کانفرنس کو رونمائی کرائی کچھ دنوں کے بعد حکومت کے بجٹ سے پاس ہو کر گولہ بازار بھیرہ میں سر سلیمان جونیئر ہائی اسکول کا قیام بطور یادگار عمل میں آیا۔

مشہور ہے کہ سر سلیمان جج کے زمانے میں ایک غریب کسان سخت کڑاکے کی

دھوپ میں دوپہر کے وقت اپنے کھیت میں ہل جوت رہا تھا کہ اسی درمیان اس کی بیوی کھانا لے کر آئی اور کہا کہ پہلے کھانا کھالو پھر کام کرنا مگر شوہر کسان نے کہا کہ ابھی تھوڑا سا کھیت باقی رہ گیا ہے اسے بھی مکمل کرلوں پھر کھاتا ہوں۔تم کھانا رکھ دو اور جاؤ۔ چناں چہ بیوی کھانا رکھ کر چلی گئی، کام سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کھانا کھایا اور کھاتے ہی مر گیا۔اب اس کسان کے گھر والوں نے بیوی کے خلاف سر سلیمان جج کے یہاں مقدمہ پیش کیا کہ اس نے کھانے میں زہر دیکر شوہر کو مار ڈالا ہے۔سر سلیمان نے مقدمہ کی نہ صرف یہ کہ بغور سماعت کی بلکہ جائے وقوع پر پہنچ کر موقع کا جائزہ لیا اور پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ جس کھانے کو کھا کر شوہر کی موت ہوئی ہے کیا اس کھانے میں چیونٹیاں بھی تھیں؟ اور پھر چیونٹیاں کدھر سے آ رہی تھیں پھر اس طرح سر سلیمان نے اس جگہ سے لے کر چیونٹیوں کے آنے کی جگہ تک کو کھدوایا تو وہاں ایک مردہ سانپ ملا جس سے لگ کر چیونٹیاں نکل رہی تھیں، اسی وقت سر سلیمان نے یہ فیصلہ سنایا کہ عورت بے قصور ہے شوہر کی موت اس زہریلے سانپ کے زہر کے اثر سے ہوئی ہے جو چیونٹیوں کے ذریعہ کھانے تک پہنچا۔

ولید پور کی وجہ تسمیہ

ولید پور اصل میں "ولی پور" تھا اس سرزمین پر بہت سے اولیاے کرام اور علماے عظام کے مزارات پائے جاتے ہیں۔اسی سرزمین کی مایہ ناز ہستی حضرت چراغ ربانی مولانا محمد کامل نعمانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مثنوی منیر اعظم میں ولی پور ہی کے نام سے اپنا مولد و مسکن بتایا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

طفیل نبی عزیز الوریٰ
توآباد داری ولی پور را

بھیرہ کی وجہ تسمیہ

لفظ بھیرہ کی اصل کیا ہے اور یہ نام کیسے پڑا، اس کی تحقیق نہ ہوسکی البتہ مناقب غوثی (تصنیف شاہ شمس الدین حیدری) میں کئی جگہ اس کا نام سلطان پور عرف بھیرہ لکھا ہے۔

حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد کی روحانی تربیت کے اثرات بھیرہ ولید پور اور گرد ونواح کے علاقوں میں بھی بدرجۂ اتم پائے گئے یہاں کے لوگوں میں دینی شعور، مذہبی بیداری اور اسلامی طرز معاشرت کی خوبو شروع ہی سے پائی جاتی ہے اس لیے کہ حضرت شاہ ابوالخیر علیہ الرحمہ کی خانقاہ میں درس گاہ بھی تھی جس کا سلسلہ شیخ مشید کے اس مدرسہ سے ملتا ہے جس کو اس دیار کا پہلا مدرسہ قرار دیا گیا ہے۔ جہاں سے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں لوگوں کے ایمان وعقائد میں پختگی عطا کی جاتی تھی۔ اسی کا فیضان ہے کہ بھیرہ ولید پور کے ساتھ گرد ونواح کے قریات میں بہت سی مساجد، مکاتب، مدارس اور انجمنیں ہیں جس سے یہاں کے لوگوں کی دین داری اور اسلامی تعلیمات سے دلچسپی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اپنی ناقص معلومات کے اعتبار سے اس کا ایک مختصر جائزہ پیش ہے ملاحظہ فرمائیں۔

مساجد و مدارس بھیرہ

انجمن نوجوانان اہل سنت

قیام: ۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۱ء، جمعہ

۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۸ر اکتوبر ۱۹۶۱ء جمعہ کو حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ (ولادت ۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) کی سرپرستی میں نوجوانان اہل سنت کی ایک انجمن کا قیام عمل میں آیا۔

۱۳۸۱ھ سے ۱۳۹۷ھ کے درمیان اس انجمن نے کئی نمایاں کام انجام دیے اس کے چند متحرک افراد کے نام یہ ہیں:

۱- جناب حکیم مولوی نذیر احمد صاحب بھیروی
۲- جناب میاں جی محمد صابر صاحب اشرفی
۳- جناب عبدالشکور صاحب قادری برکاتی
۴- جناب شاہ غلام محمد صاحب (۸ر ستمبر ۱۹۹۱ء)
۵- جناب محمد یٰسین صاحب
۶- جناب ماسٹر محمد یونس صاحب (م ۱۰ر فروری ۲۰۰۴ء)
۷- جناب الحاج عبدالشکور صاحب دکھن پورہ
۸- جناب قاری محمد امین صاحب (ولادت ۱۹۰۲ء م ۲۱ر رمضان ۱۴۲۶ھ)
۹- جناب عبدالغنی صاحب
۱۰- جناب الحاج عبدالحفیظ صاحب (م ۲۴ر مارچ ۱۹۹۶ء، اتوار)

۱۱-اطیع الرسول صاحب

۱۲؍ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۲۳؍نومبر ۱۹۷۷ء شب پنجشنبہ مسلمانان بھیرہ کی ایک جنرل میٹنگ ہوئی جس میں جدید انتخاب عمل میں آیا۔اور صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۶۷ھ) کی طرف نسبت کرتے ہوئے انجمن کا نام انجمن امجدیہ اہل سنت بھیرہ تجویز ہوا۔

انجمن کی نشاۃ ثانیہ کے بعد مقامی بچوں کی تعلیم کے لیے ایک مدرسہ کے قیام کی تجویز پاس ہوئی اور ۷؍رجب ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۳؍جون ۱۹۷۸ء شب چہار شنبہ کو مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم کے نام سے اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔اور ۱۴۲۸ھ ۲۰۰۳ء میں خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے لیے مدرسۃ البنات العزیزیہ کے نام سے شعبہ نسواں کا قیام بھی عمل میں آیا۔اس کے علاوہ گاؤں کی جملہ مساجد بھی اسی انجمن کی ماتحت ہیں۔

گلشن فاطمۃ الزہرا: بھیرہ محلہ پورب میں واقع ہے جہاں فی الحال پرائمری درجات کی تعلیم کا انتظام ہے یہ شخصی ادارہ ہے جس کے بانی حافظ عبدالسلام رضوی ہیں۔

(ا) جامع مسجد قدم رسول: یہ گاؤں کی سب سے قدیم مسجد ہے اس کی بنیاد کے بارے میں کچھ علم نہیں البتہ روایتاً یہ بات مشہور ہے کہ حضرت مولانا شاہ علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ نے اس کی بنیاد رکھی، دوران تعمیر حضرت کی نگاہ ولایت سے لکڑی کے بڑھنے کی روایت بھی اسی مسجد کے متعلق ہے۔دریائے ٹونس کے کنارے یہ مسجد واقع ہے اس مسجد کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ کسی خوش نصیب نے خواب دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ کے قدم مبارک اس مسجد میں آئے

ہیں اسی وجہ سے مسجد کا نام قدم رسول پڑا، یہ مسجد بھی کافی وسیع ہے مسجد میں ایک طرف ایک بزرگ کا مزار بھی ہے کتبہ مزار پر تعمیر ۱۹۶۱ء اور تعمیر جدید ۲۰ / اپریل ۲۰۱۸ء مرقوم ہے۔ اندر تین صف برآمدہ میں ایک صف اور صحن میں پانچ صف کی جگہ ہے اور صف کی لمبائی ۶۲ / قدم ہے۔ اس کے علاوہ دائیں بائیں جگہیں خالی ہیں۔ مسجد کے پیچھے نئی زمین پر تعمیر جدید کی پرشکوہ عمارت بھی ہے۔ تعمیر جدید کے پیچھے بھی مسجد کی زمین ابھی خالی پڑی ہے۔

والد محترم تا زندگی اس مسجد کے متولی رہے انتقال کے بعد جناب ممتاز احمد پردھان متولی ہیں حضرت حافظ عبدالسلام صاحب ضیائی کی پیش قدمی اور ہمت افزائی نے لوگوں کو اس کی تعمیر کی طرف راغب کیا پھر سارے لوگوں نے مل کر حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی اور حضرت علامہ مفتی احمد القادری مصباحی دامت برکاتہم القدسیہ کی سرپرستی وصدارت میں متولی عالی جناب ممتاز احمد پردھان نے اپنی محنت شاقہ اور مخلصانہ لگن کے ساتھ تعمیر کے تمام مراحل کو بحسن وخوبی انجام دلایا۔ اللہ پاک ہر ایک کی شرکت کو قبول فرما کر دارین میں بہترین جزا عطا فرمائے، آمین۔

مسجد کے امام عیدین حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ ہیں جمعہ کی امامت وخطابت کا شرف مجھ ناچیز کو حاصل ہے اور امام پنجگانہ قاری قمر الزماں عزیزی ابن جناب امیر احمد انصاری مرحوم ہیں اور موذن جناب محمد عمر مرحوم کے بعد جناب محمد سفیان صاحب انصاری ہیں، یہ مسجد انجمن امجدیہ اہل سنت کے زیر انتظام ہے۔

تعمیر جدید: ۱۰ / ذی قعدہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۳۰ / اکتوبر ۲۰۰۹ء جمعرات کو نجم الاصفیا حضرت صوفی سید نجم الدین احمد قادری سہروردی جھونسوی، عزیز ملت

حضرت علامہ عبدالحفیظ صاحب قبلہ سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اور صدر العلما خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہم القدسیہ کے مبارک ہاتھوں سے مسجد قدم رسول کی تعمیر جدید کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ الحمد للہ یہ تعمیر بھی مکمل ہے جس میں دس صف کی جگہ ہے اور چوڑائی ایک سو ساٹھ قدم ہے۔ لگ بھگ ساٹھ آدمی ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ جناب ممتاز احمد پردھان کی تولیت میں مسجد کی تعمیر جدید عمل میں آئی جس کا افتتاح ۱۳ر ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۴ر اگست ۲۰۱۸ء کے نماز مغرب سے صدر العلما علامہ محمد احمد مصباحی نے کیا۔

(۲) غوثیہ مسجد: بھیرہ پچھم محلہ میں واقع ہے اندر تین صف صحن میں ایک صف کی جگہ ہے۔ صف کی لمبائی ساڑھے سترہ قدم ہے لگ بھگ نو آدمی ایک صف میں آتے ہیں۔ حضرت صدر العلما علامہ مصباحی صاحب قبلہ اور ان کے برادر صغیر حضرت مفتی احمد القادری صاحب قبلہ کے ہاتھوں ۱۹۹۸ء میں اس کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس کے متولی جناب شیخ عبدالحفیظ صاحب ہیں امام حافظ محمد مصطفیٰ ضیائی اور مؤذن شیخ محمد اقبال صاحب ہیں۔

(۳) رضا مسجد: یہ مسجد حضرت علامہ مفتی احمد القادری صاحب قبلہ مدظلہ کی خصوصی نگاہ کرم کا نتیجہ ہے جو بھیرہ محلہ پورب میں واقع ہے۔ اندر تین صف اور صحن میں دو صف کی جگہ ہے۔ ایک صف میں ۲۰ر آدمی آسکتے ہیں۔ ۴ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۴ر دسمبر ۱۹۹۲ء جمعہ کے دن شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کے ہاتھوں سنگ بنیاد رکھا گیا۔ متصل ہی دار الحفظ والقراءت کے نام سے دو منزلہ عمارت بھی ہے اس کے علاوہ دکھن طرف کی زمین بھی مسجد کے نام سے خرید لی گئی ہے یہ مسجد بھی انجمن امجدیہ اہل سنت کے زیر

انتظام ہے۔اس کے متولی حضرت مفتی احمد القادری صاحب قبلہ اورامام قاری مہتاب عالم امجدی اورحضرت حافظ عبدالسلام صاحب ضیائی ہیں اذان دینے کی خدمت جناب نورالعین اشرفی صاحب انجام دیتے ہیں۔

(۴) برکاتی مسجد: مفتی احمد القادری صاحب کی وقف کردہ زمین پر ۲۸ر نومبر ۲۰۰۸ء جمعہ کے دن حضرت مصباحی صاحب قبلہ اورحضرت مولانا نصراللہ رضوی علیہ الرحمہ کے ہاتھوں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اندر دوصف اور باہر ایک صف کی جگہ ہے۔ایک صف میں ۱۵ر آدمی آتے ہیں۔حضرت علامہ نصراللہ رضوی علیہ الرحمہ کےانتقال کے بعد اس کے متولی جناب امجد رضا ابن جناب محمد عزیر صاحب ہیں اورآپ ہی امام بھی ہیں مؤذن جناب شیخ محمد یوسف ابن جناب شیخ محمد وزیر مرحوم ہیں۔

جدید سنگ بنیاد: ۷ ۱۴۳ھ مطابق ستمبر ۲۰۱۶ء جمعہ کے دن حضرت مصباحی صاحب قبلہ اورحضرت مولانا عبدالحلیم علیہ الرحمہ کے ہاتھوں سنگ بنیاد رکھا گیا۔اس میں ایک صف کی لمبائی ۴۴رقدم ہے۔

(۵) نوری جامع مسجد: یہ دومنزلہ مسجد محلہ نوری نگر بھیرہ میں واقع ہے۔اندر تین صف برآمدہ میں ایک صف اور صحن میں دوصف کی جگہ ہے،ایک صف میں ۲۰ر آدمی آتے ہیں۔اس کی تعمیر جدید ۱۹۹۳ء میں ہوئی۔متولی جناب شیخ محمد حنیف صاحب ہیں،حضرت علامہ عبدالحلیم علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد امامت جمعہ حضرت حافظ نظام الدین ضیائی ناظم اعلیٰ مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم انجام دیتے ہیں امام پنجگانہ اورمؤذن کوئی مستقل نہیں۔

(۶) قادری مسجد: یہ مسجد بھی محلہ نوری نگر بھیرہ میں واقع ہے۔اس میں اندر

پانچ صف اور صحن میں دو صف کی جگہ ہے، ایک صف میں ۳۰/آدمی آتے ہیں۔ ۲۰۰۳ء میں حضرت مولانا نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ مفتی احمد القادری صاحب قبلہ کے مبارک ہاتھوں اس کی تعمیر جدید کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ متولی جناب شیخ وکیل احمد صاحب ہیں، امام اور موذن کوئی مستقل نہیں ہے۔

مساجد مڑہاں: (۱) نوری مسجد مڑہاں اس میں آٹھ صف کی جگہ ہے، چار صف اندر، دو صف برآمدہ اور دو صف آنگن میں۔ ایک صف میں تقریباً پندرہ آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے متولی ظہیر احمد صاحب ہیں۔

(۲) بلال جامع مسجد: اس میں کل نو صف کی گنجائش رکھی گئی ہے اندر پانچ صف برآمدہ میں چار صف اور صحن میں دو صف۔ ایک صف میں تقریباً پینتالیس آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں۔ متولی حاجی اسعد اللہ صاحب ہیں اور امام حافظ فضل ربی ابراہیم پوری ہیں۔

(۳) قادری مسجد: یہ ایک چھوٹی مسجد ہے جس میں اندر چار اور باہر دو صف کی جگہ ہے۔ ایک صف میں لگ بھگ پندرہ آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے متولی بشیر احمد صاحب ہیں۔

(۴) اشرفی جامع مسجد نارہ: اس میں کل نو صف کی جگہ ہے اندر پانچ صف اور باہر چار صف۔ ایک صف میں پینتالیس آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔ متولی جناب شیخ محمد یوسف والد مولانا شمس الہدیٰ شمسی ہیں اور امام حافظ محمد علی بھیروی ہیں۔

(۱) مدرسہ اشرفیہ ظفر الاسلام: دو ہال اور چار کمروں پر مشتمل ہے جس میں پرائمری درجات کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ حضرت قاری محمد یحییٰ مبارک پوری علیہ الرحمہ نے اس کی بنیاد رکھی۔ طلبا کی تعداد لگ بھگ سو ہے۔ اس کے ناظم اعلیٰ

جناب مقبول احمد صاحب ہیں۔

(۲) مدرسہ عربیہ اشرفیہ رضویہ: اس میں چار ہال ایک کمرہ ہے۔ تعلیم پرائمری درجات تک ہے۔ اس کے ناظم سعید احمد صاحب ہیں۔

مساجد و مدارس ولید پور

(۱) مسجد کاملیہ: آستانہ مخدوم شاہ محمد کامل علیہ الرحمہ سے متصل ایک بڑی مسجد ہے جس میں تقریباً گیارہ صف کی جگہ ہے اور کشادگی صف کی ۲۲ر قدم ہے۔ محراب مسجد کے اوپر ایک کتبہ لگا ہوا ہے جس میں فارسی اشعار تحریر ہیں جس سے تاریخ سنگ بنیاد ۱۲۸۴ھ عیاں ہے اور بانی مسجد کا بھی ذکر ہے۔

مسجد روشن تر از صبح بہار — چوں بنائے عرش اعظم استوار
بہر ذکر خالق کون و مکاں — ساخت مرد عارف کامل عیار
بود فکر سال تاریخش مرا — گفت ہاتف خانۂ پروردگار

۱۲۸۴ھ

اس وقت یہ مسجد وہابیوں کے قبضہ میں ہے عرس کے موقع پر حضرت کے مریدین نماز پڑھتے پڑھاتے ہیں۔

(۲) قادریہ جامع مسجد: یہ مدرسہ کاملیہ انوار العلوم سے متصل ہے جس میں اندر تین صف برآمدہ میں دو اور صحن میں بھی دو صفوں کی گنجائش ہے۔ کشادگی صف تقریباً ۴۵ر قدم ہے۔ اس کے متولی اور امام حضرت مولانا مفتی جمال اشرف مصباحی ولید پوری ہیں۔ اور موذن جناب عبد الحمید بہنوئی حضرت مولانا عبد القیوم مصباحی ہیں۔

(۳) مسجد غوثیہ: یہ مسجد بازار میں واقع ہے جس میں صرف تین صف کی گنجائش ہے اور ایک صف کی کشادگی لگ بھگ ۲۶ رقدم ہے۔اس کے متولی جناب قمرالدین کوٹہ دار اور خزانچی مطیع الرسول امام مولانا امتیاز احمد صاحب گھوسی اور مؤذن جناب حافظ محمد شاہد قریشی ہیں۔

(۴) مسجد امام اعظم ابوحنیفہ: یہ مسجد کافی وسیع ہے اندر پانچ صف برآمدے میں تین اور صحن میں چار صف کے علاوہ بھی کافی جگہ خالی ہے۔صف کی کشادگی ۵۰ رقدم ہے۔امام مولانا خالد رضا مصباحی ابن جناب محمد صابر اور مؤذن جناب عبدالباری ابن جناب عبدالحیٔ مرحوم متولی مولانا محمد کامل نظامی اور خازن مولوی غلام جیلانی ابن حضرت مولانا عبدالقیوم مصباحی ہیں۔

(۱) مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور: اس مدرسہ کی بنیاد عزیز ملت حضرت علامہ عبدالحفیظ صاحب قبلہ سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے وصال کے سال اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اس میں پرائمری درجات کے علاوہ حفظ وقراءت اور اعدادیہ تا ثانیہ کی تعلیم کا بندوبست ہے۔

نگہرہ،نصو پور

(۱) قادری جامع مسجد نگہرہ: اندر تین برآمدہ میں دو اور صحن میں بھی دو صف کی جگہ ہے۔ایک صف میں کل بیس آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں۔موجودہ متولی حافظ شاہد حسین اور امام حافظ زاہد حسین ہیں۔

(۲) جامع مسجد عمر فاروق ڈھلنا: ۱۹۷۹ء میں حضرت اشرفی میاں اور صوفی

محمد جان ولید پوری علیہما الرحمہ نے اس مسجد کی بنیاد ڈالی۔ اندر پانچ صف برآمدہ میں تین اور صحن میں بھی تین صف کی جگہ ہے۔ ایک صف میں تہتر آدمی آسکتے ہیں۔ مسجد کے موجودہ ذمہ داران میں ڈاکٹر محمد فیض اللہ احمد صدیقی، متولی، جناب حاجی برکت اللہ صدر، مولانا مبارک حسین بھات کولی، امام۔

(۳) روحانی جامع مسجد نصوپور: ۱۱رفروری ۲۰۱۲ء میں حضرت علامہ سید کوثر ربانی جبل پوری، حضرت مفتی نظام الدین صاحب، حضرت مولانا مسعود احمد برکاتی صاحب، حضرت مولانا مبارک حسین صاحب، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے مبارک ہاتھوں سنگ بنیاد رکھا گیا۔ کل ۱۰رصف کی گنجائش ہے۔ اندر چار صف برآمدہ میں تین اور صحن میں چار۔ ایک صف میں تقریباً ۳۰رآدمی آتے ہیں۔ موجودہ متولی عبدالخالق صاحب، صدر حاجی ابراہیم صاحب اور امام حافظ احمد علی صاحب ہیں۔

(۴) طٰہٰ مسجد ہرنا سادھر ہرہ: یہ بھات کول سے پورب دیہات کی ایک خستہ چھوٹی مسجد ہے جس میں تین صف کی جگہ ہے اور ایک صف میں پندرہ آدمی کی گنجائش ہے۔ متولی اقبال احمد صاحب، صدر مولانا زین الدین صاحب بھات کولی اور امام حافظ فاروق صاحب بھات کولی ہیں۔

مساجد بھات کول

(۱) جامع مسجد غوثیہ: مسجد کے دروازے پر اس کی تاسیس جدید ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء تحریر ہے یہ گاؤں کی بڑی مسجد ہے، اس میں اندر پانچ صف برآمدے میں چار اور صحن میں چھ صف کی جگہ ہے، اندر کی صف میں پچیس اور باہر کی صف

میں اٹھائیس آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔مسجد کے موجودہ صدر مولانا زین الدین شمسی متولی جناب رئیس احمد صاحب امام جمعہ مولانا محمد اسلم مصباحی اورخزانچی امیر اللہ صاحب ٹال والے ہیں۔

(۲) نوری مسجد: اندر تین صف اور باہر تین صف کی جگہ ہے،ایک صف میں بیس آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔مولانا محمد اسلم مصباحی بھات کولی اس کے امام ہیں۔

(۳) محمدیہ مسجد اہر پورہ: اندر دوصف صحن میں بھی دوصف کی جگہ ہے ایک صف میں دس آدمی آتے ہیں یہ ایک چھوٹی سی قدیم مسجد ہے۔اس کے متولی اورامام کا نام عبدالمجید خان ہے۔

(۴) حنفیہ مسجد محلہ باغ: اندر تین صف کی جگہ ہے اورصف میں بائیس آدمی کی گنجائش ہے۔مسجد کی عمارت کے برابر آگے جگہ خالی ہےاس کے متولی کا نام جناب نورالعین صاحب چپراسی اور خزانچی جناب بشیر احمد صاحب ہیں۔

مدارس

(۱) مدرسہ اشرفیہ قادریہ سراج العلوم: یہ مدرسہ ۱۲ر کمرے اور تین برآمدے پر مشتمل ہے پرائمری کے ساتھ اعدادیہ تا ثانیہ کی تعلیم بھی ہے۔موجودہ ۷ رکا اسٹاف ہےاوراس کے ناظم اعلیٰ جناب برکت اللہ صاحب سپاہی ہیں۔

(۲) مدرسہ نورالعلوم: یہ ایک شخصی مدرسہ ہے جس کے ناظم اعلیٰ ذوالفقار صاحب ہیں۔

دعا ہے کہ مشائخ بھیرہ کے علمی فیضان سے یہ آبادی شادوآباد رہے اور یہ ادارے دین اسلام کی بیش از بیش خدمت کریں۔

محمد ابوالوفا رضوی

مادہائے تاریخی

ازمرتب

فَضْلُ السُّبُّوحِ الشَّافِی

۱۴۳۹ھ

زمانہ بھول نہ جائے بٹھادیے پہرے
ورق ورق سے عیاں ہے نقوش ہیں گہرے
ہے جب مشائخ وعلما کے تذکروں سے بھری
توپھر کتاب نہ کیوں غنچۂ شفا ٹھہرے

۱۴۳۹ھ

فضل حق ،لطف شہ محشر ہے جامع تذکرہ
سیدی بوالخیر !فیض در ہے جامع تذکرہ
ایک تاریخی ہے دستاویز اہل علم کا
ہے گل خوش رنگ ،شاخ تر ہے جامع تذکرہ

۱۴۳۹ھ

مخدوم شاہ ابوالخیر فاروقی علیہ الرحمہ

شاہ ابوالخیر قدس سرہ نورالدین محمد جہانگیر کے عہد سلطنت ۱۰۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔آپ خالص عربی النسل اور قریشی ہیں آپ کا سلسلۂ نسب چوبیسویں پشت میں جا کر خلیفۂ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل جاتا ہے سلسلۂ نسب یہ ہے:

شاہ ابوالخیر ابن شاہ ابوسعید ابن شیخ معروف ثانی ابن شیخ عثمان ابن شیخ محمد ماہ ابن شیخ چاند ابن شیخ معروف اول ابن شیخ مشید ابن شیخ محمد مخدوم ابن شیخ خضر محمد ابن شیخ غیاث الدین ابن شیخ تاج الدین ابن شیخ عزالدین ابن شیخ نعمانی ابن شیخ فرخ شاہ ابن شیخ مسعود ابن شیخ واعظ الاصغر ابن شیخ واعظ الاکبر ابن شیخ ابوالفتح ابن شیخ اسحاق ابن شیخ ابراہیم ابن حضرت ناہو شاہ ابن حضرت عبداللہ ابن حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہم (مناقب غوثی)

حضرت شاہ شمس الدین حیدری اپنی معرکۃ الآرا کتاب مناقب غوثی میں آپ کی مدح سرائی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"آں کاشف اسرار دقائق وآں واقف اشارات حقائق آں ممتاز بخلعت اولیاءُ امتی کانبیاءِ بنی اسرائیل۔آں سرفراز بمناصب "العلماء ورثۃ الانبیا" بے قیل وقال آں سالک مقامات تجرید آں مستغرق مشاہدات توحید مصفا از آلائشِ غیر وے جد کلاں حضرت مرشد حقیقی (مولانا ابوالغوث گرم دیوان شاہ) است"۔

ترجمہ: وہ باریک رازوں کو کھولنے والے، حقائق کے اشاروں کے واقف کار، حدیث: میری امت کے اولیا بنی اسرائیل کے انبیا کی طرح ہیں کی خلعت

سے ممتاز، حدیث علما انبیا کے وارث ہیں کے منصب سے سرفرازؒ، بے چون وچرا مقامات تجرید پر چلنے والے، توحید کے مشاہدوں میں مستغرق اور غیر کی آلائش سے پاک وصاف تھے وہ میرے مرشد حقیقی حضرت مولانا ابوالغوث گرم دیوان شاہ کے دادا ہیں۔

شاہ ابوالخیر علیہ الرحمہ کا نام آپ کی ولادت سے بہت پہلے آپ کے والد کی ولادت کے دن ہی رکھ دیا گیا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ جس دن ان کے والد کی ولادت ہوئی ان کے دادا حضرت شیخ معروف ثانی قدس سرہ کو خبر کی گئی۔ حضرت شیخ اس وقت کسی کتاب کا مطالعہ کررہے تھے فرزند کا نام معلوم کرنے کے لیے کتاب میں غور کرنے لگے نام نکلا ابوسعید، ابوالخیر فرمایا کہ اس کا نام ابوسعید ہے حق تعالیٰ اسے بھی ایک فرزند عطا فرمائے اس کا نام ابوالخیر ہوگا۔

حالات

تھوڑی ہی مدت میں علوم عقلیہ ونقلیہ حاصل کرکے آپ زبردست عالم زمانہ ہوگئے۔ علمِ ظاہر کے ساتھ ساتھ علم باطن کے بھی شناور تھے ہمیشہ صلاح وتقویٰ کے پابند رہے میر سید شیر محمد برہان پوری علیہ الرحمہ سے مرید تھے شہاب الدین محمد شاہ جہاں کے اوائل عہد سلطنت میں دہلی میں تشریف رکھتے تھے۔ چونکہ حضرت شاہ ابوالخیر علیہ الرحمہ کے علم وبزرگی کا آوازہ دور دور تک جا پہنچا تھا۔ امیر الامرا نواب شائستہ خاں دہلی میں حضرت کی آمد سے بہت مسرور ہوا اور ان کے نزول اجلال کو خاص انعامِ الٰہی سمجھتے ہوئے بڑی عقیدت کے ساتھ وقتِ فرصت پابندی سے آپ کی خدمت میں بیٹھتا، احادیث، تفسیر، صوفیۂ کرام کے رموز واشارات

اور اصطلاحات ان سے سیکھتا۔

امیر الامرا ان کی خدمت میں اپنی تن دہی اور ان سے حسنِ اعتقاد سے بہت مسرور ہوا نواب شائستہ خاں کے مشورہ پر سلطان اکثر درخواست کیا کرتا تھا کہ کوئی منصب یا بطور نذر کچھ دیہات قبول فرمالیں مگر حضرت شیخ نے کبھی التفات نہ فرمایا لیکن بعض حضرات جو شیخ سے کوئی رشتہ رکھتے تھے اپنے تعارف میں اسی کو ذریعہ بنا کر بادشاہ تک پہونچے اور وہاں امتیازی حیثیت حاصل کی۔

حضرت شاہ علیہ الرحمہ نے بے زادوراحلہ سفرِ حج کا ارادہ کرلیا امیر الامرا نے گزارش کی کہ اس خادم دیرینہ کا جہاز بیت اللہ کی سمت جایا کرتا ہے حکم ہو تو اس کے ملازموں کو تاکید کردی جائے کہ حضرت اسی جہاز سے تشریف لے جائیں گے۔ فرمایا: وائے برہمت وے درراہ دوست وسیلہ غیر درمیاں آرد--- افسوس اس کی ہمت پر جو راہ دوست میں غیر کا ذریعہ بیچ میں لائے آخر اس کی درخواست پر توجہ نہ کی اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اسی موقعہ پر شاہ ابوالخیر علیہ الرحمہ نے "شیر وشکر" کے نام سے فارسی زبان میں ایک کتاب تصنیف فرمائی جس میں حرمین شریفین کی تاریخ، حج وزیارت کے مناسک ومسائل اور اپنے خاندانی حالات درج فرمائے اور کچھ دن وہاں مقیم رہ کر وطن واپس آئے لباس استغنا میں ولید پور تشریف لائے اور سلطان پور میں جو اِس وقت بھیرہ کے نام سے مشہور ہے اقامت اختیار کی۔

ازدواجی زندگی

تین بیویاں رشتہ زوجیت میں منسلک ہوئیں۔

۱-شیخ عبداللہ کی لڑکی ،شیخ عبداللہ قدوۃ العارفین شیخ اسماعیل چڑیاکوٹی کے فرزندوں میں سے ہیں۔مزار پاک چڑیاکوٹ میں ہے۔ان بیوی سے مخدوم شاہ اسماعیل بھیروی علیہ الرحمہ متولد ہوئے۔

۲-شیخ محمد کی لڑکی یہ ملامحمود جون پوری مصنف شمس بازغہ کی بہن تھیں ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

۳-شیخ محمود قریشی بائسی مبارک پوری کی لڑکی تھیں ان سے بھی کوئی فرزند باقی نہیں رہے۔

کرامت

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصرفات وکرامات سے بھی نوازا تھا،مشہور ہے کہ ایام رحلت قریب ہوئے تو آپ نے مکاشفہ اور مراقبہ میں اسے جان لیا۔گفتگو میں اکثر فراق کی باتیں زبانِ مبارک پر آجاتیں گھر کے بیرونی صحن میں برگد کا نوساختہ درخت بہت سایہ دار اور موزوں تھا خود حضرت ہی نے اسے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا،بیٹھنے کے لیے اسی درخت کے نیچے ایک چبوترہ آراستہ کرلیا تھا۔

ایک دن چند محرم راز دوستوں کے ساتھ وہیں کھڑے تھے۔عصا دست مبارک میں تھا اسی چبوترہ پر قبر کے برابر ایک خط کھینچا،دوستوں نے اس وقت اس حرکت کو محض خیال سمجھا،آخر اسی دن بستر مرض پر آگئے اگرچہ مرض کی حالت کوئی مہلک نہ تھی لیکن اسی روز کی صبح ۱۱رشوال ۱۰۵۹ھ میں بعمر ۵۱رسال اس دار فانی سے رحلت فرماگئے۔

خلف رشید حضرت شیخ اسماعیل بھیروی علیہ الرحمہ کے پاس قبر کے بارے میں

کوئی وصیت نہ تھی اس لیے مقام قبر کے تعین میں فکر مند تھے۔ وہ حضرات جو چبوترہ پر خط کھینچنے کے وقت موجود تھے انھوں نے صورتِ حال بیان کی ، حضرت شیخ اسماعیل نے خود توجہ فرمائی تو وہ خط ملاحظہ کیا اور احتیاط کے ساتھ لوازم تدفین میں مشغول ہوگئے۔ مرقد نور پر انوار الٰہی کے لمعات درخشاں ہیں۔

ماخوذ از: حالات مولانا ابوالخیر علیہ الرحمہ

انجمن شیدائے خیر کے زیر اہتمام آپ کے عرس کی تقریب ہر سال منعقد ہوتی ہے اور اہل دیار شریک عرس واجلاس ہوکر بارگاہ مخدوم سے روحانی فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

دربار میں آتے ہیں بانداز غلامی
سلطان بھی بنکر گدا مخدوم ابوالخیر

(وفا رضوی)



آستانہ
شاہ محمد اسماعیل
وشاہ ابوالخیر فاروقی
بھیروی علیہما الرحمہ

مخدوم شاہ اسماعیل علیہ الرحمہ

حضرت مولانا مخدوم شاہ اسماعیل بھیروی علیہ الرحمہ قدوۃ الاصفیا مخدوم شاہ ابوالخیر فاروقی علیہ الرحمہ کے شہزادہ گرامی ہیں آپ کی ولادت ۲۲/رمضان المبارک ۱۰۳۴ھ کو بھیرہ میں ہوئی۔آپ کی والدہ شیخ عبداللہ چریا کوٹی کی صاحب زادی تھیں۔ بچپن میں اپنے والد گرامی وغیرہ سے تحصیل علم کر کے شیخ طریقت میر سید شیر محمد برہان پوری علیہ الرحمہ کی خدمت وصحبت سے اکتساب فیض کیا اور وطن واپس آ کر عبادت و ریاضت میں لگ گئے۔

حضرت مخدوم شاہ اسماعیل بھیروی علیہ الرحمہ سلسلۂ سہروردیہ میں اپنے والد گرامی کے خلیفہ وجانشین تھے ان کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اکثر اوقات حالت سکر میں رہا کرتے تھے جس کی وجہ سے بظاہر نامناسب اور غیر شرعی امور کا صدور ہوتا تھا اور جب حالت صحو میں ہوتے تو ان کو اس کا احساس ہو جاتا تھا۔ گرمی کے دنوں میں عام طور سے صرف ستر پوشی کی حد تک کپڑا پہنتے تھے کسی کو برہنہ دیکھتے تو اپنے بدن کے کپڑے اتار کر دیدیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ صاحب زادہ محمد شاہ نے ایک کپڑا یہ کہہ کر دیا کہ یہ تبرک آپ مجھے عنایت فرمائیں گے اس لیے وہ قبا بچ گئی اگر کوئی اسے مانگتا تو کہتے کہ یہ میرے لڑکے کی ہے۔یہ قبا سبز رنگ کی تھی۔آپ کے پوتے ابوالغوث گرم دیوان علیہ الرحمہ کے پاس تبرکات ومتروکات میں تھیں صاحب زادہ محمد شاہ اپنے والد کی کیفیات کا بڑا لحاظ رکھتے تھے تا کہ ان کے معمولات میں فرق نہ آنے پائے۔

شان استغنا

مخدوم شاہ اسماعیل علیہ الرحمہ برہان پور میں میر سید شیر محمد سے تعلیم و تربیت پائی تھی قیام برہان پور ہی کے زمانہ میں ان کی بزرگی کا شہرہ ہونے کے سبب شہزادۂ عالم گیر کو جب سلطنت ملی تو سلطان عالمگیر جو میر سید شیر محمد کے معتقدوں میں تھے ان کو لکھا کہ شیخ اسماعیل کو دہلی آنے پر راضی کریں اس درمیان شیخ اسماعیل صاحب بھیرہ واپس آگئے تھے۔ میر صاحب نے سلطان کو صورت حال سے مطلع کیا تو انھوں نے ناظم الہ آباد خان جہان کو بھی لکھا کہ جیسے ہو سکے شیخ اسماعیل کو ادب واحترام کے ساتھ اردوئے معلی میں پہنچایا جائے، انھوں نے بھی کوشش کی مگر شیخ صاحب اپنا آستانہ چھوڑنے پر راضی نہ ہوئے۔

نوازشات

امیر الامرا نواب شائستہ خاں شیخ ابوالخیر کی طرح ان کے صاحبزادے شیخ اسماعیل سے بھی عقیدت رکھتے تھے جس کے سبب وقتاً فوقتاً ان کی خدمت میں فیضیابی کے لیے حاضری دیا کرتے تھے، حضرت نے انھیں اپنی خاص تسبیح بھی عنایت کی۔

شیخ محمد واصل شمس پوری کا بیان ہے کہ میں جس زمانہ میں ناظم جون پور کے ماتحت سپہ گری کی ملازمت کر رہا تھا مجھے مخدوم اسماعیل سے ملاقات کا شوق ہوا، اسی درمیان میں دائرہ لشکر محمد آباد گوہنہ میں وارد ہوا جہاں سے بھیرہ قریب تھا اور ہم چند سپاہی مخدوم اسماعیل کی زیارت کے لیے چلے راستے میں سب نے اپنی اپنی

مرادیں بیان کیں، میں نے صرف زیارت کا اشتیاق ظاہر کیا۔جب ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو مجھ سے کہا کہ ''بابا پیش تر بیا کہ طالب دوستاں حق توئی''

وفات

مخدوم شاہ اسماعیل علیہ الرحمہ نے ۷۲ رسال کی عمر مین ۱۶ رجمادی الثانی ۱۱۰۶ھ کو بروز چہار شنبہ بوقت چاشت رحلت فرمائی۔انتقال سے پہلے جو خاندانی وروحانی تبرکات ازقسم امانت محفوظ تھے ان کو محمد شاہ کے حوالہ کیا پھر تیمم کر کے تکیہ سامنے رکھا اور قبلہ رو ہو کر ایک رکعت نماز ادا کی اور دوسری رکعت میں جاں بحق ہو گئے اور بھیرہ میں اپنے والد کی قبر کے پاس دفن کیے گئے۔

مناقب غوثی، مصنف شمس الدین حیدری

ارشادات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- صبح دیر تک سونا تنگ دستی لاتا ہے۔
- ایک آدمی اپنے اخلاق سے وہی درجہ حاصل کر سکتا ہے۔جو ایک عابد پوری رات عبادت سے۔
- اگر کاہل ہو گئے تو حق ادا نہ کر سکو گے۔
- سادگی ایمان کی علامتوں میں ہے۔
- غصہ میں اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اور بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔
- مظلوم کی بددعا سے ڈرو اس کی بددعا شعلے کی طرح عرش تک جاتی ہے۔

شیخ محمد شاہ علیہ الرحمہ

شیخ محمد شاہ علیہ الرحمہ ابن مخدوم اسماعیل اپنے زمانہ کے رئیسوں اور جاگیر داروں میں تھے اور رئیسانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ جب تک ان کے والد زندہ رہے بیٹے کی ناز برداری کرتے رہے، بیٹے نے بھی باپ کی خدمت میں کوئی دقیقہ اٹھانہیں رکھا۔ والد کے انتقال کے بعد ان کے خلیفہ اور جانشین بنے۔

شیخ محمد شاہ ایک مرتبہ اپنے رئیسانہ تزک واحتشام کے ساتھ شیخ فرید الدین ابن شیخ بھوج ابن شیخ محمد ماہ جون پوری کی شادی میں مگہر گئے۔ اس تقریب سے واپس آنے کے بعد ذہن ومزاج میں تبدیلی پیدا ہوگئی اور دوسرے ہی دن پالکی پر سوار ہوکر سفر کے لیے نکلے عبدالکریم نامی منصرم نے ساتھ چلنے کی خواہش کی مگر شیخ محمد شاہ نے یہ کہہ کر اسے روک دیا کہ تم جاگیر اور گھر کا انتظام دیکھو میں جلد ہی واپس آجاؤں گا اور شاہ راہ سے ہٹ کر اوسر کے راستے سے بنارس کے لیے روانہ ہوئے، دریا پہنچ کر بدن کے اچھے کپڑے کہاروں کو بطور انعام دے دیے اور خود سادہ لباس پہن کر بنارس پہنچے وہاں کچھ رہ کر عظیم آباد اور بنگالہ گئے ان مقامات کے مشائخ کی خدمت وصحبت سے فیض پایا اور واپس آگئے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد دوسرا سفر الٰہ آباد کا کیا اور وہاں کے علما ومشائخ کی زیارت کی۔

قیام الٰہ آباد کے زمانہ میں بیمار پڑ گئے اور بیماری کی حالت میں ہی وطن آئے تو دیکھا کہ ان کے باغ کے کنارے غیر مسلم رعایا نے ایک چبوترہ بنا کر اس پر مٹی کا ہاتھی بٹھا رکھا ہے اور اس کی پوجا کرتے ہیں یہ حرکت شیخ محمد شاہ کو سخت ناگوار گزری اور اس جگہ عمدہ چبوترہ بنوایا جس پر صبح وشام خود بیٹھا کرتے تھے اور اسی پر

نماز بھی پڑھتے تھے۔

اسی مرض میں ۱۵رصفر ۱۱۱۴ھ کوان کی وفات ہوئی ''محمد شہ بہشتی'' تاریخ
۱۱۱۴ھ
وفات ہے۔

مناقب غوثی

کھڑے ہوکر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پیئے اور جو بھول کر پی لے وہ قے کردے (حدیث)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے (حدیث)

جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے (حدیث)

اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا (حدیث)

جس کو بات معلوم نہ ہو تو صاف صاف کہنا چاہیے کہ معلوم نہیں۔
حضرت ابوبکر

سچ بتادینے سے ذہنی خلفشار سے نجات مل جاتی ہے۔ حضرت علی

جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کردیتا ہے۔ حضرت علی

زبان کی اصلاح ہوجاتی ہے تو قلب بھی صالح ہوجاتا ہے۔ حضرت عثمان

دنیا کو جو جتنا جان لیتا ہے اتنا ہی اس سے دور رہتا ہے۔ حضرت عثمان

تنگی پر صبر کرو ان شاء اللہ فراخ دستی حاصل ہوگی۔ رابعہ بصری

مولانا ابوالغوث گرم دیوان علیہ الرحمہ

محبوب الرحمان حضرت مولانا شاہ ابوالغوث گرم دیوان ابن شیخ محمد شاہ فاروقی خاندان فاروقیہ سہروردیہ بھیرہ کے حسنات و برکات میں سے ہیں اور آخری زمانہ میں اس دیار میں ان کی ذات و برکات سے بڑا فیض پہنچا۔ان کی ولادت شب دوشنبہ شب ماہ ربیع الآخر ۱۱۰۰ھ میں بھیرہ میں ہوئی۔ان کی والدہ ماجدہ شیخ میر خاں صدیقی نھو پوری کی دختر تھیں اس وقت ان کے دادا مخدوم اسماعیل زندہ تھے۔انھوں نے پوتے کی پیدائش کی خوش خبری سن کر دعائیں دیں اور بشارت کے کلمات کہے۔

گرم دیوان علیہ الرحمہ سے پہلے ان کے ایک بھائی پیدا ہوئے تھے جو نہایت حسین وجمیل تھے مگر بچپن ہی میں ان کا انتقال ہو گیا تو ان کی دادی نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ محمد شاہ (علیہ الرحمہ) کو کوئی بے شکل وصورت ہی اولاد دے دے چناں چہ اسی کے بعد گرم دیوان علیہ الرحمہ پیدا ہوئے جو بظاہر قبول صورت نہیں تھے۔

گرم دیوان علیہ الرحمہ کے بچپن میں ان کے والد محمد شاہ کو جاگیر اور زمینداری کے انتظامات دیکھنے کے سبب اپنے بچے کی تعلیم وتربیت کی فرصت بہت کم ملتی تھی اس لیے دادا مخدوم اسماعیل علیہ الرحمہ نہایت پیار اور توجہ کے ساتھ پوتے کی پرورش اور تعلیم وتربیت پر نظر رکھتے۔آپ چھ سال کے ہوئے تو دادا انتقال کر گئے اس کے بعد والد نے ان کی تعلیم وتربیت پر پوری توجہ دی، دس سال کی عمر سے ہی نماز، روزہ اور نوافل میں پیش پیش رہا کرتے تھے۔روحانیت کا خاندانی ذوق بھی اسی عمر میں پیدا ہو گیا تھا۔گیارہ سال کے ہوئے تو والد نے ترک وتجرید کی زندگی

اختیار کر لی اور علائق دنیا سے یکسو ہو کر تصفیۂ باطن اور عبادتؒ و ریاضت میں مشغول ہو گئے، اسی زمانہ میں گرم دیوان علیہ الرحمہ کو طریقہ سہروردیہ کے بعض اشغال اور اوراد و وظائف کی تعلیم و تلقین کی اور تیرہ سال کی عمر میں اتنی استعداد و صلاحیت پیدا ہو گئی کہ والد نے ۱۲؍ربیع الثانی ۱۰۱۳ھ میں ان سے بیعت لے کر آباواجداد کی روحانی وراثت ان کے حوالے کردی اس کے بعد ایک سال بھی گزرنے نہیں پایا تھا کہ والد ۱۵؍صفر ۱۱۱۴ھ کو انتقال کر گئے۔

گرم دیوان علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ عمر کے تیرہویں سال میرے دل میں خیال گزرا کہ والد کی زندگی کے دن اب کم ہی رہ گئے ہیں وہ دو سال سے علائق دنیا سے الگ ہو چکے ہیں اس لیے ان سے بیعت کر کے خاندانی روحانیت کی وراثت حاصل کر لینی چاہیے مگر والد کا ادب و احترام اس کی گزارش سے مانع ہوا۔ ان کی ہیبت کا حال یہ تھا کہ میں ان سے نظر نہیں ملا سکتا تھا اس لیے ایک صاحب کے ذریعہ بات کرائی اور کچھ دنوں کے بعد ان کے دل میں یہ بات آئی کہ اگرچہ ابوالغوث پر روحانی اسرار و رموز کا انکشاف دوسری جگہ سے ہوگا، لیکن فی الحال بطور برکت ان کو روحانیت سے تعلق ہو جانا چاہیے چناں چہ والد نے میری گزارش پر مجھے اپنی بیعت و ارادت سے نوازا۔

تعلیمی اسفار

گرم دیوان علیہ الرحمہ کی عمر شریف ان کے والد کے انتقال کے وقت چودہ برس کی تھی ابتدائی تعلیم خاندانی مدرسہ میں اپنے والد وغیرہ سے حاصل کر کے ان کے انتقال کے بعد تحصیل و تکمیل کے لیے باہر گئے انہوں نے چند ہی سال پہلے

دیکھا تھا کہ ان کے والد نے بنارس، غازی پور وغیرہ کا علمی وروحانی سفر کیا تھا۔ اس لیے گرم دیوان علیہ الرحمہ نے اپنے تعلیمی سفر کی پہلی منزل بنارس کو بنایا مگر وہاں کے مدرسوں اور خانقاہوں سے وابستگی نہ ہوسکی اس لیے وہاں سے غازی پور آ کر وطن واپس آ گئے۔ کچھ دنوں وطن میں رہے پھر کچھوچھہ مقدسہ جا کر علما ومشائخ سے تعلیم حاصل کی اور دینی وروحانی فیض پایا۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا شاہ رمضان علیہ الرحمہ کچھوچھہ مقدسہ، میر سید غلام احمد علیہ الرحمہ محمد آبادی ان کے علاوہ کسی اور کے نام معلوم نہ ہوسکے۔ مناقب غوثی میں ہے:

"علم ظاہری از سید الواصلین محبوب العاشقین میر سید غلام احمد کہ بزرگ ترین اولاد سلطان التارکین سید العابدین حضرت شاہ مولیٰ عاشقان اودھی است قدس سرہ حاصل نمود"

بیعت وخلافت

گرم دیوان علیہ الرحمہ کچھ عرصہ وطن میں گزارنے کے بعد پھر بنارس گئے اور وہاں سے الٰہ آباد پہنچے یہاں ان کے استاذ میر سید غلام احمد علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی وہ بڑی محبت وشفقت سے پیش آئے۔ گرم دیوان علیہ الرحمہ نے ان سے اپنا مقصد بیان کیا کہ وہ یہاں روحانی مرشد ومربی کی تلاش میں آئے ہیں میر سید غلام احمد نے مولانا شاہ فتح محمد الٰہ آبادی کی طرف رہنمائی کی اور گرم دیوان علیہ الرحمہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت شیخ فتح محمد علیہ الرحمہ نے عزت واحترام کے ساتھ گرم دیوان علیہ الرحمہ کا استقبال کیا اور ان کو طریقہ چشتیہ کے جملہ اعمال واشغال کی تعلیم وتلقین کر کے تھوڑے ہی دنوں میں درجۂ کمال کو پہنچا دیا اور خلافت بھی دیدی۔

اس کے بعد گرم دیوان علیہ الرحمہ بھیرہ آکر اپنے اباواجدادؑ کے انداز پر ارشادو تلقین اور عبادت وریاضت میں مشغول ہو گئے۔

جن اکابر بزرگان دین نے آپ کو اجازت وخلافت عطا کی ان میں سے بعض حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) آپ کے والد محترم شیخ محمد شاہ بھیروی علیہ الرحمہ

(۲) حضرت سید فتح محمد الہ آبادی علیہ الرحمہ

(۳) غلام معین الدین عرف راجہ وانی (م ۱۱۳۰ھ) جون پور میں

(۴) سید غلام نظام الدین عرف راجہ خیر اللہ (م ۱۱۲۸ھ) محمد آباد میں

خلفا وتلامذہ

گرم دیوان علیہ الرحمہ نے پوری زندگی تعلیم وتلقین میں بسر کی اور بہت سے اہل دل ودماغ نے ان سے استفادہ کیا جن میں سے صرف چھ تلامذہ وخلفا کے نام معلوم ہو سکے:

(۱) شہزادۂ گرامی شہرۂ آفاق حافظ ابواسحاق بھیروی علیہ الرحمہ (۲) آپ کے بھتیجے شاہ عبدالحق بھیروی علیہ الرحمہ (۳) شاہ معشوق علی غازی پوری علیہ الرحمہ (۴) شیخ شمس الدین حیدری علیہ الرحمہ مصنف مناقب غوثی (۵) حافظ محمد علی ردولوی علیہ الرحمہ۔

مریدین

(۱) مولوی رحمت اللہ قدوائی برادر شاہ بدر عالم قادری قدوائی (جو تزکیہ نفس

اورصفائی قلب اور زہد وتقویٰ میں ممتاز عابد تھے)(۲)میر غلام محمد، محمد آبادی(۳) میر احمداللہ گورکھ پوری(۴)شاہ عبدالکریم دکھنی(۵)شاہ نور محمد ہیزم فروش اکبر آبادی(۶)شاہ عبداللطیف(۷)شاہ ولی وغیرہ، یہ حضرات فقر و مشیخت میں درجۂ کمال پر تھے(۸)شاہ عبداللہ(م ۱۲۴۰ھ)

دیار پورب میں علم اورعلما بحوالہ بحر ذخار

عقد سعید

والد بزرگوار نے اپنی زندگی میں ہی صاحب زادے کی نسبت ان کے ماموں شیخ منور خان ابن شیخ میر خاں صدیقی ساکن نتھو پور سپاہ کی دختر فاطمہ سے کردی تھی۔ گرم دیوان علیہ الرحمہ نے بہ اصرار یہ شادی فرمائی۔شادی کے کچھ ہی دنوں کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کی نسبت بچپن ہی میں ان کے بھانجے شیخ عبدالحکیم ساکن سپاہ سے طے ہوگئی ان کے بعد علی اکبر نام کا ایک بچہ پیدا ہوا جو بچپن ہی میں فوت ہوگیا،اس کے بعد ۱۹ ربیع الثانی ۱۱۲۵ھ کو زوجہ کا بھی انتقال ہوگیا۔اس کے دوسرے سال ۲۱ ربیع الثانی ۱۱۲۶ھ کو والدہ بھی دنیا سے رخصت ہوگئیں اس کے بعد دیوان صاحب کی دوسری شادی شیخ غلام رسول ساکن مصطفیٰ آباد مبارک پور کی دختر سے ہوئی۔

وحدت آباد عرف لہرا میں مستقل سکونت

گرم دیوان علیہ الرحمہ کے آبا واجداد کو سلطان ابراہیم شاہ شرقی کی طرف سے جو بارہ موضعات پرگنہ محمد آباد میں ملے تھے ان میں سے ایک گاؤں لہرا بھی تھا۔

آپ جاگیرداری اورزمین داری کے جھمیلوں سے یکسوئی حاصل کرنے کے لیے بھیرہ سے لہرا چلے آئے اوراپنے چھوٹے بھائی شیخ احمد شاہ کوبھیرہ میں رکھا۔

گرم دیوان کا خطاب

تذکرہ علمائے ہند میں ہے:

''وے راگرم دیوان ازاں گویند کہ جسم مبارکش دربعض
اوقات بخرق عادت بدرجۂ غایت گرم می شدکہ نان گرم
برآں تواں پخت''

یعنی ان کوگرم دیوان اس لیے کہتے ہیں کہ بعض اوقات خرق عادت سے جسم اس قدرگرم ہوجاتا تھا کہ اس پرروٹی پکائی جاسکتی تھی۔ یہ روایت آج بھی ہمارے علاقہ میں مشہور ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کے خاندان والوں کے پاس جسم پر پکی ہوئی روٹی کاٹکڑا اب تک موجود ہے اور بیماروں کے کام آتا ہے۔

وصال

حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان علیہ الرحمہ ۲۵/جمادی الآخرہ ۱۱۷۸ھ کوشب جمعہ بعدعشا فوت ہوئے چند دن پہلے بدن میں شدید درد پیدا ہوا جس سے جوڑ جوڑ میں سخت تکلیف ہوگئی تھی۔

مزار پاک

لہرامیں مکان وخانقاہ کے پاس والے باغ میں کھیری کے درخت کے نیچے

دفن کیے گئے شیخ شمس الدین حیدری نے آپ کے وصال پر تاریخی نظم لکھی:

خمسہ عشرین از جمادا خیر — نیم شب از آدینہ شو آگاہ

گفت ہاتف بگوش اہل سخن — گشتہ محبوب حق فنا فی اللہ

ماخوذ از: دیار پورب میں علم اور علما

حافظ شاہ ابواسحاق علیہ الرحمہ

شہرۂ آفاق حضرت مولانا حافظ شاہ ابواسحاق بھیروی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان فاروقی بھیروی علیہ الرحمہ کے بیٹے اور خلیفہ تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ غالباً شیخ غلام رسول مصطفیٰ آبادی کی دختر تھیں۔ پیدائش بھیرہ میں ہوئی حافظ علیہ الرحمہ نے اپنے والد ماجد سے قرآن کریم حفظ کر کے انہیں سے ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

اساتذہ

آپ کے اساتذہ میں مولانا قاضی عبدالصمد ابن ابوالحسن چریاکوٹی (م ۱۱۷۱ھ) مولانا محمد فاخرالہ آبادی (م ۱۱۶۴ھ) وغیرہ ہیں۔

تذکرہ علمائے ہند/ دیار پورب میں علم اور علما

مولانا فاخرالہ آبادی سے سند فراغت لے کر لہرا آئے اور مدت العمر یہیں رہ کر تعلیم و تلقین میں زندگی بسر کی۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ و مریدین میں چند لوگوں کے نام جو معلوم ہو سکے یہ ہیں:

مولانا احمد علی عباسی چریاکوٹی (ولادت ۱۲۰۰ھ م ۱۲۷۲ھ) حافظ غلام علی چریاکوٹی۔ مولانا غلام جیلانی، قاری نسیم رام پوری، مولانا حکیم امان اللہ، حافظ عبداللطیف امام جامع مسجد مبارک پور کے والد مولوی دھنا سیٹھ۔

(دیار پورب میں علم اور علما)

حضرت مولانا شاہ ابواسحاق بھیروی رحمۃ اللہ علیہ انتخاب زمانہ تھے صحابہ کبار کے عادات حسنہ کے ذاکر تھے، زہد وتقویٰ ان کا شعار، اسرار شریعت کی حفاظت ان کی عادت تھی۔

احادیث نبویہ علیہ التحیۃ والتسلیم کی تصحیح وتنقید میں آپ خداداد ملکہ رکھتے تھے اور علوم ظاہر وباطن کی تعلیم میں غفلت نہیں برتتے تھے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ہر چھوٹے بڑے اور غنی وفقیر کو یکساں سمجھتے تھے۔ حضرت مولانا شاہ ابواسحاق بھیروی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۳۴ھ ۱۹ / ۱۸۱۸ء میں غازی پور میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن کیے گئے۔

تذکرہ علمائے ہند اردو ص ۷۹

مولانا شاہ علی احمد علیہ الرحمہ

تاج الاصفیا مولانا شاہ علی احمد بھیــروی ابن نعمت اللہ ابن اطہر ابن واجد بھیروی علیہم الرحمہ مولانا حافظ ابواسحاق بھیروی علیہ الرحمہ (م ۱۲۳۴ھ) کے نواسے اوران کے خلیفہ اور جانشین ہیں، ان کے پردادا شیخ محمد واجد شاہ ابوالغوث گرم دیوان کے بھائی ہیں۔ ۱۲۲۹ھ میں سرزمین بھیــرہ میں آپ کی ولادت ہوئی؛

تعلیم: اپنے والد شیخ نعمت اللہ اور شیخ محمد سلیم مچھلی شہری (م۱۲۶۶ھ) قاضی دارالقضا محمد آباد گوہنہ سے تعلیم حاصل کی اور مولانا احمد علی چریاکوٹی (م ۱۲۷۲ھ) سے تکمیل کی فراغت کے بعد اپنے نانا شیخ ابواسحاق بھیروی سے اجازت وخلافت حاصل کر کے ان کی جگہ سجادۂ مشیخت پر بیٹھے۔

خدا ترسی، تقویٰ، پرہیز گاری اور عبادت وریاضت میں بلند مقام رکھتے تھے۔ دن میں روزہ رکھتے اور رات عبادت میں گزارتے ذکرالٰہی میں ہردم رطب اللسان رہتے آپ کی محفل ذکر وتسبیح سے گونجتی رہتی تھی کسی کی غیبت کا زبان پر آجانا تو بڑی بات ہے اس کو سننا بھی جلدی گوارانہیں کرتے تھے۔

مولانا محمد فاروق چریاکوٹی (م ۱۳۲۷ھ) آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تقریباً تیس برس کے طویل عرصے سے مولانا کے یہاں آمدورفت رکھتا ہوں لیکن آج تک کبھی ایسی بات ان کی زبان سے نہیں سنی جو کسی کی مذمت یا اذیت کا سبب بنے اور نہ کبھی ان کی مجلس ذکرالٰہی سے خالی پائی"۔

مولانا علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ خانوادۂ سہروردیہ بھیرہ کے حسنات و برکات کے آخری نمونہ تھے۔ ماضی قریب تک ان کے علم وفضل اور زہد وتقویٰ کے واقعات سنے سنائے جاتے تھے حضرت کی ذات اپنے زمانے میں دینی امور میں مرجع تھی اور ارباب دین ودیانت شرعی معاملات میں ان کو حجت قرار دیتے تھے۔
ماخوذ: حالات مولانا ابوالخیر

کرامت

خاندانی بزرگوں سے حضرت کے کرامات وتصرفات میں سے کچھ آج بھی بہت مشہور ہیں: کہا جاتا ہے کہ جامع مسجد قدم رسول بھیرہ کی تعمیر کے کسی مرحلہ میں جب اس کی کچی چھت کا کام ہو رہا تھا تو جو لکڑی اس چھت میں لگنی تھی چھوٹی تھی، مزدوروں نے حضرت سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اچھا کل دیکھا جائے گا چناں چہ جب دوسرا دن ہوا تو دیکھا گیا کہ وہی لکڑی جو چھوٹی پڑ رہی تھی حضرت کی دعا سے ضرورت سے بھی ایک بالشت بڑھی ہوئی ہے۔ چناں چہ وہی لکڑی مسجد کی چھت کے اتر دکھن لمبائی میں لگا دی گئی جو آج بھی دیوار سے بڑھی ہوئی دیکھی جا سکتی ہے۔

ضرورت سے بھی اک بالشت زیادہ بڑھ گئی لکڑی
بحکم واقف اسرار مولانا علی احمد

اس کے علاوہ گاؤں سے متصل دریائے ٹونس پر حضرت کے پیادہ چلنے کی روایت بھی مشہور ہے۔ حضرت مولانا شاہ علی احمد علیہ الرحمہ نے تقریباً نصف صدی تک ارشاد وتلقین کی اہم خدمات انجام دے کر ۱۶ رصفر ۱۳۱۷ھ کو اپنی جان جان

آفریں کے سپرد فرمائی۔ مزار مبارک مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم کے سامنے واقع ہے۔

ہر سال انجمن عزیزیہ اہل سنت بھیرہ کے زیر اہتمام حضرت کے عرس کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں جس میں بھیرہ اور گرد و نواح کے خوش عقیدہ مسلمان اکٹھا ہوکر حضرت کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے اور ان کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

جان بھیرہ علی احمد با صفا
مخزن خیر و برکت پہ لاکھوں سلام

مزار پاک مولانا علی احمد علیہ الرحمہ

مولانا محمد کامل نعمانی علیہ الرحمہ

عارف کامل حضرت چراغ ربانی علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت ۲۵ ؍محرم الحرام ۱۲۳۶ھ ۲ ؍نومبر ۱۸۲۰ء پنجشنبہ کو ولید پور میں ہوئی۔

آپ شاہی خاندان کے ایک عظیم فرد تھے اور خود جج کے عہدے پر فائز تھے۔ اسم گرامی محمد کامل غوث الوقت لقب چراغ ربانی خطاب کامل تخلص نعمانی خاندانی نسبت اور پورن دادا عرف ہے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے:

(۱) مولانا محمد کامل نعمانی (۲) ابن امام علی (۳) ابن شیخ باقر علی (۴) ابن شیخ مسعود (۵) ابن شیخ ضیاء اللہ (۶) ابن شیخ عطاء اللہ (۷) ابن شیخ حبیب اللہ (۸) ابن شیخ داؤد (۹) ابن شیخ نور کھراٹوی (۱۰) ابن شیخ مخدوم اسماعیل (۱۱) ابن شیخ ابراہیم دانشمند محمد آبادی (۱۲) ابن شیخ کمال نصیر الدین (۱۳) ابن شیخ مخدوم اسماعیل کلاں عرف مجھو (۱۴) ابن شیخ منور عرف شاہ چشتی (۱۵) ابن شیخ بہاء الدین سندھالوی (۱۶) ابن شیخ برہان الدین ثانی (۱۷) ابن قطب نور الدین (نور جہاں فیل کش) (۱۸) ابن قطب الدین منور ہانسوی ۶۸۲ھ م ۷۶۰ھ (۱۹) ابن برہان الدین صوفی (۲۰) ابن شیخ جمال الدین احمد خطیب عرف بابا جمال ہانسوی (۲۱) ابن شیخ حمید الدین عرف شیخ محمد۔

یہاں تک وہ بزرگ تھے جن کی پائگاہ علوم ظاہری و باطنی میں تھی اور اپنے دور کے قابل فخر و یکتائے روزگار تھے۔ اب یہاں سے وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں عنان حکومت تھی۔

(۲۲) ابن سلطان محمود غزنوی ۳۸۸ھ م ۴۲۱ھ عرف شیخ مظفر (۲۳) ابن

خواجہ سلطان سبکتگین ۳۶۶ھ م ۳۸۷ھ (۲۴)ابن خواجہ سلطان ابوبکر(۲۵) ابن خواجہ سلطان عبداللہ(۲۶)ابن عبدالرشید(۲۷)ابن خواجہ سلطان عبدالصمد(سلسلہ سلطنت ختم)(۲۸)ابن خواجہ حضرت عبدالسلام عرف امام حماد(م ۲۱۳ھ) (۲۹) ابن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان کوفی علیہ الرحمہ(۸۰ھ م ۱۵۰ھ) (۳۰)ابن ثابت فارسی (۳۱)ابن زوطی(۳۲)ابن ماہ حرزیان بن ثابت (۳۳)ابن قیس (یہاں سے پھر سلسلۂ سلاطین فارسی شروع ہوتا ہے)(۳۴) ابن یزدگرد(۳۵) ابن شہریار(۳۶) ابن پرویز(۳۷) ابن ہرمز(۳۸) ابن نوشیرواں کسریٰ شاہ فارس۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم آستانۂ ولید پور میں وقت کے جید وتبحر علما سے حاصل کی۔آپ نے ۱۵ رسال کی عمر میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے فرنگی محل لکھنؤ کا رختِ سفر باندھا اور حضرت مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی (۱۲۰۹ھ م ۱۲۸۵ھ مصنف نورالایمان وغیرہ) کے سامنے زانوے تلمذ تہہ کیا اور علوم نقلیہ وعقلیہ کی تکمیل کی بالخصوص علم حدیث میں آپ سے کمال حاصل کیا۔

پس علم حدیث رسول کریم
گرفتم زدربار عبدالحلیم

بیعت

تحصیل علم کے بعد چراغ ربانی مرشد کامل کی تلاش میں سرگرداں ہوئے اور

اس فکر میں آپ کافی ناتواں اور بیمار ہو گئے لیکن جلد ہی ۱۲۶۱ھ میں پہلی مرتبہ طبیب روحانیت حضرت سید شاہ عبدالعلیم جلال آبادی علیہ الرحمہ (م ۱۲۶۶ھ) کو خواب میں دیکھا کہ انھوں نے آپ کے سینہ کو ناف تک چاک کر کے سارے اندرونی حصوں کو باہر نکال کر آب صاف سے خوب دھل کر سل دیا۔ دوسری مرتبہ ۱۲۶۱ھ میں آپ نے خواب دیکھا کہ وہی بزرگ مجھے بیعت فرمارہے ہیں اور تیسری مرتبہ ۱۲۶۳ھ میں یہ خواب دیکھا کہ مجھے اجازت عطا کی جارہی ہے۔ ان پے در پے خوابوں اور بشارتوں نے آپ کو ازخود رفتہ بنادیا۔ اور آنکھیں ظاہری دیدار کے لیے بے تاب ہو گئیں۔ آخر کار چوتھی مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ مولوی محمد کریم محمد آباد گوہنہ کے مکان پر تشریف لائے ہیں صبح آپ نیند سے بیدار ہوئے اور محمد آباد چل پڑے اور بارگاہ میں حاضری دی نظر پڑتے ہی فرمایا وطن مالوف؟ سراپا ادب بن کر عرض کیا ولید پور، دل ہی دل میں استدعا کی کاش آستانہ ولید پور کو اعلیٰ حضرت اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرماتے تو میں بھی دست پاک پر بیعت ہوتا۔ پیر روشن ضمیر نے لوحِ دل پڑھ لی اور تیار ہو گئے۔

ولیکن بر پیر حرفے ازاں
نراندم زروے ادب بر زباں
مگر حضرت پیر گردوں سریر
فرو ماند مکتوب لوح ضمیر

عقیدت مندوں کے ہجوم میں آپ ولید پور تشریف لائے اور حضرت چراغ ربانی علیہ الرحمہ کو سلسلۂ قادریہ میں بیعت فرمایا۔

خلافت اویسیہ روحانیہ

پیرومرشد سے آپ کو خلافت نہیں ملی تھی البتہ روحانی طور پر خواب میں خلافت عطا ہوئی تھی چراغ ربانی علیہ الرحمہ خود فرتے ہیں:

بفرمود آں سرور اولیا
کہ امروزدادم خلافت ترا
تواز جانب من خلیفہ شدی
کند خدمت من کہ اکنوں توئی
پس آں کہ سفرکرد پیرکریم
زفرش زمیں سوئے عرش عظیم
چوں بیدار گشتم من از خواب خویش
غم ہجرت شاہ گردید بیش

مرشد کامل نے اسی روز ۱۳؍محرم ۱۲۶۶ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک بھوپال سے دکھن جانب جہانگیر آباد میں ہے۔

خلافت عرفیہ جسمانیہ

اس سلسلہ کی خلافت واجازت شیخ العارفین حضرت قاضی عنایت حسین چریاکوٹی علیہ الرحمہ م ۱۳۰۵ھ خلیفہ مجاز شاہ عبدالعلیم علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔

خلافت نقشبندیہ

حضرت مولانا سید امیر علی شاہ جائسی علیہ الرحمہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں اجازت وخلافت حاصل تھی جو کسی زمانہ میں حضرت چراغ ربانی کے پیرومرشد کے ساتھی بھی تھے۔ خلافت کا معاملہ خود مولانا سید امیر علی شاہ جائسی علیہ الرحمہ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتے ہیں:

"زندگی بھر مجھے ایسا کوئی دوست نہ مل سکا جسے بزرگوں کی امانتیں سپرد کرسکوں اب میں بوڑھا ہو چکا تو حکمت خداوندی کی طرف متوجہ ہوا اور اس کے حکم کا منتظر تین دن سے یہ فرمانِ الٰہی سن رہا ہوں کہ کامل نامی ایک جوان آرہا ہے اسی کو تمام نعمتیں سونپ دو اب مولانا کامل کو قریب بلایا اور کھڑے ہو کر خرقۂ خلافت اور شجرۂ نقشبندیہ عطا فرمایا۔ اس درمیان مولانا کے دل میں خیال آیا کہ کاش کلاہ مدینہ جوان کے سر پر ہے اور تسبیح مکہ جوان کے دستِ مبارک میں ہے عطا کردیتے یہ خیال آنا تھا کہ فوراً انھوں نے اپنے سر کی ٹوپی اتار کر آپ کے سر پر رکھ دی اور وہ تسبیح بھی عنایت کردی پھر "سر الشہود" نامی ایک کتاب جو فقر پر مشتمل تھی عطا کی اور اخیر میں دعا سے نوازا۔ آپ کا مزار مبارک جون پور کے کنارے بازید پور میں ہے"۔

حصول خرقۂ خلافت

قیام جون پور کے دوران حضرت گلزار شاہ کشنوی علیہ الرحمہ نے حضرت چراغ ربانی علیہ الرحمہ کے سر پر دستار باندھی اور خرقۂ خلافت بھی عطا فرمایا جگدیش پور ضلع سلطان پور کے قریب موضع کشنی میں آپ کا مولد و مرقد ہے۔ (ماہنامہ صوفی بنارس ۱۹۹۸ ص ۹۱)

ﷺ

زیارات انبیا

حضرت چراغ ربانی علیہ الرحمہ خواب میں متعدد انبیاے کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"جب مسجد اٹالہ جون پور کی تعمیر سے فارغ ہوا تو اسی شب خواب دیکھا کہ مسجد اٹالہ میں موجود ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کے صحن میں کئی بار تشریف لائے اور مجھے اپنی گود میں لے لیا کا یک ندائے غیبی نے چراغ ربانی کا خطاب کیا"۔ (منیر اعظم ص ۹۱ / ۹۲)

آپ دیگر انبیاے کرام کی زیارت سے بھی مشرف ہوے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی خواب میں دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے کئی بار شاد کام ہوئے۔

بیداری میں زیارت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارگاہ رسالت میں ایک جگہ عرض کرتے ہیں ؎

شود دور ایں درمیانی حجاب
کہ بینم ترا در جہاں بے نقاب
رود از لب نور افشاں سخن
رسد آں بلا فصل در گوش من

یہ درمیانی پردہ دور ہو جائے کہ میں آپ کو دنیا میں بے حجاب دیکھوں آپ کے نورانی لب سے جو بات نکلے بلا واسطہ مرے کان میں پہونچے۔

چنانچہ آپ کی یہ عرض گزاشت بارگاہ رسالت میں باریاب ہوئی اور یکم ربیع الاول شریف صبح مراقبہ میں سرکار دوجہاں کی زیارت سے بحالت بیداری مشرف ہوئے۔

رویت باری تعالیٰ

وصال سے ایک روز قبل ۵ / جمادی الآخرہ ۱۳۲۵ھ صبح سات بجے اپنے خلیفۂ خاص صوفی محمد جان علیہ الرحمہ کو اپنے زنانہ مکان میں بلایا جب حاضر ہوئے تو آپ چار پائی سے اٹھ بیٹھے اور بڑی مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا آج میں کامل ہوگیا۔ یعنی رویت باری سے مشرف ہوگیا۔ آپ نے اپنے کامل ہونے کو قرآن واحادیث واقوال اولیاء اللہ سے ثابت فرمایا اور گھنٹوں تک رویت حق سے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔

کرامت

مسجد اٹالہ جون پور کی تعمیر کے دوران مسجد کی چھت سے ایک مزدور نیچے گر پڑا اور مر گیا دوسرے مزدور نے حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوکر خبر دی آپ تشریف لے گئے۔ کندھے سے رومال اتارا اور مزدور کو اوڑھا دیا کچھ دیر مراقبہ میں بیٹھ کر دم فرمایا اور مزدور کا شانہ پکڑ کر ہلایا اور آواز دی فوراً وہ مزدور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

حضرت کی اس کھلی کرامت کو دیکھ کر کافی مزدور قبول اسلام کرکے آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوگئے۔

خبر وصال

۶؍رمضان ۱۳۲۱ھ بروز پنجشنبہ آپ نے فرمایا کہ میرا وقت قریب آچکا ہے۔اپنی قبر مبارک کا قلم سے ایک نقشہ تیار کیا اور فرمایا کہ میری عمر چوراسی برس کی ہے تراسی ہو چکے ہیں صرف ایک سال باقی ہے۔اسی کے چند روز بعد ۱۹؍رمضان کو دعا فرمائی "رب اخبرنی بماھو کائن لی ولمریدی" اے میرے رب مجھے بتادے جو میرے اور میرے مریدوں کے ساتھ ہونے والا ہے آواز غیبی آئی "نبّئ عبادی انی انا الغفور الرحیم" میرے بندوں کو خبر کر دو کہ میں بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں۔

اشارۂ غیبی کے مطابق اپنی شاندار جامع مسجد کے دکھن ایک حجرہ روضہ کے لیے تعمیر کیا جس میں ایک لاکھ اینٹیں لگیں آپ کے مریدین نے قرآن پاک کا ختم پڑھنا شروع کیا بنارس، جون پور، ٹانڈہ، غازی پور، بھاگل پور، کلکتہ وغیرہ مقامات میں حفاظ مریدین نے کلام مجید ختم فرمایا اور اُسی حساب سے روضۂ شریف میں اینٹیں لگیں، آپ کے خلفا و مریدین نے با وضو ذکر جلی و خفی کرتے ہوئے تعمیر میں حصہ لیا کوئی غیر مسلم یا بے وضو شریک نہیں کیا گیا۔اس تعمیر میں سات سال کا زمانہ صرف ہوا۔

وصال

۶؍جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ بروز پنجشنبہ صبح کو مکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا رات ہم نے اپنے مربی حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو خواب میں

دیکھا کہ ہمارے پاس تشریف فرما ہیں جس سے ہم کو آج قوت جسمانی معلوم ہوتی ہے پھر فرمایا ہر فقیر ایک ولی کے زیر قدم ہوتا ہے میں حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ الوجہہ کے زیر قدم ہوں آپ میرے مرجع ومعین عہدِ طفلی ہی سے ہیں جب کوئی مصیبت یا سخت وقت مجھ پر آتا ہے تو میں آپ کو خواب میں دیکھتا ہوں جس کے بعد میری وہ مشکل آسان ہوجاتی ہے۔اس دن چار پانچ مرتبہ اندر سے باہر تشریف لائے۔ اُسی دن ۶/جمادی الآخرہ کو بعد نماز عشا مولانا محمد فاروق چریاکوٹی (م ۱۳۲۷ھ ۱۹۰۹ء) کے صاحبزادے محمد مبین کیفی چریاکوٹی (۱۲۷۷ھ ۱۸۹۰ء م ۱۳۶۷ھ ۱۹۵۶ء) جو آپ کے نواسے تھے خدمت میں حاضر ہوئے۔ چراغ ربانی نے فرمایا اس طرف تم عرصہ سے پڑھنے نہیں گئے عربی کی جو کتابیں باقی رہ گئی ہیں ان کو ختم کرڈالو، میرا کوئی ٹھیک نہیں آج ہوں کل نہیں ہوں اس طرح اور دوسرے خاندان کے لوگوں سے گفتگو فرماتے رہے۔ اسی درمیان سینے میں درد شروع ہوا جو بڑھتا رہا تقریباً دس بجے شب میں آپ نے کلمہ طیبہ کا ذکر آہستہ آہستہ کرنا شروع کیا۔ پھر فرمایا صوفی صاحب کو بلاؤ صوفی صاحب حاضر ہوئے۔ آپ کی طرف بغور دیکھا اور تین مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھا پھر زبان بند کرلی ہاتھ پیر اور سر پسینہ سے تر ہوگئے اہل خاندان، خلفا، مریدین سب جمع ہوگئے۔صوفی صاحب نے رومال آب زم زم میں تر کرکے حلق پر ٹپکایا پہلی مرتبہ حلق سے اتر گیا دوسری مرتبہ ایک ہچکی لی اور روح مبارک اعلیٰ علیین کی طرف پرواز کرگئی۔انا للہ وانا الیہ راجعون.

مزار شریف ولید پور میں مرجع خلائق ہے۔ ہر سال ۶/۷/جمادی الآخرہ کو عرس منعقد ہوتا ہے۔

تصانیف

آپ کی تصانیف میں جو معروف ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:
۱-منیر اعظم فارسی مثنوی مطبوعہ الہ آباد بار اول ۱۳۱۴ھ
۲-صراط التکمیل (عربی)
۳-یسیر (عربی) مع ترجمہ واضافہ، جو بعد میں ہوا۔
۴-پنجۂ نور
۵-کامل کی دس باتیں اردو مطبوعہ
۶-جنت العرائس اردو مطبوعہ
۷-معراج نامہ " مطبوعہ
۸-مکتوبات چراغ ربانی فارسی مع ترجمہ زیر طبع

خلفا و مریدین

خلفا و مریدین کی تعداد بے شمار ہے جو ہندو پاک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ان میں بعض خلفا کے نام یہ ہیں:
۱-قدوۃ السالکین حضرت سرکار صوفی محمد جان علیہ الرحمۃ مزار شریف ولید پور میں مولانا کامل علیہ الرحمہ سے متصل ہے۔
۲-شاہ امام الدین بنارسی م ۱۳۴۲ھ بنیا پارک بنارس میں شاہ عبدالرحیم مجذوب کے متصل مدفون ہیں۔
۳-مولانا شاہ ابوالفضل عرف فضل شاہ رسول نما بنارسی م ۱۳۴۳ھ محلہ ملا کا

بنارس میں مزار مرجع خلائق ہے۔

۴-حافظ شاہ محمد یعقوب م ۱۳۴۸ھ مسجد صغری کا باغ مدنپورہ بنارس میں آپ کا مقبرہ ہے۔

منظومات کامل

حضرت چراغ ربانی علیہ الرحمہ عربی، فارسی، اردو اور ہندی زبان کے ایک بلند پایہ نثر نگار کے ساتھ ایک عظیم شاعر بھی تھے۔ حمد پاک عربی زبان میں، نعت مقدس فارسی زبان میں اور معراج نامہ ہندی زبان میں نمونہ کے طور پر پیش ہیں:

حمد باری تعالیٰ

كبدى بحجابك مكتئب
ودمى بدموعى منسكب
يومى ليل والبدر به
عندى بسواد منتسب
لا نوم ولا راح فينا
مادام جمالك محتجب
ليس العمل الحسن عندى

توحیدك بدل یحتسبﷺ
ان كان وصالك بالموت
جسدی بالحسرة ینتكب
ارنی بحیاتی ماتجلو
جسدی مع روحی منتخب
عینای لبیتك باصرةٌ
جسدی لوصالك منتصب
انی وجهت الوجه لك
من غیرك طرا مجتنب
للكاملؔ حبك فی نسم
بعدالحوب لا ینسلب

نعت پاک بزبان فارسی

بدرگاہ توآمدم الغیاث
کہ دارم بسے دردوغم الغیاث
توہستی ولی ونبی ورسول
شفیق وشفیع وحبیب ورسول
وکیل وکفیل ورحیم وکریم

شکیل ودلیل ومقیم وکلیم
توئی کاشف ورافع وناصری
توئی شافع وجامع وحاشری
توئی شافی وکافی ومکتفی
عفوورؤف وغیاث ومحی
توئی اول وآخر ومرتضی
توئی ظاہروبرّدبشری ھدی
فصیح وصبیح ومبردشہیر
نصیح وفصیح ومقیل واجیر
مہین وشہیدومکین وامیں
وحیدو حمید ومتین ومبین
توئی حق ومختارو واصل توئی
محمد توہستی وکاملؔ توئی

معراج نامہ(بزبان ہندی)

سکھی رین سہاون دھوم مچی
دولہن آوت پیا کی نگری
لئے سنگ سہیلی ساتھ سہس
پیا کی چریا انگنے اتری
کرنا رستگار طیار بھئسن

انجیار بھئی سگری بکھری
پگ دھرت ڈگر مہکت کیسر
چمکت جل تھل پرتھی سگری
دھرتی ہلّت پانی لہرت
چوں اور چلت ہے پیارسری
ہے نرک میں آنگن لیک نہیں
بیکنٹھ بھئی ہے پتال پری
سگری باری پھل پھول رہی
ڈال پان سب ہوت ہری
بولت بولی انبول سکھی
بولت پربت پاتھر ٹھکری
اب توہم کونت دیہودرس
رہیں سنگ سکھی پورن ہمری

ماخوذ از: حالات مولانا کامل علیہ الرحمہ



آستانہ
مولانا محمد کامل نعمانی
وصوفی محمد جان کرمانی
علیہما الرحمہ

صوفی محمد جان کرمانی علیہ الرحمہ

صوفیٔ ذیشان حضرت عظیم اللہ محمد جان کرمانی ولید پوری علیہ الرحمہ کے مورث اعلیٰ خواجہ مخدوم شاہ محمد سلطان صدیقی اور برادر حقیقی حضرت خواجہ معین الدین صدیقی علیہما الرحمہ مع اپنے بیوی بچوں، مریدوں اور خلفا کے کل اٹھارہ نفوس کرمان سے ہندوستان تشریف لائے۔

مملکت ہند کے مختلف صوبوں سے گزرتے ہوئے صوبہ بہار میں داخل ہوئے تو بہار کے ضلع گیا میں اللہ ورسول کا پیغام گھر گھر پہونچا کر صوبہ یوپی کے مشہور ضلع غازی پور میں تشریف لائے پھر وہاں سے موضع دھروار رونق بخش ہوئے۔

آپ کے تشریف لانے کی خبر سلطان وقت کے کانوں تک پہونچی تو دھروار کے قرب وجوار کے سارے موضعات حضرت خواجہ بزرگ کے نام لکھ کر شاہی فرمان جاری کردیا جس کی خبر خواجہ بزرگ کو نہ تھی۔ آپ کے وصال کے وقت لوگوں نے بتایا تو آپ نے فرمایا دنیا ابھی تک میرے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ چناں چہ آپ نے اپنے دونوں بیٹوں محمد بخش اور محمد حسن کو سارے موضعات دیدینے کی وصیت کی اور جان بحق ہوگئے۔

حضرت خواجہ بزرگ کے دو صاحب زادوں میں سے بڑے صاحب زادے محمد بخش صاحب کی اولاد میں سے حضرت صوفی محمد جان علیہ الرحمہ ہیں۔ حضرت محمد بخش کی اولاد میں شیخ فتح علی منگرولی کی چوتھی پشت میں حضرت شیخ امانت علی مرحوم کے گھر ۷ رجمادی الآخرہ ۱۲۸۵ھ شب پنجشنبہ صوفی محمد جان ولید پوری علیہ الرحمہ تولد ہوئے۔

آپ نے جون پور، غازی پور، اعظم گڑھ کے مدارس میں تحصیل علم کیا اور کل اٹھارہ برس کی عمر میں تکمیل فرمالی۔ چراغ ربانی محمد کامل نعمانی ولید پوری علیہ الرحمہ سے آپ کو بیعت و خلافت حاصل تھی۔ اس سلسلہ میں آپ خود رقم طراز ہیں:

"خاکسار کو اللہ جل شانہ کی معرفت حاصل کرنے کا غلبہ و اشتیاق پیدا ہوا اور روز بروز آتش شوق سینہ میں شعلہ زن ہوتی گئی یہاں تک کہ ایک روز بوقت شب کمال بیقراری خدائے پاک کی درگاہ میں التجا کر کے سو رہا کہ کس بزرگ کے واسطے سے مجھے تیری معرفت حاصل ہوگی۔ اسی شب خواب میں دیکھا کہ کمترین، قصبہ ولی پور لامع نور عرف ولید پور غوث الوقت چراغ ربانی دام فیضانہ حاضر ہوا۔ حضرت اپنی درگاہ کے صحن میں چارپائی پر جلوہ افروز ہیں۔ کمترین قریب پہونچ کر قدم بوس ہوا آپ نے کمال شفقت سے میرا ہاتھ پکڑ کر جانب بالیں بٹھلایا اور فرمایا تمہاری جگہ یہی ہے اور خود پائتیں کی طرف جلوہ افروز ہوئے۔ بعد چند روز کے خاکسار ترک و تجرید کر کے بمطابق اپنے خواب کے حاضر ہو کر قدم بوس ہوا اور ۷ رمحرم ۱۳۰۳ھ خاکسار کو اپنے حجرہ شریف میں آپ لے گئے اور میری بیعت قبول فرمائی"۔

حضرت صوفی محمد جان ولید پوری علیہ الرحمہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہو کر مسلسل ۲۲ ربرس تک شب و روز پیر و مرشد کی خدمت میں رہ کر روحانیت کے منازل طے کرتے رہے۔ سلسلۂ مجددیہ نقشبندیہ کے مقامات و لطائف علاوہ برایں کچھ دائرے نقشبندیہ کے اور مزید برآں لطائف و دوائر اور ان سب کے انوار و تجلیات و حقائق کا مشاہدہ کرتے ہوئے سلوک و تصوف کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جوگ کا علم بھی حاصل کیا۔

۱۴ رجمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ بروز جمعہ بعد نماز عصر شیخ بنارس شاہ محمد اسحٰق اور خلیفہ محبوب حافظ محمد یعقوب کے دولت کدہ پر مدن پورہ بنارس میں حضرت چراغ ربانی علیہ الرحمہ نے اجازت وخلافت وخرقہ وسند مرحمت فرمایا۔

پیرومرشد نے ہی صوفی صاحب کو صوفی ذیشان محمد جان کے لقب سے ملقب فرمایا تھا نتیجۂ عالم مراقبہ میں آپ نے جو کچھ دیکھا خود انھیں کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔صوفی ذیشان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"بحالت مراقبہ ایک شخص آسمان سے آئے ہیں اور کہا کہ تمہارا نام خدا کے دفتر میں عظیم اللہ محمد جان لکھا ہوا ہے"

حضرت صوفی محمد جان ولید پوری علیہ الرحمہ ۱۵ رمئی ۱۹۳۵ء کو بنت چراغ ربانی کے دولت کدہ اردلی بازار بنارس میں جاں بحق ہوئے اور اپنے پیرومرشد کے مزار کے اگلے حصے میں سپرد خاک ہوئے۔

حضرت صوفی علیہ الرحمہ فارسی اور ہندی کے بلند پایہ شاعر اور عظیم نثر نگار تھے۔نمونہ کے طور پر چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں:

کلام فارسی

چہ پرسی بندۂ عشقم ذلیل وخوار می گردم
قتیل ناز دلدارم پئے دیدار می گردم
مقید طائر دل گشت درزلف پری رویاں
عجب سرگشتہ وحیراں بہ حال زار می گردم
سخن پرورد می گویم بہ راہ شوق می پویم

به آه وناله وزاری به کوئے یار می گردم
غلام قادری هستم به عشق کاملی مستم
به شوق بادهٔ عرفاں پس خمار می گردم
زهرسودل کشید م تانثارجاں کنم صوفی
به گرد روضهٔ پاک شه ابرار می گردم

کلام اردو

آپ کیاآئے کیاکرچل دیئے
آگ پانی میں لگاکرچل دیئے
کیاکہوں کس طرح سے آنکھوں کی آہ
دورہی سے دل چراکر چل دیئے
کس طرح دیکھوں بھلا مثل نظر
اپنی آنکھوں میں بساکرچل دیئے
وہ شب مہتاب میں آئیں گے آج
زلف کھولے رخ چھپاکر چل دیئے
صوفی خستہ کاسن کر حال زار
سرجھکائے مسکراکر چل دیئے

دادرہ بہ زبان ہندی

آؤں گاؤں کا چھنا چھوٹا
گھیرا نہیں من گھیرے میں
وھو معکم اینما کنتم
کہہ دو کیا نہیں میرے میں
صوفی پیا اجگت یہ دیکھو
ہم ان ایک ہی ڈیرے میں

ماخوذ از حالات مولانا کامل

مولانا شاہ محمد عزیز علیہ الرحمہ

مولانا شاہ محمد عزیز ابن مولانا شاہ علی احمد کی ولادت اور نشوونما بھیسرہ میں ہوئی۔ابتدائی کتابیں اپنے والد ماجد مولانا علی احمد سے پڑھ کر مدرسہ حنفیہ جون پور میں مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی (م ۱۲۸۵ھ) سے منقولات و معقولات کی مروجہ کتابیں پڑھیں اس کے بعد سہارن پور جا کر مولانا احمد علی سے حدیث کی تعلیم حاصل کی نیز حکیم محمد ابراہیم سے علم طب حاصل کیا۔

مولانا عزیز بھی اپنے والد کی طرح نہایت صالح اور بزرگ عالم تھے۔ساتھ ہی ظاہری شکل وصورت کے اعتبار سے نہایت وجیہ وشکیل تھے۔ذہانت وفطانت میں بہت آگے تھے اپنے والد ماجد کے وصال سے دوسال پہلے ۱۳۱۵ھ میں وفات پائی۔

ماخوذ از دیار پورب میں علم اور علما

مولانا شاہ محمد علی علیہ الرحمہ

مولانا شاہ محمد علی ابن شاہ عبدالعلیم بن شاہ ابوالغوث گرم دیوان علیہم الرحمۃ حافظ شاہ ابواسحاق قدس سرہ کے بھتیجے تھے۔نہایت نیک اور متقی عالم تھے ابتدائی کتابیں اپنے وطن میں پڑھ کر تحصیل علم کے شوق میں سفر اختیار کیا طویل سفر طے کر کے ملّا عبدالعلی بحرالعلوم فرنگی محلی (م ۱۲۳۵ھ) کی خدمت میں مدراس پہونچے اور وہاں کچھ مدت قیام فرمایا۔

وصال

مروجہ درسی علوم سے فراغت حاصل کر کے حجاز مقدس گئے تین سال کے بعد اپنے وطنِ مالوف بھیرہ واپس آئے اور حکومت مدراس سے جو وظیفہ ان کو ملتا تھا اس پر قانع تھے شاہ صاحب علیہ الرحمہ اپنے دور میں اپنے روحانی و علمی تبحر میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔آپ کے تفصیلی حالات پیدائش اور وفات کی تاریخ کسی تذکرہ سے معلوم نہ ہوسکی۔ بہر حال آپ کا زمانہ تیرہویں صدی ہجری کے وسط کا ہے۔کچھ دنوں وطن میں رہ کر اس جہانِ فانی سے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(تذکرہ علمائے ہند ص ۴۵۴،تذکرہ علمائے اعظم گڑھ)
نزھۃ الخواطر جلد ہفتم ص ۴۵۲ پر والد کا نام عبدالحلیم تحریر ہے۔

مولانا احسان علی واعظ علیہ الرحمہ

مولانا احسان علی ابن فصیح الدین حنفی بھیروی اس دیار کے اجلہ علما میں سے تھے چند ابتدائی درسی کتابیں بھیرہ میں یہاں کے اساتذہ سے پڑھیں اس کے بعد مولانا احمد علی عباسی چریا کوٹی (م ۱۲۷۲ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے،انہیں کی صحبت میں رہ کر جملہ علوم وفنون کی تکمیل کی بعد ازاں دہلی کا سفر کیا اور محبوب علی جعفری دہلوی (ولادت یکم محرم ۱۲۰۰ھ م ۱۲۸۰ھ) کے حلقۂ درس میں شامل ہوکر فقہ اور حدیث کی تکمیل کی اور سند فراغت حاصل کر کے وطن واپس آئے۔ یہاں چند روز قیام فرما کر حج بیت اللہ کے سفر میں نکلے اور ۱۲۷۲ھ میں حج و

زیارت سے مشرف ہوکر وطن آئے، اس کے علاوہ آپ نے اور بھی کئی حج ادا فرمائے۔

مولانا احسان علی واعظ، وعظ وتذکرہ میں اپنے دور کے امام تھے بیشمار گم کردہ راہ آپ کے وعظ سے ہدایت یاب ہوے۔

نزہۃ الخواطر میں ہے :"وکان آیۃ ظاھرۃ فی الموعظۃ والتذکیر ھدی اللہ سبحانہ خلقاکثیرا من عبادہ"مولانا احسان علی واعظ وتذکیر میں واضح آیت تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اپنے بہت سے بندوں کو ہدایت بخشی۔ ۱۲۰۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

نزہۃ الخواطر جلد ۷ ص ۲۱

مولانا عبدالحق ولید پوری علیہ الرحمہ

حضرت مولانا عبدالحق علیہ الرحمہ سرزمین ولید پور کے ایک موقر عالم دین گزرے ہیں انتہائی شریف النفس، پاک طینت اور حسن اخلاق کے پیکر تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۹۱۶ء ہے۔

آپ کے والد محترم کا اسم گرامی حاجی محمد سائیں تھا۔ اپنے والد کے بہت چہیتے تھے۔ ولید پور آپ کا مولد ومسکن ہے۔ بچپن ہی سے بہت ذہین اور زیرک تھے تعلیم کا آغاز گاؤں کے قدیم اسلامی ادارہ مدرسہ نورالاسلام سے کیا پھر جامعہ اشرفیہ مبارک پور تشریف لے گئے پھر امام النحو حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۱۷ھ م ۱۳۹۸ھ) سے علم وفن کی تشنگی بجھانے کے لیے مدرسہ اسلامی میرٹھ تشریف لے گئے۔ اور ۱۹۳۸ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔

اساتذہ

آپ کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے چند اہم حضرات یہ ہیں:
حافظ ملت حضرت علامہ عبد العزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ)
امام النحو حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ (۱۳۱۷ھ م ۱۳۹۸ھ)
شیخ العلما حضرت علامہ غلام جیلانی اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء م ۱۹۷۷ھ)
سلطان الواعظین حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی (۱۳۳۳ھ م ۱۴۰۶ھ)
حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بھاگل پوری علیہ الرحمہ
حضرت علامہ حافظ عبد الرؤف بلیاوی علیہ الرحمہ (۱۹۱۳ء م ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۷ء)

۱۹۴۴ء میں علوم منقولات و معقولات سے فراغت حاصل کی۔

تدریسی خدمات

آپ نے دور نہ جا کر کے گرد و نواح کے مدارس میں درس و تدریس کے کام کو ترجیح دیا۔ مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد، مدرسہ نور الاسلام ولید پور، میں بڑی لگن اور دلجمعی کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دیں۔لیکن حالات نامساعد ہونے کے باعث ایک نئے مدرسہ عربیہ کاملیہ کی بنیاد رکھوا کر اس کے اندر تعلیمی سرگرمی شروع کی، مگر یہاں کے بھی حالات ناموافق ہونے کی وجہ سے تجارت کی طرف مائل ہوئے اور قاضئ شریعت کے ساتھ مل کر چمڑے کا کاروبار شروع کیا کچھ دنوں تک یہ کاروبار چلا، لیکن بعد میں اسے بھی ترک کر کے گھر ہی میں سکونت اختیار کی۔

معاصر علما

مولانا سید عبدالحق گجہڑوی علیہ الرحمہ (۱۳۲۰ھ م ۱۳۹۳ھ) قاضئ شریعت مفتی محمد شفیع مبارک پوری علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء) حضرت قاری محمد یحییٰ مبارک پوری علیہ الرحمہ (۱۹۲۴ء م ۲۶/ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء) بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵/محرم ۱۴۳۴ھ)

ازدواج

حاجی محمد شفیع صاحب مئو کی صاحبزادی محترمہ ہاجرہ خاتون سے آپ کا عقد ہوا۔ جن سے پانچ اولاد نجمہ خاتون، ماسٹر رضاء المصطفیٰ صاحب، سلمہ خاتون، مطیع الرسول اور حُسنیٰ بانو ہیں۔

وصال

اخیر عمر تک مسجد کی امامت فی سبیل اللہ انجام دیتے رہے اور ۲۶/جنوری ۱۹۸۹ء کو اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

۴- بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ (۴ ۱۳۴۴ھ م ۱۵ محرم ۱۴۳۴ھ)
۵- مولانا مظفر حسن ظفرؔ ادیبی
٦- شیخ طریقت حضرت علامہ سید حامد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ (م ۱۸ صفر ۱۴۲۵ھ)
۷- سعدیٔ زماں حضرت علامہ شمس الحق گجہڑوی
۸- حضرت مولانا محمد عمر خیر آبادی
۹- حضرت مولانا محمد سلطان ادروی
۱۰- حضرت مولانا محمد حنیف مبارک پوری
۱۱- حضرت مولانا غلام محمد خان بھیروی علیہ الرحمہ (۱۵ مئی ۱۹۴۷ء م ۲۷ صفر ۱۴۱۱ھ/ ۸ ستمبر ۱۹۹۱ء)

حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹٦ھ) اور سرکار کلاں حضرت مولانا سید مختار اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ (۱۲ مئی ۱۹۱۵ء م ۹ رجب ۱۴۱۷ھ) نے ۱۹٦۸ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے جلسۂ دستار بندی میں ان کے سر پر دستار باندھی۔

فراغت کے بعد مدرسہ معین الاسلام رتسڑ بلیا میں سات مہینہ تک پڑھایا پھر مدرسہ ناشر العلوم ابراہیم پور میں سال بھر تک تعلیم دی۔ مدرسہ اسلامیہ گورکھ پور میں چار مہینے۔ مدرسہ اصغر العلوم مہنداول، بستی میں پانچ سال تک درس وتدریس کی خدمات انجام دیں پھر دار العلوم غریب نواز شاہ پورہ بھیلواڑہ، راجستھان۔ دار العلوم فیض الرحمٰن ضلع جونا گڑھ گجرات میں تدریسی کارنامے انجام دیے بعدہ رانی شیری

مسجد احمد آباد خاص میں خطیب وامام کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

بیعت وخلافت

حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) کے دستِ حق پرست پر فراغت کے سال اپنے دولت خانہ پر بیعت ہوئے۔ مولانا شبیر احمد صاحب بارہ بنکوی ثم احمد آبادی سے سلسلۂ قادریہ چشتیہ کی خلافت اور تعویذات کی اجازت حاصل کی۔

تحریری شغف

فراغت کے بعد تدریس سے زیادہ تقریر سے آپ نے دلچسپی رکھی آپ کے قلم سے چند کتابیں بھی منصۂ شہود پر آئیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱-برہان عزیزی	ہندی	مطبوعہ
۲-حقوق مصطفیٰ	اردو	غیر مطبوعہ
۳-شرح شمائل ترمذی	اردو	غیر مطبوعہ
۴-منظومات کا مجموعہ	اردو	غیر مطبوعہ

ان کتابوں کے علاوہ بہت سے مضامین متعدد رسائل میں چھپتے رہے۔

عقد مناکحت

جناب شیخ محمد محمود صاحب صوفی گنج کی صاحبزادی محترمہ قمر النسا سے عقد مسنون ہوا جن سے چار بچے اختری بانو۔ انوری بانو مرحومہ، شمشاد عالم، مشتری

بانو پیدا ہوئے۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے چند نام یہ ہیں:

۱-مولانا محمد احسان مظفر نگر (یوپی)

۲-مولانا نصیر الدین (مڑہاں)

۳-مولانا محمد یونس مصباحی (مڑہاں)

بیعت وارشاد

راجستھان میں آپ نے بیعت وارشاد کا سلسلہ شروع کیا جہاں پر آپ کے بہت سے مریدین ہیں۔جن میں سے چند نام یہ ہیں:

جناب عبدالحکیم صاحب بھیلواڑہ راجستھان

〃 فخر الدین 〃 〃 〃

〃ذوالقرنین 〃 〃 〃

〃منشی عبدالحلیم 〃 〃 〃

〃محمد قدیر 〃 〃 〃

مولانا عبدالحلیم نوری نے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جونا گڑھی کو اپنی خلافت عطا کی ہے۔

تبلیغی خدمات

مولانا عبدالحلیم نوری مصباحی ایک زمانہ تک راجستھان کے علاقے میں تبلیغی خدمات انجام دیتے رہے۔

جوناگڑھ میں کسی ہوٹل میں مولانا نوری چاے پینے کے لیے بیٹھتے تھے اسی ہوٹل میں ایک پنڈت بھی ایک مرتبہ آپہنچا اور اس نے مولانا کو دیکھ کر کہا: میرے کچھ سوالات ہیں کیا آپ جواب دے سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جو مجھے معلوم ہوگا بتادوں گا اور جو نہیں معلوم ہوں گے اپنے بڑوں سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ چناں چہ اس نے پہلا سوال یہ کیا کہ مردوں کو دفن کرنے سے بہتر جلانا ہے کیوں کہ مردہ کے بوسیدہ ہونے پر بدبو پھیلنے کا امکان ہوتا ہے جبکہ جلانے میں ایسا کچھ بھی نہیں۔ دوسرا سوال یہ کہ بانئ اسلام نے خود تو نو شادیاں کیں اور امت کے لیے چار کی پابندی یہ دو طرح کا قانون ہوا جبکہ ہندوستان میں ایک ہی طرح کا قانون سب کے لیے ہے۔

مولانا نوری نے ان سب کا تشفی بخش جواب دیتے ہوے فرمایا ہندو مذہب میں زمین ماں تصور کی جاتی ہے تو جب زمین آپ کے مذہب میں ماں ہوئی تو پھر بتایئے کہ کوئی اولاد اپنی ماں کی آغوش میں پہنچ جائے اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے تو آپ لوگوں کے مذہب کے اعتبار سے بھی ہم اہل اسلام کا عمل تدفین فطرت کے مطابق ہے۔ دوسرے سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ بتایئے کہ اگر پوری قوم آپ کی دشمن بن جائے تو آپ کیا کریں گے؟ پنڈت خاموش رہا۔ تو پھر آپ نے فرمایا کہ میں بتاتا ہوں ایسی صورت میں لوگوں کو قریب کرنے کا سب سے مؤثر

طریقہ یہ ہے کہ اس قوم کے بااثر لوگوں میں رشتہ کے ذریعہ تعلق پیدا کیا جائے ہمارے نبی نے جو کئی ایک شادیاں فرمائیں اس کی حکمتوں میں سے ایک اہم حکمت یہ بھی تھی کہ لوگوں کو قریب کرنے کے لیے آپ نے قوم کے بااثر لوگوں میں شادیاں فرمائیں اور خود ہندو دھرم کی معتبر کتابوں سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ کے پیشواؤں نے ہزاروں کی تعداد میں شادیاں کیں رہا یہ کہ ہندوستان میں ایک ہی قانون سب کے لیے ہے یہ کہنا آپ کا غلط ہے کیوں کہ عام لوگوں کو غیر ملک کا سفر کرنے کے لیے پاسپورٹ کی ضرورت پڑتی ہے لیکن ملک کا وزیر اعظم اس قانون سے مستثنیٰ ہوتا ہے۔ پنڈت نے آپ کے یہ جوابات سنے اور وہ مطمئن ہو کر چلا گیا۔ ایک مہینہ کے بعد مولانا نوری اور گاؤں کے کچھ اور لوگوں کے نام اس پنڈت کا دعوت نامہ پہنچا۔ وقت مقررہ پر سب لوگ پہنچے تو کیا دیکھا کہ ایک جلسۂ عام ہے اور خورد ونوش کا بھی معقول بندوبست ہے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس پنڈت نے مولانا نوری سے تقریر کرنے کو کہا کہ اسلام کے بارے میں مزید وضاحت سے بیان کیجیے۔ آپ نے تقریر فرمائی، آپ کی تقریر کے بعد پنڈت خود کھڑا ہوا اور اس نے ایک مشہور بزرگ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس بزرگ کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک راہب سال بھر بند کمرہ میں قید رہتا جب باہر آتا تو ایک جلسۂ عام منعقد کیا جاتا اور وہ راہب جو بات کہتا مانی جاتی چناں چہ اس بزرگ کے زمانہ میں جو راہب سال بھر کی قید کے بعد باہر لایا گیا اور محفل منعقد ہوئی تو اس محفل میں یہ بزرگ بھی انہیں کے لباس میں پہنچے۔ راہب نے کہا ہم میں کوئی محمدی بھی ہے اس نے نبی کا واسطہ دے کر کہا کہ وہ سامنے آجائیں چناں چہ سامنے آنے پر بہت سے سوالات کیے حضرت نے ہر ایک کے جواب

دیے پھر آپ نے فرمایا اب میرے سوال کا جواب دو جنت کی کنجی کیا ہے؟ وہ راہب خاموش ہوگیا۔ اس کے ماننے والوں نے کہا اتنے بڑے راہب ہوکر جواب نہیں آتا۔ راہب نے کہا کہ جواب تو آتا ہے لیکن اگر بتاؤں گا تو تم سب ناراض ہو جاؤ گے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم ناراض نہیں ہوں گے آپ بتائیے تو اس راہب نے پڑھ لیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور پھر سارا مجمع کلمہ پڑھ کر داخل اسلام ہوگیا۔ اس پنڈت نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد مولانا نوری کی طرف مخاطب ہوکر کہا میرے دل میں اسلام کے تعلق سے ہزاروں شبہات تھے لیکن انہوں نے ٹھوس نقلی دلیلوں سے یقین کا اجالا پیدا کر دیا اور جس طرح وہ راہب بزرگ کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ کر داخل اسلام ہوا تھا ایسے ہی مولانا نوری کے ہاتھ پر کلمہ پڑھ کر میں اور میرے اہل خاندان مسلمان ہوتے ہیں اور پڑھ لیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس طرح پچیس افراد کے لیے مولانا نوری کی ذات مشعل راہ ہدایت بنی۔

عقیدت

آپ کو اپنے اساتذہ سے اور خاص طور سے بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ رمحرم ۱۴۳۴ھ) اور حضرت مولانا سلطان احمد ادروی سے غایت درجہ عقیدت ہے۔

شاعری

آپ دور طالب علمی ہی سے شاعری کرتے ہیں اور جناب نجم محمد آبادی اور

اوجؔ اعظمی سے مشورۂ سخن لیتے ہیں متعدد اصناف سخن پر طبع آزمائی کی ہے، ویسے نعت، منقبت اور غزل سہرا سے خاص لگاؤ رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور زمانہ سلام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" اور "چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے" ان مصرعوں پر آپ نے تضمین لکھی ہے۔ طرحی محافل کے مصرع طرح پر بھی طبع آزمائی کرتے ہیں۔

آپ کے ہم سبق علما میں مولانا محمد زاہد صاحب سکٹھی، مولانا عبداللطیف صاحب مرادآباد، مولانا ظہیرالدین صاحب فیض آبادی شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ ممبئی اور مولانا انوارالحق صاحب چمپارنی قابل ذکر ہیں۔

وصال

شب ۲۷ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ ۲۵رجنوری ۲۰۱۷ء بدھ کا دن گزار کر وقت عشا آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ۲۶رجنوری ۲۰۱۷ء جمعرات آپ کے مکان کے سامنے آپ کی خالی زمین پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور وہیں پر دفن ہوئے۔

مولانا غلام محمد خاں مصباحی علیہ الرحمہ

پاسبان سنیت، استاذ الاساتذہ، حضرت علامہ مولانا غلام محمد خاں علیہ الرحمہ ۱۵رمئی ۱۹۴۷ء میں بھیرہ محلہ مخدوم پورہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی مکتب مدرسہ اسلامیہ رحیمیہ میں حاصل کی پرائمری کی تکمیل کے بعد الحاج عبدالحفیظ مرحوم (جو میرے جد کریم جناب محمد جنید قادری مرحوم کے بڑے بھائی ہیں) آپ

کو لے کر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور پہنچے اور حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) کے قدموں میں ڈال دیا بھیرہ کی سنیت کے استحکام و بقا کی خاطر دادا عبدالحفیظ مرحوم نے نہ صرف یہ کہ الجامعۃ الاشرفیہ میں آپ کا داخلہ کروایا بلکہ تعلیمی اخراجات کے لیے بھی آپ کفیل رہے۔

مولانا غلام محمد خاں علیہ الرحمہ (۱۵ر مئی ۱۹۴۷ء م ۲۷ رصفر ۱۴۱۱ھ/ ۸ر ستمبر ۱۹۹۱ء) کے والد بزرگ وار جناب عبدالحق خاں اور دادا لال محمد خاں مرحوم تھے۔

آپ حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) سے منتہی درجات کے علوم حاصل کرنے کے ساتھ ان ہی سے بیعت بھی تھے آپ کی فراغت الجامعۃ الاشرفیہ سے ۱۹۶۲ء میں ہوئی۔ آپ کے ساتھ فارغ ہونے والے علماے کرام میں شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں دامت برکاتہ کچھوچھہ مقدسہ اور مولانا رضوان احمد شہید گھوسوی علیہ الرحمہ مشہور ہیں۔

تدریسی خدمات

فراغت کے بعد دارالعلوم اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں آپ تقریباً ۶ر مہینے تک علم و فضل کے موتی بکھیرتے رہے اور پھر ۱۹۶۲ء سے تادم حیات مدرسہ عربیہ انوار القرآن بلرام پور میں صدر المدرسین کی حیثیت سے تشنگان علوم کو شریعت کے اسرار و رموز سے بہرہ ور فرماتے رہے۔

رشتۂ نکاح

محترمہ مشتری بیگم بنت عبدالعزیز خاں مرحوم ساکن کاری ساتھ گھوسی آپ

کے عقد میں تھیں جن سے تین صاحب زادے ماسٹر محمد خالد صاحب استاذ انوار القرآن بلرام پور، جناب محمد راشد، جناب محمد اعظم صاحبان اور دو صاحب زادیاں سیدہ یاسمین وطیبہ تسنیم پیدا ہوئیں۔

تلامذہ

آپ کے درس گاہ علم وفضل سے اکتساب کرنے والے تو کثیر ہیں تاہم چند مشاہیر کے اسمائے گرام یہ ہیں:

حضرت مولانا وصی احمد صاحب قبلہ دار العلوم بہار شاہ فیض آباد
حضرت مولانا مقیم احمد صاحب قبلہ چھتیس گڑھ
حضرت مولانا مسیح احمد صاحب پرنسپل انوار القرآن بلرام پور
حضرت مولانا عبد القیوم مصباحی بھیروی استاذ انوار القرآن بلرام پور
خطیب شہیر حضرت مولانا غلام محی الدین سبحانی علیہ الرحمہ گونڈہ
حضرت مولانا عبد الحلیم نوری علیہ الرحمہ

(ولادت ۱۳۶٦ھ مطابق ۱۹۴۶ء م ۲۷ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۵ جنوری ۲۰۱۷ء)

وصال

پاسبان سنیت حضرت مولانا غلام محمد خاں علیہ الرحمہ (۱۵ رمئی ۱۹۴۷ء م ۲۷ رصفر ۱۴۱۱ھ/ ۸ رستمبر ۱۹۹۱ء) جامعہ عربیہ انوار القرآن بلرام پور کے زمانۂ تدریس میں جس مسجد میں امامت فرماتے تھے اس میں گاہے گاہے اذان بھی دیتے تھے، قدرت کا کرشمہ کہیے کہ عین حالت اذان میں جب آپ نماز فجر کے لیے

اذان دے رہے تھے مائک میں کرنٹ اتر جانے کے سبب دورانِ اذان ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی ۲۷رصفر ۱۴۱۱ھ مطابق ۸رستمبر ۱۹۹۱ء اتوار کی وہ صبح کی گھڑی تھی کہ ادھر اللہ اکبر اللہ اکبر کی آپ نے صدا بلند فرمائی اور اُدھر رب کریم کی رحمت نے اپنی آغوش کرم میں لے لیا۔ انا للّٰه وانا الیه راجعون.

وصال کی خبر سنتے ہی اطراف وجوانب اور خود جامعہ انوارالقرآن کے درودیوار پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے پھر ان کے جسد مبارک کو آپ کی سسرال کاری ساتھ گھوسی لے جایا گیا جہاں شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ (۱۹۲۱ء م ۶رصفر ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء) نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ایک انبوہ کثیر نے حسرت ویاس کے ساتھ آپ کو سپرد خاک کیا اخیر میں پسماندگان کے لیے صبر وشکر کی تلقین اور حضرت کے لیے بلندیٔ درجات کی دعائیں کی گئیں۔ آج بھی ان کا مزار کاری ساتھ گھوسی میں زیارت گاہ خلق ہے۔

علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ

صدرالعلما خیرالاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہم القدسیہ صدرالمدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پور دور حاضر کی ایسی مثالی اور نابغۂ روزگار شخصیت ہے جن کو خدائے تعالیٰ نے بے شمار اوصاف وکمالات سے نوازا ہے۔

آپ عالم اسلام کی ان چند شخصیتوں میں سے ایک ہیں جن کو انگلیوں پر شمار کیا جاسکتا ہے۔ آپ کی حیات کا لمحہ لمحہ خدمت اسلام کے لیے وقف ہے آپ کا نام اور کام برصغیر ہندو پاک میں محتاج تعارف نہیں۔

خیرالاذکیا مدظلہ نہایت صالح نیک طینت رقیق القلب شریعت کے سخت پابند اور اسوۂ رسول پر کار بند ہیں کم خفتن، کم گفتن، کم خوردن آپ کا شیوہ ہے تصنیف وتالیف اور تعلیم و تعلم آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے اس دور میں آپ کی عظیم شخصیت کتاب وسنت کے مسند علم ودانش کی نقیب بن کر ابھری اور ابھرتی ہی چلی گئی، یہاں تک کہ آسمان سنیت پر چھا گئی اور وہ وقت بھی آیا کہ اس ہستی کی عبقری شان دن کے اجالے کی طرح آسمان دنیا کے سامنے اجاگر ہوگئی اور قوم نے خیرالاذکیا، صدرالعلما، وقار علم وحکمت کے مؤقر القابات دے کر شہرہ آفاق مرکزی ادارہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے صدرالمدرسین کا عظیم عہدہ آپ کو سونپ دیا۔

آپ کا اسم گرامی محمد احمد ہے والد ماجد محمد صابر اشرفی (ولادت ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ءم ۵رجمادالآخرہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۳ردسمبر ۱۹۹۰ء شب دوشنبہ ۱۰ بجے) ابن عبدالکریم ابن محمد اسحاق ابن جمن خلیفہ ہیں۔ جد امجد جمن خلیفہ اپنے وقت کے مشہور شمشیر زن، فن سپہ گری میں ماہر، عبادت گزار، نہایت متقی پرہیزگار اور شجاعت وسخاوت میں معروف تھے۔ بھیرہ نیا پورہ کی مسجد انہوں نے بنوائی اور اس کے مصارف اپنے پاس سے ادا کیے۔

حضرت صدرالعلما ایک زمیں دار دینی اسلامی خانوادے میں ۱۸رذی الحجہ ۱۳۷۱ھ مطابق ۹رستمبر ۱۹۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب محمد صابر اشرفی مرحوم دینی تعلیم کا وافر شوق رکھنے والے اور علما نواز شخص تھے۔ اسلام وسنیت میں نہایت پختہ پابند صوم وصلوٰۃ نہایت سادہ مزاج اور خدا ترس تھے، رفاہی کاموں سے کافی دلچسپی رکھتے اور مسلک اہل سنت وجماعت میں کافی سرگرم تھے، اکثر وبیشتر مبارک پور جاتے اور بزرگوں کے پاس حصول برکت کے لیے بیٹھتے

اوردرسگاہی باتیں غور سے سنتے اور گھر پر بھی بہار شریعت پڑھوا کر سنتے جس کے نتیجہ میں روزمرہ پیش آنے والے دینی مسائل کے حافظ ہوگئے۔

آپ سیدشاہ اشرف حسین کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے ۵/جمادی الآخرہ ۱۳۴۵ھ کو پنجشنبہ کے دن بیعت ہوئے۔ والدہ ماجدہ محترمہ تسلیمہ بنت عبدالرشید ابن عبدالصمد محلہ پورہ دیوان، تقریباً ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئیں اور بھیرہ میں ۱۵/محرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۳/نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ۱۰/بج کر ۳۵/منٹ پر قبل جمعہ داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اسی دن بعد نماز عصر جنازہ کی نماز چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ احمد القادری نے پڑھائی۔ حضرت علامہ مصباحی صاحب والدہ کے انتقال سے ایک دن قبل بریلی شریف پیر و مرشد حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے جا چکے تھے۔ دوسرے دن واپس آکر والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔

والد ماجد محمد صابر اشرفی مرحوم اکابر اہل سنت مثلاً صدرالشریعہ علامہ امجد علی اعظمی (۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۸ء م ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء) حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) شیخ العلما علامہ غلام جیلانی اعظمی (۱۳۲۰ھ ۱۹۰۲ء وفات ۶/ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۲۵/فروری ۱۹۷۷ء جمعہ) سلطان الواعظین علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی (۱۳۳۳ھ م ۱۴۰۶ھ) شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی (۱۹۲۱ء م ۶/صفر ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء) علیہما الرحمہ وغیرہم سے بڑے اچھے تعلقات تھے بعض اوقات خیرالاذکیا مدظلہ العالی بھی آپ کے ہمراہ ہوتے اور علمائے کرام سے اپنے ہونے والے اس جید عالم دین بیٹے کے لیے دعائیں لیتے۔ بڑی ہی محنت و لگن کیساتھ آپ نے تعلیم

دلوائی اوراس راہ میں آنے والی ہر پریشانی کوخندہ پیشانی کیساتھ برداشت کیا مگر تعلیم وتربیت میں کسی طرح کاکوئی نقصان نہ آنے دیا۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم والدہ ماجدہ سے حاصل کی۔ پھر درجہ سوم تک پرائمری تعلیم مدرسہ اسلامیہ رحیمیہ بھیرہ میں ہوئی جسے شاہ رحیم اللہ فاروقی بھیروی علیہ الرحمہ نے ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں قائم فرمایا۔ حضرت شاہ صاحب بڑے علم دوست پختہ سنی تھے۔ ہر جمعرات کو ان کے یہاں میلاد شریف کی محفل ہوتی اور ہر سال حضرت مخدوم صاحب بھیروی علیہ الرحمہ کا عرس بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد کرتے۔ ان کے انتقال کے بعد موقع پاکر اس مدرسہ پر دیوبندیوں نے قبضہ کرلیا۔

۱۸/اپریل ۱۹۶۲ء بروز یکشنبہ مطابق ۴/ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ سے شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق نومبر ۱۹۶۶ء تک ۵/سال بڑے اطمینان وسکون، محنت، لگن اور پوری توجہ کے ساتھ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں ابتدائی فارسی سے شرح جامی تک تعلیم حاصل کی۔

۱۰/شوال ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۲/جنوری ۱۹۶۷ء دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور میں داخلہ لیا اور ۱۰/شعبان ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۳/اکتوبر ۱۹۶۹ء مقتدر علماومشائخ کے مبارک ہاتھوں دستار فضیلت باندھی گئی۔

دستار فضیلت کے بعد تدریس کے لیے ایک جگہ آئی والد ماجد نے تدریس کے لیے اجازت دے دی مگر جب حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) کو معلوم ہوا تو انہوں نے روکا اور یہ فرمایا کہ ”میں اور

قیمتی بنانا چاہتا ہوں‘‘اس لیے آپ نے تدریس کا ارادہ ترک کر دیا اور والد ماجد کی اجازت سے پھر شوال ۱۳۸۹ھ مطابق دسمبر ۱۹۶۹ء سے ربیع الآخر ۱۳۹۰ھ مطابق جون ۱۹۷۰ء تک دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم میں مزید تعلیم حاصل کی۔ واقعی حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) نے جیسا فرمایا تھا اس سے کہیں زیادہ قیمتی بنا دیا۔

علامہ مصباحی کے اساتذہ کرام کے اسما حسب ذیل ہیں۔

اساتذہ ضیاء العلوم خیر آباد

مولانا محمد عمر خیر آبادی، مولانا محمد حنیف مصباحی مبارک پوری، مولانا محمد سلطان رضوی ادروی، مولانا غلام محمد بھیروی (۱۵ر مئی ۱۹۴۷ء م ۲۷ر صفر ۱۴۱۱ھ/ ۸ر ستمبر ۱۹۹۱ء) حافظ قاری نثار احمد مبارک پوری، ماسٹر اسرار احمد خاں ادروی، ماسٹر محمد رفیق مبارک پوری۔

اساتذہ جامعہ اشرفیہ

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت حضرت علامہ الشاہ عبد العزیز محدث مبارک پوری (ولادت ۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) حضرت علامہ حافظ عبد الرؤف بلیاوی (۱۹۱۳ء م ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) قاضی شریعت حضرت مولانا محمد شفیع مبارک پوری (۱۳۴۴ھ م ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء) بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی (۱۳۴۴ھ م ۱۵ر محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا قاری محمد یحییٰ صاحب مبارک پوری (۱۹۲۴ء م ۲۶ر ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء) حضرت مولانا سید حامد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ (م ۱۸ر صفر ۱۴۲۵ھ) مولانا مظفر حسن ظفر ادیبی، مولانا اسرار احمد لہراوی

اسناد

(۱) سند تجوید (۲) سند فضیلت درس نظامی ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء (جامعہ اشرفیہ)
(۳) مولوی ۱۹۶۶ء (۴) عالم ۱۹۶۸ء (۵) فاضل دینیات ۱۹۷۵ء (۶) فاضل
ادب ۱۹۷۷ء (۷) فاضل طب ۱۹۸۰ء (۸) منشی ۱۹۸۱ء (۹) منشی کامل ۱۹۸۳ء۔
(عربی فارسی بورڈ اتر پردیش)

تدریسی خدمات

ربیع الآخر ۱۳۹۰ھ مطابق جون ۱۹۷۰ء میں بحکم حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) اشرفیہ چھوڑ کر حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی (۱۹۱۳ء م ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) اور حضرت قاری محمد یحییٰ صاحب علیہما الرحمۃ (۱۹۲۴ء م ۲۶ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء) کی ہم رکابی میں دارالعلوم فیضیہ نظامیہ باراہاٹ اشی پور ضلع بھاگل پور برائے تدریس تشریف لے گئے یہاں شعبان ۱۳۹۱ھ اکتوبر ۱۹۷۱ء تک رہے پھر مولانا حافظ قاری فضل حق مصباحی غازی پوری کے توسط سے مدرسہ عربیہ فیض العلوم جمشید پور تشریف لائے (زمانۂ تدریس دسمبر ۱۹۷۱ء تا نومبر ۱۹۷۶ء) اس کے علاوہ دارالعلوم ندائے حق جلال پور فیض آباد (زمانہ تدریس ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ دسمبر ۱۹۷۶ء تا شوال ۱۳۹۸ھ ۱۷ رستمبر ۱۹۷۸ء) مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ (زمانہ تدریس شوال ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء تا ۸ رشوال ۱۴۰۶ھ جون ۱۹۸۶ء) میں پھر ۹ رشوال ۱۴۰۶ جون ۱۹۸۶ء سے شہرۂ آفاق مرکزی ادارہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں آپ نے تدریسی خدمات

انجام دیں۔منصب صدارت پر یکم اگست ۲۰۰۱ءتا جون ۲۰۱۴ء فائز رہے اور جون ۲۰۱۴ء میں ریٹائرڈ ہونے کے بعد جامعہ اشرفیہ ہی میں ناظم تعلیمات کی حیثیت سے سرگرم عمل ہیں۔

تصانیف

۱-تدوین قرآن-------------------اردو

۲-امام احمد رضا اور تصوف------------------ //

۳-تنقید معجزات کا علمی محاسبہ------------------ //

۴-شادی اور آداب زندگی------------------ //

۵-المواہب الجلیل لتجلیۃ مدارک التنزیل-----------عربی

۶-حدوث الفتن وجہاد اہل السنن ۱۴۲۱ھ----------- //

۷-حاشیہ جد الممتار الجزء الثانی------------------ //

۸-امام احمد رضا کی فقہی بصیرت-----------------اردو

۹-معین العروض--------------------------- //

۱۰-فرائض وآداب متعلم ومعلم------------------ //

۱۱-خلفائے راشدین اور اسلامی نظام اخلاق------------ //

۱۲-رسم قرآنی اور اصول کتابت------------------ //

۱۳-رہنمائے علم وعمل------------------------ //

۱۴-شرک کیا ہے--------------------------- //

۱۵-خطبات صدر العلما-------------------زیر ترتیب

۱۶-مقالات صدر العلما-------------------زیر ترتیب

تراجم،تصحیح،تقدیم،تحشیہ،تسہیل

معانقۂ عید،(۲)جمل النور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور(مزارات پر عورتوں کی حاضری)(۳)(۵ تا۸)فتاویٰ رضویہ جدید۔اول،چہارم،نہم،کی عربی وفارسی عبارتوں کا ترجمہ(قصیدہ اکسیر اعظم مع فارسی شرح مجیر معظم(تاب منظم)

وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید(معانقۂ عید)جمل النور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور(مزارات پر عورتوں کی حاضری) صیانۃ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عھد الجاھلیہ(براءت علی ازشرک جاہلی)مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید(فلسفہ اوراسلام) ھادی الناس فی رسوم الاعراس (رسوم شادی) جد الممتار اول،ثانی، الکشف شافیا فی حکم فونوجرافیا عربی، وصاف الرجیح فی بسملۃ التراویح(تعریب)قصیدتان رائعتان، جہان مفتی اعظم ،جہان انوار مفتی اعظم، بہار شریعت حصہ ۱۶ (اسلامی اخلاق وآداب)انوار آفتاب صداقت،انوار ساطعہ۔

جملہ تصانیف میں مواہب الجلیل حاشیۂ مدارک التنزیل تقدیم وتحشیہ جد الممتار ثانی اورحدوث الفتن وجہاد اعیان السنن بزبان عربی آپ کے بیش بہا علمی وقلمی شاہکار ہیں جس کے زریں صفحات میں حقائق ومعارف کا ایک سمندر موجزن ہے ان تحقیقات نادرہ پر ارباب علم وقلم اوراصحاب فکرودانش نے دلی مسرت وشادمانی کا اظہار کیا ہے۔

ان مصنفات کے علاوہ کثیر معیاری وقیع مضامین مشہور جرائد ورسائل میں

اشاعت پذیر ہوتے رہے۔

وعظ وخطابت

دوران تعلیم اور محمد آباد گوہنہ کے زمانہ تدریس تک کسی قدر اس سے شغف تھا۔ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں آنے کے بعد مصروفیات کے باعث اس میں کمی کرنی پڑی اور اب تقریباً متروک ہے۔

ازدواجی زندگی

جناب محمد عمر مرحوم محلہ پچھم بھیرہ کی صاحبزادی نورالنسا سے عقد ہوا جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور عالم طفولیت ہی میں انتقال بھی کر گیا۔ ناموافق حالات کے سبب اس زوجہ سے علی حدگی ہوگئی۔

دوسرا عقد حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۳۳ھ م ۱۴۰۶ھ) کی صاحبزادی عارفہ خاتون سے ہوا لیکن قسمت نے یاوری نہ کی اور وہ ہمیشہ کے لیے آپ کو داغ مفارقت دے گئیں۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) پھر مولانا محمد فاروق علیہ الرحمہ حسین پور گھوسی کی صاحبزادی قمرالنسا (وفات ۳؍رمضان ۱۴۳۵ھ) سے عقد ہوا جن کے بطن سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں بقید حیات ہیں جبکہ ایک بچہ ان کے بھی بطن سے فوت ہو چکا ہے۔

۱-شمیم رضا عرف غلام جیلانی مرحوم

۲-سالمہ خاتون قاسمہ

۳-مولانا محمد عرفان رضا مصباحی

۴-سعیدہ خاتون

۵-مبارک حسین رضوی

۶-مولانا فیضان رضا امجد مصباحی

۷-ام الخیر فاطمہ

سالمہ خاتون، راقم الحروف محمد ابوالوفا رضوی ابن عبدالرضا مرحوم سابق ناظم مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ کے عقد میں ہے جس کے بطن سے چار بچیاں بنام ۱-زہرا اختری ۲-ذاکرہ بتول احمدی ۳-شگفتہ تارکہ ۴-تائبہ رضوی اور ایک لڑکا محمد سعید اختر عرف خوش ترقی بقید حیات ہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی تعداد تو بہت کثیر ہے جسے احاطۂ تحریر میں لانا مشکل ہے تاہم چند مشاہیر تلامذہ کے اسما حسب ذیل ہیں۔

۱-حضرت علامہ و مولانا محمد نصراللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵ر فروری ۱۹۵۶ء م ۴ر محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹ر نومبر ۲۰۱۳ء)

۲-حضرت مولانا عبدالغفار مصباحی استاذ مدرسہ ضیاء العلوم خیرآباد ضلع مئو و رکن المجمع الاسلامی مبارک پور

۳-حضرت مولانا محمد عارف اللہ خاں فیضی استاذ مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گہنہ

۴-حضرت مولانا مفتی احمد القادری صاحب قبلہ سابق استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۵-حضرت مولانا سید محمد فاروق صاحب صدر شعبۂ افتا جامعہ حنفیہ بجرڈیہہ بنارس

۶-حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی ایڈیٹر ماہ نامہ اشرفیہ مبارک پور

۷-حضرت مولانا ناظم علی رضوی مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور
۸-حضرت مولانا صدر الوریٰ مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور
۹-حضرت مولانا محمد نظام الدین مصباحی استاذ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی
۱۰-حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی
۱۱-حضرت مولانا مفتی شمشاد احمد صاحب استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی
۱۲-حضرت مولانا عالم گیر مصباحی دار العلوم اسحاقیہ جودھ پور راجستھان
۱۳-حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی بارہ بنکوی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور
۱۴-حضرت مولانا اختر حسین فیضی جامعہ اشرفیہ مبارک پور
۱۳-حضرت مولانا ساجد علی مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارک پور

عنایات بزرگاں

حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) ایک مرتبہ آپ کے گھر تشریف لائے تو آپ کے والد گرامی جناب محمد صابر اشرفی مرحوم نے دوران گفتگو حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) سے عرض کیا حضور! ہمارے مولوی صاحب کو بھی اچھا عالم بنائیے گا۔ ارشاد فرمایا ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) کی دعاؤں کا یہ اثر ہے کہ آپ کردار و عمل، گفتار و رفتار، علم و حکمت اور دینی خدمات کی انجام دہی میں اپنے ہم عصروں میں ممتاز نظر آتے ہیں۔

۲۰۰۳ء کے عرس مارہ رہ شریف کے موقع پر حضرت سید امین میاں دامت

برکاتہ نے برسر اجلاس ارشاد فرمایا کہ حاشیہ والا کام حضرت علامہ مفتی محمد احمد مصباحی نے کیا یہ اور بات ہے کہ ان کے ساتھ ایک فوج ہے۔ لیکن جب فوج جیت کر آتی ہے تو نام کمانڈر کا ہوتا ہے۔ یہ کام مصباحی صاحب نے کیا۔ حضرت امین ملت نے آپ کو بڑے اعزاز واکرام سے نوازا۔ منبر رسول پر اس وقت حضرت امین ملت کے بغل میں بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان علیہ الرحمہ رونق افروز تھے اور ٹھیک ان کے بغل میں حضرت خیر الاذکیا تھے۔

بروایت: ڈاکٹر شکیل احمد، مدینۃ العربیہ سلطان پور

رکن المجمع الاسلامی

المجمع الاسلامی (۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) ایک شہرت یافتہ خالص تصنیفی اشاعتی دینی قومی ادارہ ہے جو چند علمائے کرام پر مشتمل ایک کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس تصنیفی واشاعتی ادارے کے انتظام وانصرام کی ذمہ داریوں کا سہرا بھی حضرت خیر الاذکیا کے ہی سر ہے۔ اس اکیڈمی کے عزائم بہت بلند ہیں۔ علامہ مصباحی جو اس اکیڈمی کے روح رواں ہیں شب وروز اس کی توسیع وترقی میں فی سبیل اللہ وقف ہیں۔

صدر انجمن امجدیہ

''انجمن امجدیہ'' بھیرہ کے خوش عقیدہ مسلمانوں کی ایک انجمن ہے جس کے صدر اعلیٰ خیر الاذکیا ہیں۔

۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء) میں اس انجمن کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت ایک

مدرسہ ہے بنام عزیزیہ خیر العلوم (قائم شدہ ۷؍رجب ۱۳۹۸ھ ۱۴؍جون ۱۹۷۸ء شب چہار شنبہ بعد نماز عشا)

نیز اس کے تحت مدرسۃ البنات العزیزیہ خیر العلوم (قیام ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۳ء) دار الحفظ والقراءت اور کئی مساجد اور تنظیمیں قائم ہیں۔ سال میں ایک مرتبہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر جلسہ وجلوس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے جس میں اہل دیار پورے جذبہ وشوق کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ عوامی فلاحی کام بھی وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔

۹؍اگست ۱۹۸۴ء میں انجمن کے اراکین وعہدیداران حسب ذیل ہیں:

۱- سربراہ اعلیٰ --- حضرت مولانا عبد الحفیظ صاحب قبلہ سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ
۲- صدر ------ حضرت مولانا محمد احمد مصباحی بھیرہ ولید پور
۳- نائب صدر --- مولانا نصر اللہ صاحب رضوی
۴- ناظم ------ جناب عبد الرضا ولد محمد جنید صاحب پچھم محلہ بھیرہ ولید پور
۵- نائب ناظم --- جناب محبوب احمد صاحب دکھن محلہ بھیرہ
۶- خازن ----- جناب محمد یونس صاحب بھیرہ ولید پور
۷- محاسب --- جناب ممتاز احمد ولد عبد الغنی صاحب بھیرہ ولید پور
۸- ناظم نشریات- جناب حافظ احمد القادری صاحب بھیرہ ولید پور
۹- ممبر خصوصی -- جناب نثار احمد صاحب دکھن محلہ بھیرہ ولید پور
۱۰- ممبر خصوصی -- جناب محمد وزیر صاحب دکھن محلہ بھیرہ ولید پور
۱۱- ممبر خصوصی -- جناب محمد خلیل صاحب پچھم محلہ بھیرہ ولید پور

۱۲-ممبر خصوصی--وکیل احمد صاحب دکھن محلہ بھیرہ ولید پور
۱۳-ممبر خصوصی-جناب عطاء المصطفیٰ صاحب پچھّم محلہ بھیرہ ولید پور
۱۴-ممبر خصوصی--جناب محمد سلیمان ولد حبیب اللہ صاحب پچھّم محلہ بھیرہ
۱۵-ممبر خصوصی--جناب خیر البشر صاحب ولد عبدالشکور صاحب بھیرہ ولید پور

فدا بھیروی نے ادارہ اور صدر ادارہ کے تعلق سے یہ قطعہ قلم بند کیا ہے:

ہیں صدر عالمِ دوراں محمد احمد جب
تو کس لیے یہ ادارہ نہ کامیاب رہے
فدا بنے یہ علوم و فنون کا مرکز
جو ذرہ اٹھے یہاں سے وہ آفتاب رہے

لحاظ اوقات

آپ کے نزدیک وقت کی بہت ہی قدر و قیمت ہے آپ وقت کو ضائع نہیں ہونے دیتے بلکہ اسے کام میں استعمال کرتے ہیں۔

برادر گرامی مولانا شاہ عالم مصباحی رضوی کا بیان ہے کہ حضرت کی بڑی صاحب زادی کے عقد کے موقع پر کسی خاص مجبوری کے تحت حاضری نہ ہو سکی تو ایک مرتبہ عدمِ شمولیت پر معذرت کرتے ہوئے میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں تو شریک نہ ہو سکا، شادی کی رسومات بحسن و خوبی سب بیت گئیں؟ تو فرمایا کیا بیت گئیں صرف وقت کا نقصان ہوا۔

وقت کا اتنا پاس و لحاظ ہے کہ بیٹی کی شادی میں بھی غیر ضروری اوقات کا صَرف ہونا آپ کے لیے بارِ خاطر ہوا۔

آپ سرشت میں بڑے ہی خاموش طبع واقع ہوئے ہیں۔ مختصر اور بامعنی کلام آپ کی فطرت ہے۔ تدبر، اخلاق، عجز وانکساری اور قائدانہ صلاحیت ان کی ذات کے خاصے ہیں۔ ایفاے عہد، عدل ومساوات، مزاج کی سادگی اور ذات کی سادہ لوحی میں اپنی مثال آپ ہیں۔

صدر العلما کے نام حضور حافظ ملت کا گرامی نامہ

محب محترم مولوی محمد احمد زید مجدکم--------دعاے خیر وسلام مسنون
محبت نامہ ملا آپ کی سعادت مندانہ زندگی اور مخلصانہ محبانہ روش اس منزل پر ہے کہ میرے حاشیہ خیال میں بھی غلطی وناراضگی کا کوئی گوشہ شوشہ نہیں۔
میں آپ کا مخلص دعا گو ہوں مولائے کریم ہمیشہ بصحت وسلامتی شاد آباد رکھے دین متین کی نمایاں وممتاز خدمات انجام دلائے۔ (آمین)
آپ کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ ابھی آپ اشرفیہ کو کچھ وقت اور دیں تو آپ اور زیادہ قیمتی ہو جائیں گے۔
چناں چہ آپ کے والد صاحب سے میں نے کہا تھا آپ کی اور آپ کے متعلقین کی جو رائے ہو۔ اگر آپ کو خالص پور کی جگہ پسند ہے اور جانا چاہتے ہیں تو میری اجازت ہے اپنے والد صاحب کو سلام کہہ دیجئے۔
عبد العزیز عفی عنہ ۲۱ شوال ۸۹ھ

بیعت وارادت

۲۶ر صفر ۱۳۹۳ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۷۳ء بروز یکشنبہ بریلی شریف محلہ

سوداگران رضوی دارالافتا میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ (۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء م ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) سے بیعت وارادت کا شرف حاصل ہوا۔ اور ربیع الاول ۱۳۹۴ء کو سلسلہ معمریہ میں حضور حافظ ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ عبدالعزیز محدث مبارک پوری علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) سے طالب ہوئے

مجاہد ملت رئیس الاتقیا حضرت علامہ حبیب الرحمٰن قادری علیہ الرحمہ نے فیض العلوم جمشید پور میں ''دلائل الخیرات شریف'' اور جملہ اوراد و اشغال کی سند اجازت عطا فرمائی۔

خلافت: ڈاکٹر سید محمد امین میاں دام ظلہ جانشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف نے عرس قاسمی برکاتی کے موقع پر حضرت کو اجازت و خلافت عطا فرمائی۔

زیارت حرمین شریفین: غالباً ۱۹۹۵ء میں پہلی بار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے دوسری مرتبہ ۲۰۱۶ء میں حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے، مدینہ منورہ اور بغداد معلیٰ ہوتے ہوئے واپس ہوئے۔

صدر العلما علماے اہل سنت کی نظر میں

(۱) قدرت نے انہیں ذہانت وفطانت اور قوت حفظ کے ساتھ مطالعہ کا ذوق شوق بہت زیادہ عطا فرمایا، حفظ اوقات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیتے ہر وقت مصروف، یہی وجہ ہے کہ جملہ علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے ہیں خصوصیت کے ساتھ علم ادب میں اقران پر فائق ہیں۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ہندوستان میں رضویات کا ان جیسا

کوئی واقف کار نہیں ان سب پر مستزاد یہ کہ انتہائی متواضع، منکسر مزاج، قناعت پسند، زاہد صفت بزرگ ہیں، شریعت کے پابند، شبہات تک سے بچنے والے، تقویٰ شعار فرد، صاحب تصانیف دانش ور۔

از: فقیہ عصر شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

ماخوذ ابتدائیہ امام احمد رضا کی فقہی بصیرت

---

(۲) فاضل جلیل محترم مولانا محمد احمد مصباحی زید لطفہ نے اس عظیم حاشیہ کا تعارف قلم بند فرما کر ایک اہم علمی فریضہ ادا کیا ہے ایسے جلیل القدر حاشیہ کے تعارف کے لیے ایسے ہی جلیل القدر عالم کی ضرورت تھی، مولانا محمد احمد مصباحی الجامعۃ الاشرفیہ کے استاذ المجمع الاسلامی کے رکن اوردارالعلوم فیض العلوم محمد آباد گوہنہ کے سابق پرنسپل ہیں، وہ محقق بھی ہیں، مصنف بھی ہیں، مدرس بھی ہیں، مقرر بھی ہیں اور قلم کار بھی ان کی کئی نگارشات منظر عام پر آچکی ہیں جس سے ان کے تبحر علمی، دینی وفقہی بصیرت اور دقت نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ فاضل موصوف سے راقم کا برسوں سے غائبانہ تعارف ہے لیکن اب یہ کیفیت ہوگئی ہے۔

اے غائب از نظر کہ شدی ہم نشین دل

راقم فاضل ممدوح کی عنایات ونوازشات پیہم کا تہ دل سے ممنون ہے اوران کے خلوص للّٰہیت، عاجزی وانکساری سے متاثر، یہ خوبیاں علما میں عنقا ہوتی جارہی ہیں۔ مولا تعالیٰ مولانائے محترم کے علمی فیوض وبرکات کو جاری وساری رکھے۔ آمین۔

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دام فضلہ، تقدیم، ''امام احمد رضا کی فقہی بصیرت''

علامہ محمد احمد مصباحی بھیروی حضرت حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) کے قابل فخر شاگرد اور برصغیر پاک وہند کی مایۂ ناز مادر علمی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ہندوستان کے شیخ الادب ہیں ۔آپ قدیم وجدید علوم کے ماہر کئی علمی تحقیقی کتب کے مصنف اور مترجم ہیں حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ کے متعدد رسائل وفتاویٰ کو ترجمہ تحقیق اور تحشیہ کے بعد عام اردو خواں حضرات کے لیے آسان بنا چکے ہیں اس وقت فن لغت مبسوط اور وقیع کتاب تحریر کر رہے ہیں۔

علامہ مصباحی امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کی علمی شخصیت اور آپ کی تحقیقات جلیلہ کو علم ودانش کی دنیا میں متعارف کرانے میں نمایاں کردار ادا کرنے والے ادارہ المجمع الاسلامی مبارک پور کے روح رواں ہیں۔

از: محمد صدیق ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پیش لفظ۔فتاویٰ رضویہ سوم جدید

علامہ محمد احمد مصباحی حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) کی نگاہ کیمیا کا انتخاب اور ان کی پاکیزہ دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔

بدرالقادری

ایک محمد احمد مصباحی اور دوسرے عبدالحکیم شرف قادری ان دونوں حضرات کے قلم میں میں نے یہ خاص بات نوٹ کی کہ خالص درسگاہی ہونے کے باوجود یہ حضرات ایک شگفتہ اور معیاری نثر لکھنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

اسیدالحق عاصم قادری

جام نور اکتوبر ۲۰۰۷ء ص ۴۵

سپاس نامے

(۱)

هوالقادر

بخدمت گرامی منزلت فاضل جلیل عالم نبیل استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا محمد احمد صاحب مصباحی شیخ الادب الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

دلیل صبح روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
افق سے آفتاب ابھرا گیا دور گراں خوابی

آج مورخہ ۱۸ رستمبر ۱۹۸۸ء کو مدینۃ الاولیا بدایوں شریف میں ہندوستان کا سب سے قدیمی مرکزی ادارہ مدرسہ عالیہ قادریہ مولوی محلہ جس کی تعلیمی خدمات صدیوں پر محیط ہیں جسے ایک طویل عرصہ سے جامع معقول ومنقول حضرت علامہ محمد شفیع صاحب مرتب از مرتبین فتاوی عالمگیری و بحر العلوم حضرت مولانا محمد علی صاحب جانشین قاضی مبارک وحضرت شاہ عین الحق وحضرت شاہ فضل رسول وتاج الفحول حضرت شاہ محب رسول وسرکار صاحب الاقتدار حضرت شاہ مطیع الرسول ومفتی اعظم شاہ عاشق الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسی شہرۂ آفاق ہستیوں اور آسمان علم وفضل کے درخشندہ ستاروں کی سرپرستی حاصل رہی ہے اور اس وقت جس کی زمام قیادت بقیۃ السلف عمدۃ الخلف شیخ طریقت حضرت مولانا الحاج حافظ عبد الحمید سالم القادری زیب سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ مجیدیہ کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔

نسیم صبح کے خوشگوار جھونکوں کی طرح ایک ایسی عظیم المرتبت شخصیت نے تشریف ارزانی فرمائی ہے جن کی ذات سراپا انجمن ہے۔ دارالتصنیف ہو یا دارالافتا، تحریر ہو یا ادبی بزم، درس گاہ یا دانش کدہ وہ ہر میدان کے شہسوار ہیں اور ہر محفل کی شمع، اگر ایک طرف ان کے شاگردوں کا سیل رواں ہے تو دوسری طرف ان کی تحریر وتصنیف سے ہند اور بیرون ہند کی فضا مشک بار ہے۔

آپ کی تشریف ارزانی ہم لوگوں کے لیے نہایت بابرکت اور باعث مسرت ہے۔ مدرسہ عالیہ کے ہم جملہ متعلمین حضرت کی کرم فرمائی کے ممنون ومشکور ہیں اور حضرت کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں ساتھ ہی اس بات کی بھی گزارش کرتے ہیں کہ حضور والا صفات اپنے چند پند آمیز کلمات سے ہم لوگوں کو نوازیں تاکہ وہ ہماری زندگی کے لیے مشعل راہ ثابت ہوں ساتھ ہی یہ تمنا ہے کہ حضور والا آئندہ بھی اسی طرح اپنی نوازشات سے مستفیض فرماتے رہیں گے۔

ہم نے کچھ اشک مسرت کے کیے ہیں حاضر
تو جو چاہے تو یہی اشک گہــر ہو جائیں

فقط

طلبہ مدرسہ عالیہ قادریہ مولوی محلہ بدایوں شریف (یوپی)
۵ رصفر المظفر ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۸ رستمبر ۱۹۸۸ء روز یکشنبہ

(۲)

اعتراف خدمات

بموقع عرس قاسمی برکاتی بتاریخ ۱۳ راکتوبر ۲۰۱۰ء
بجناب عالی عمدۃ المحققین مولانا محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی صدرالمدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پوراعظم گڑھ یوپی۔

عصر حاضر میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت میں وہ چند شخصیات جو بیک وقت علم و فضل ، بے نیازی، تفکر وتدبر اور مثبت و متواطن فکر و عمل کی حامل ہیں ان میں حضرت مولانا محمد احمد مصباحی صدرالمدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی شخصیت بہت ہی نمایاں اور منفرد ہے۔حضرت والا جہاں ایک متبحر عالم ، باکمال مدرس، صاحب طرز نثر نگار اور بلند پایہ محقق ہیں وہیں دین وسنیت کے بے لوث خادم اور اخلاص وایثار کے سچے آئینہ دار ہیں۔آپ کی علمی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے جس کا احاطہ دشوار ہے۔خدمات کا ایک طویل سلسلہ ہے جن میں کچھ تو ایسی ہیں جن سے اہل نظر بخوبی واقف ہیں مگر انہی کی تہہ میں بہت سی ایسی خدمات بھی ہیں جو عام نگاہوں سے پوشیدہ ہیں جب کہ وہ آپ کی مخلصانہ جدوجہد، جفاکشی اور عرق ریزی کا نتیجہ ہیں۔

صاحب رائے اپنی دنیا میں مگن ، وقت کے قدردان ، تحقیقی نظر اور تعمیری فکر کے حامل ، کم گو اور بسیار جو۔یہ تمام صفات آپ کی شخصیت میں مجتمع ہوکر آپ کو ہزاروں سے ممتاز اور نمایاں کردیتی ہیں۔ اہل سنت کی عظیم درس گاہ الجامعۃ

الاشرفیہ مبارک پور کی صدارت ونظامت کے گراں بار فرائض کے ساتھ تحریر وقلم اور علم وتحقیق کی دنیا سے خود کو جوڑے ہوئے ہیں، تدوین قرآن، امام احمد رضا اور تصوف، معین العروض والقوافی، تنقید معجزات کا علمی محاسبہ، تعارف جد الممتار، حدوث الفتن وجہاد اعیان السنن اور مواہب الجلیل لتجلیۃ مدارک التنزیل آپ کے قلمی وعلمی شاہ کار ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کے متعدد رسائل کی توضیح وتسہیل اور ان پر حواشی بھی آپ کا یادگار کام ہے۔ اہل سنت کے منفرد تصنیفی وتحقیقی ادارہ المجمع الاسلامی مبارک پور کی اپنے احباب کے ساتھ تاسیس اور اس کی سرپرستی، مجلس برکات کے ذریعہ تصنیف وتالیف اور تحقیق وحاشیہ نگاری کی قیادت ورہنمائی، تنظیم المدارس کا قیام اور اس کے تحت متوازن نصاب تعلیم کی تشکیل کلیدی کردار اور مجلس شرعی مبارک پور کی صدارت۔ یہ سب ایسے زریں کارنامے ہیں جن میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ گراں قدر ایوارڈ پیش کیا جانا چاہیے۔ ان تمام اوصاف کے ساتھ جو وصف حضرت مصباحی صاحب کو معاصرین میں ممتاز کرتا ہے وہ علمی گہرائی کے ساتھ اہل سنت وجماعت کی خاموش فکری تعمیر وقیادت ہے یہی وجہ ہے کہ اہل سنت وجماعت کے موجودہ اندرونی مسائل ونزاعات میں حضرت مصباحی صاحب کی رائے کی طرف سب کی نظر اٹھتی ہے اور ان کے مختصر جملے مطولات پر بھاری ہوتے ہیں اور مضطرب ذہنوں کو مطمئن کرنے کے لیے کافی ثابت ہوتے ہیں۔

اراکین آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ان کے ان عظیم الشان کارناموں کے اعتراف میں ان کے حضور ہدیہ سپاس پیش کرتے ہوئے فخر وخوشی محسوس کرتے ہیں اور مستقبل میں آں موصوف سے دین وملت کی بیش از بیش

خدمات کی توقع کرتے ہیں، خداے تعالیٰ انھیں اس کی توفیق بخشے۔

ایں دعا از ما واز جملہ جہاں آمین باد

اراکین آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ

بڑی سرکار مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ یوپی

بحکم حضرت صاحب سجادہ پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی

(۳)

بخدمت عالی خیر الاذکیا عمدۃ المحققین حضرت علامہ محمد احمد مصباحی حفظہ اللہ تعالیٰ

سابق صدر المدرسین وناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

بموقع تحریری وتقریری مسابقہ طلبا جامعہ صمدیہ پھپھوند شریف

۲۱ر ۲۲ر محرم الحرام ۱۴۳۷ھ مطابق ۴ر ۵ر نومبر ۲۰۱۵ء

برصغیر ہند و پاک کی جن شخصیتوں کو صحیح معنوں میں عبقری اور عہد ساز کہا جا سکتا ہے ان میں ایک نمایاں نام خیر الاذکیا، عمدۃ المحققین، عالم اجل حضرت علامہ محمد احمد مصباحی حفظہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ آپ جماعت اہل سنت کے قد آور عالم دین، بلند پایہ ناقد ومحقق، صاحب طرز ادیب اور بافیض استاذ ومربی ہیں، زہد وتقویٰ توکل واستغنا، تواضع وانکساری آپ کے نمایاں اوصاف ہیں آپ اپنی گونا گوں خصوصیات اور اوصاف وکمالات کی بنیاد پر اہل سنت کے سرخیل علما میں امتیازی حیثیت کے حامل ہیں۔ ۱۸ر ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ کو ضلع اعظم گڑھ موجودہ ضلع مئو

کے قصبہ بھیرہ ولید پور میں آپ کی ولادت ہوئی مدرسہ رحیمیہ بھیرہ، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد مئو میں ابتدائی تعلیم کے بعد ماہ شوال ۱۳۸۶ھ میں اہل سنت کی عظیم درس گاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخلہ ہوا۔جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں پوری توجہ اور لگن کے ساتھ اکتساب علم کیا اور حضور حافظ ملت کے علمی فیضان سے بہرہ مند ہوکر ۱۳۸۹ھ میں فراغت حاصل کی۔دارالعلوم فیضیہ نظامیہ باڑا ہاٹ بھاگل پور، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور، دارالعلوم ندائے حق جلال پور اور مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں اپنا علمی فیضان تقسیم فرمایا،۱۴۰۶ھ میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں آپ کا تقرر ہوا، اگست ۲۰۰۱ء تک بحیثیت استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں خدمات انجام دیتے رہے، ۲۰۰۱ء میں تعلیمی امور میں درک ومہارت، اعلیٰ فکر وتدبر، حد درجہ دیانت اور فرض شناسی کی بنیاد پر آپ کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا صدر المدرسین منتخب کیا گیا، ۲۰۰۱ء سے 2015ء تک آپ نے صدارت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیے، آپ کا عہد صدارت الجامعۃ الاشرفیہ کا عہد زرین کہلاتا ہے۔آپ نے اپنی فکر رسا اور اعلیٰ قائدانہ صلاحیتوں کے ذریعہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے تعلیمی معیار کو بام عروج تک پہنچایا، جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں اعلیٰ تعلیمی نظم ونسق آپ کی مخلصانہ کدوکاوش کا رہین منت ہے۔

خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی حفظہ اللہ تعالیٰ مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے صدر اعلیٰ، مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے نگراں اور المجمع الاسلامی مبارک پور کے بانی ورکن ہیں، آپ اپنے ان تمام عہدوں کے فرائض کو پوری دیانت کے ساتھ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، مجلس برکات جامعہ اشرفیہ

مبارک پور کے ذریعہ درسی کتب کے حواشی اور تعلیقات کے ساتھ از سرنو اشاعت کا عظیم کام آپ ہی کی سرپرستی میں انجام پارہا ہے۔

خیرالاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی حفظہ اللہ تعالیٰ تصنیف وتالیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں عربی اور اردو زبان میں یکساں عبور حاصل ہے،آپ کی تحریریں تحقیقی ہونے کے ساتھ ساتھ ادب کا بھی اعلیٰ شاہکار ہوتی ہیں،رواں دواں نثر لکھتے ہیں، آپ کے زرنگار قلم سے دس سے زائد کتابیں اردو اور عربی زبان میں معرض وجود میں آچکی ہیں،جن میں ،حدوث الفتن وجہاد اعیان السنن ،تدوین قرآن ، معین العروض،مواہب الجلیل لتجلیۃ مدارک التنزیل،امام احمد رضا اور تصوف ، امام احمد رضا کی فقہی بصیرت جد الممتار کے آئینے میں خاص طور سے اہمیت کی حامل ہیں، آپ نے ایک درجن سے زائد کتب کو اپنے حواشی ،تقدیم اور تصحیح کے ساتھ المجمع الاسلامی مبارک پور سے شائع کیا،آپ کی تصنیف حدوث الفتن وجہاد اعیان السنن عرب وعجم میں بہت مقبول ہوئی،مصر کے ایک عالم شیخ خالد ثابت مصری نے متاثر ہوکر اسے اپنے مطبع دار المقطم مصر سے شائع کیا،انھوں نے اس کتاب پر تاثر پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کے مصنف مولانا محمد احمد مصباحی کوئی اور کتاب نہ لکھتے تو صرف یہی ان کے لیے کافی ہوتی اور ان کے حق میں نبی کریم ﷺ کی یہ بشارت ثابت ہوتی کہ آخری زمانے میں میری امت کو شدید بلا پہنچے گی جس سے وہی شخص نجات پائے گا جس نے اللہ کا دین پہچان لیا، پھر اپنی زبان اور دل سے اس پر جہاد کیا،تو وہی ہے جس کے لیے سبقت کرنے والے انعام ثابت ہوں گے۔

آپ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا قادری نوری علیہ

الرحمہ سے بیعت وارادت رکھتے ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصانیف کی اشاعت اور تسہیل وتخریج سے حد درجہ شغف رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ نے فتاویٰ رضویہ کی جلد اول، سوم، چہارم اور نہم کی عربی وفارسی عبارتوں کا ترجمہ کیا، جد الممتار، مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید، اور مجیر معظم کو پہلی بار اپنے اشاعتی ادارہ المجمع الاسلامی مبارک پور سے شائع کیا، بخاری شریف پر اعلیٰ حضرت کی تعلیقات کو بھی مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے پہلی بار شائع کیا، فکر رضا کی ترسیل واشاعت کے حوالے سے ایک مکمل لائحہ عمل رکھتے ہیں۔

آپ علم وعمل کے ساتھ اپنے اخلاق وکردار کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ ہیں، کشادہ قلبی، اعلیٰ ظرفی، خندہ روئی، صبر وضبط اور سادگی وتکلفی آپ کی فطرت ہے، قحط الرجال کے اس دور میں آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک عظیم نعمت ہے جس کی جتنی قدر کی جائے کم ہے۔ہم بہت شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہماری دعوت پر طلبا کے مسابقے میں فیصل کی حیثیت سے شرکت کی اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے ساتھ اپنا قیمتی وقت دے کر ہمارے ادارے کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف یاب کیا، اللہ تعالیٰ آپ کے علم وفضل میں بے پناہ ترقی عطا فرمائے اور حاسدین کے حسد سے محفوظ فرمائے، آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

سید محمد انور چشتی

خادم جامعہ صمدیہ دار الخیر پھپھوند شریف آستانہ عالیہ صمدیہ مصباحیہ پھپھوند شریف

(۴)

سپاس نامہ حافظ ملت ایوارڈ

بخدمت گرامی صدر العلما، عمدۃ المحققین حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی
ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نہایت ہی مسرت کی بات ہے کہ ''تنظیم ابنائے اشرفیہ'' مبارک پور آج ۴۳ رویں عرس عزیزی کے مبارک موقع پر صدر العلما، عمدۃ المحققین حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ کی گوناگوں دینی وعلمی، تعمیری وتنظیمی، تربیتی واصلاحی اور تدریسی وتصنیفی خدمات کے اعتراف میں'' حافظ ملت ایوارڈ'' تفویض کررہی ہے۔

آپ کی ولادت ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ مطابق ۹ ستمبر کو سہ شنبہ کے دن بھیرہ ولید پور ضلع اعظم گڑھ (حال ضلع مئو) یوپی میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد جناب محمد صابر اشرفی مرحوم (متوفی ۱۴۱۱ھ ۱۹۹۰ء) اسلام وسنیت میں بڑے متصلب پابند صوم صلوۃ نہایت سادہ مزاج اور خدا ترس تھے۔

حضرت صدر العلما مد ظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ محترمہ تسلیمہ بنت عبد الرشید بن عبد الصمد (محلہ پورہ دیوان مبارک پور) سے گھر ہی میں حاصل کی، پھر درجہ سوم تک پرائمری تعلیم مدرسہ اسلامیہ رحیمیہ بھیرہ میں ہوئی، درجہ سوم

پڑھنے کے بعد ۸؍اپریل ۱۹۶۲ء مطابق ۴؍ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ کو مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ضلع مئو میں داخلہ لیا اور پانچ سال تک وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۰؍شوال ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۱۹۶۷ء دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور میں داخلہ لیا اور ۱۰؍شعبان ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۳؍اکتوبر ۱۹۶۹ء کو علما و مشائخ کے ہاتھوں دستارفضیلت سے سرفراز ہوئے۔

دستارفضیلت کے بعد تدریس کے لیے ایک جگہ آئی والد ماجد نے تدریس کے لیے اجازت دیدی مگر جب آپ کے استاذ گرامی حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو معلوم ہوا تو انھوں نے روک دیا اور فرمایا کہ ''میں انھیں اور قیمتی بنانا چاہتا ہوں'' پھر آپ نے تقریباً ایک سال دارالعلوم اشرفیہ ہی میں رہ کر مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کی، اس مختصر سی مدت میں حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے انھیں اتنا قیمتی بنادیا کہ اب ان کی درس گاہ فیض سے مستفیض ہونے والے بھی قیمتی ہوجاتے ہیں۔

تعلیم سے فراغت کے بعد دارالعلوم فیضیہ نظامیہ، باراہاٹ اشی پور ضلع بھاگل پور بہار، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور، دارالعلوم ندائے حق جلال پور، ضلع امبیڈکر نگر اور مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع مئو میں تدریسی خدمات انجام دیں، مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد میں ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۶ء تک ۹؍سال صدرالمدرسین کی حیثیت سے نہایت ذمہ داری کے ساتھ تعلیم و تربیت کا فریضہ انجام دیا۔ پھر ۹؍شوال ۱۴۰۶ھ جون ۱۹۸۶ء کو برصغیر کی سب سے عظیم اور بافیض درس گاہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں شیخ الادب والتفسیر کی حیثیت سے تقرر ہوا اور نائب صدرالمدرسین کے منصب پر رہتے ہوئے جامعہ کے نظام تعلیم و امتحان میں ایسی

شان دار اور نمایاں تحسین واصلاح فرمائی کہ دینی مدارس کی دنیا ﷺ آپ ایک عظیم ماہر تعلیم اور بے مثال ناظم امتحان کی حیثیت سے مشہور ہو گئے۔

جولائی ۲۰۰۰ء جون ۲۰۱۴ء تک ۱۴ ر سال آپ جامعہ اشرفیہ کے صدر المدرسین کے عہدے پر فائز رہے اور اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ شب و روز کی محنت و جانفشانی سے جامعہ کا تعلیمی اور امتحانی نظام اوج ثریا تک پہنچا دیا۔ آپ کی صدارت کے زمانے میں جامعہ میں تخصص فی الحدیث، تخصص فی الادب اور تقابل ادیان جیسے عظیم تعلیمی و تحقیقی شعبوں کا اضافہ ہوا، اور مجلس برکات جیسا تحقیقی و تصنیفی اور اشاعتی شعبہ قائم ہوا جس سے نئی درسی کتابوں کی تالیف کے ساتھ بہت سی قدیم درسی کتابوں کی تعلیقات، حواشی اور شرحیں بھی لکھی گئیں، اور اس کے زیر اہتمام اب تک سو سے زائد درسی کتابیں چھپ کر اہل علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ یہ سارا کام آپ کی بافیض رہنمائی، نگرانی، اور اصلاح و نظر ثانی کی برکت سے ہی پایہ تکمیل تک پہنچا۔

آپ کے دور صدارت ہی میں مجلس شرعی جیسے بے مثال علمی فقہی اور تحقیقی شعبے کی نشاۃ ثانیہ بھی ہوئی جس کے زیر اہتمام اب تک ۲۴ ر فقہی سمینار ہو چکے ہیں جن میں اسی سے زائد جدید، پیچیدہ اور مشکل فقہی مسائل کے فیصلے ہو چکے ہیں۔

۲۰۱۴ء میں عہدۂ صدارت سے سبک دوشی کے بعد جامعہ کے ذمہ داروں نے ناظم تعلیمات کا اہم منصب آپ کو تفویض فرمایا جس کے بجا طور پر آپ حق دار تھے۔

آپ کے عہد صدارت ہی میں ۲۰۰۸ء میں تنظیم المدارس کا قیام عمل میں آیا جس کا اہم مقصد دینی مدارس کو باہم مربوط کرنا اور یکساں نصاب تعلیم سے جوڑ

نا ہے ،اسی کے زیر اہتمام ایک نصاب ساز کمیٹی کی تشکیل ہوئی جس نے کامل غور وخوض کے بعد مدارس کے قدیم نصاب میں ضروری اور مفید اصلاح وترمیم کی ، اس کی سرخیل اور روح رواں حضرت علامہ محمد احمد مصباحی مدظلہ ہی تھے۔

جامعہ اشرفیہ میں تقرر سے پہلے ہی آپ نے اپنے مخلص رفقا کے ساتھ مل کر المجمع الاسلامی جیسے تحقیقی ، تصنیفی اور اشاعتی ادارے کی بنیاد رکھی جس سے اب تک درجنوں دینی واسلامی کتابیں شائع ہو چکی ہیں یہ ادارہ تحقیق وتصنیف کا مزاج رکھنے والے نوجوان علما کے لیے علم وتحقیق اور تصنیف وتالیف کے سفر میں سنگ میل ثابت ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصنیف وتحقیق کی بے مثال صلاحیت عطا فرمائی ہے اب تک آپ کے قلم سے کثیر علمی وتحقیقی مقالات کے ساتھ عربی اور اردو میں درجنوں کتابیں معرض تحریر میں آچکی ہیں ،جن میں تدوین قرآن ،امام احمد رضا اور تصوف ،تنقید معجزات کا علمی محاسبہ ،امام احمد رضا کی فقہی بصیرت اور حدوث الفتن وجہاد اعیان السنن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔حدوث الفتن کو علمی دنیا میں بہت مقبولیت حاصل ہوئی یہ عربی کتاب رضا اکیڈمی ممبئی ،مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ساتھ ہی دار المقطم قاہرہ مصر اور دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سے بھی چھپ چکی ہے۔

آپ کے اوصاف حمیدہ میں خلوص وایثار ،امانت ودیانت ،تقویٰ وپرہیز گاری ،احساس ذمہ داری ،خود اعتمادی وخودداری ،نماز باجماعت کی پابندی ،اوراد ووظائف اور سنن ونوافل پر استقامت ،کاموں میں سرعت ،تحریر میں فصاحت ، زبان وبیان میں بلاغت ،تقریر میں اختصار وجامعیت ،علوم فنون میں مہارت ،

مسائل میں باریک بینی ونکتہ سنجی، معانی میں گہرائی وگیرائی، ظاہر وباطن میں یکسانیت، دین داروں سے محبت ، بے دینوں سے نفرت، حق گوئی وبے باکی، رعب ودبدبہ، عالمانہ وقار اورزاہدانہ اوصاف بہت نمایاں ہیں۔ لایعنی مصروفیتوں سے اجتناب اور حفظ اوقات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ علم دین کی تعلیم خالصاً لوجہ اللہ دیتے ہیں اور طلبہ میں دینی، علمی، عملی اور انسانی وقلمی صلاحتیں پیدا کرنے میں ممکنہ تدابیر عمل میں لاتے ہیں۔

رب کریم سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوبان بارگاہ کے صدقے آپ کو عمر خضر عطا فرمائے آپ کا علمی وعملی فیضان اسی طرح جاری وساری رکھے اور آپ کو مزید خدمات جلیلہ مقبولہ کی توفیق عطا فرمائے، آمین

عبدالحفیظ عفی عنہ

صدر تنظیم ابنائے اشرفیہ وسربراہ اعلیٰ
جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

یکم جمادی الآخرہ ۱۴۳۹ھ
۱۸ر فروری ۲۰۱۸ء شب دوشنبہ

اوصاف حمیدہ

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے اوصاف حمیدہ اور خصائص جمیلہ کا دھنی بنایا ہے۔ خلوص وایثار، جودوکرم، امانت ودیانت، تقویٰ وپرہیز گاری، احساس ذمہ داری، خوداعتمادی وخود داری، عہدو پیمان میں پختگی، حفظ اوقات، جماعت کی پابندی، اوراد ووظائف اور سنن ونوافل پر استقامت، کاموں میں سرعت، تحریر میں فصاحت، زبان وبیان میں بلاغت، تقریر میں اختصار وجامعیت، علوم وفنون میں مہارت، مسائل میں باریک بینی ونکتہ سنجی، معانی میں گہرائی وگیرائی،

ظاہر و باطن میں یکسانیت، دین داروں سے محبت، بے دینوں سے نفرت، بدمذہبوں سے اجتناب، بزرگوں کا احترام، اکابر کا ادب، اصاغر پر شفقت، مقدمات کے فیصلے میں دور بینی، ہمت و شجاعت، حق گوئی و بے باکی، رعب و دبدبہ، عالمانہ وقار، نظم و نسق میں کمال، افہام و تفہیم کا ملکہ، بے لوث خدمات کا جذبہ اور اعمال و کردار کے اعلیٰ نمونے جو یہاں دیکھے، کم دیکھنے میں آئے۔

(مولانا عبد الغفار اعظمی مصباحی، فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد ص ۱۴۳)

علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ

ولادت ونسب: علامہ رضوی علیہ الرحمہ ۱۵ ر فروری ۱۹۵۶ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام ماسٹر محمد یونس برکاتی ہے جن کا وصال ۱۰ ر فروری ۲۰۰۴ء شب سہ شنبہ میں ہوا ماسٹر محمد یونس برکاتی مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے یہاں تک کہ جامع مسجد قدم رسول اور جامع مسجد نوری میں کافی دنوں تک پنج وقتہ امامت کے علاوہ کبھی کبھی نماز جمعہ کی امامت بھی کرتے رہے اور اخیر عمر میں بھی آپ کی نماز قضا نہ ہوئی۔

تعلیم وتربیت: والد مرحوم نے اپنے اکلوتے بیٹے کے ہوش سنبھالتے ہی تعمیر سیرت اور تعلیم علوم نبوت پر پوری توجہ دی اور گاؤں کے مکتب، مدرسہ رحیمیہ میں داخل فرمایا جہاں آپ نے پرائمری اور ابتدائی فارسی کی تعلیم حاصل کی اس کے بعد اعلیٰ دینی علوم کی طرف متوجہ ہوئے اور درس نظامیہ کی تکمیل کے لیے باغ فردوس دار العلوم اشرفیہ مبارکپور جا کر اپنے وقت کے ممتاز علمائے کرام سے اکتساب فیض کیا جن میں سے حضور حافظ ملّت علامہ شاہ عبد العزیز محدث

مرادآبادی بانی جامعہ اشرفیہ مبارکپور، حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی، قاضی شریعت علامہ محمد شفیع مبارکپوری علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء) بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیہم الرحمہ، علامہ شمس الحق گجہڑوی، علامہ اسرار احمد لہراوی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ صدرالعلماء حضور خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی صدرالمدرسین جامعہ اشرفیہ دامت برکاتہم القدسیہ سے گھر پر اور مبارک پور میں ان کی طالب علمی کے دوران کچھ کتابیں پڑھیں۔ آپ نے اپنی ذہانت وفطانت، محنت ولگن کی وجہ سے ۱۰ر شعبان ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۳ء میں سند فراغت حاصل کی۔

بیعت: علامہ رضوی علیہ الرحمہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان بریلی شریف (۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء م ۱۴ر محرم ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

رشتۂ ازدواج: جناب محمد ہاشم ساکن ڈھولنا مئو کی صاحبزادی قمر النساء سے عقد مسنون ہوا جن کے بطن سے پانچ صاحبزادیاں مسمات نبیلہ اصغری، جمیلہ خاتون، شکیلہ خاتون، آمنہ خاتون، شبینہ خاتون اور چار صاحبزادے محترم شاہد رضا یزدانی، حامد رضا ناصر، مولانا شاداب رضا امجدی، مولانا احمد رضا دانش مصباحی پیدا ہوئے۔

رفقائے درس: آپ کے ہم درس علمائے کرام میں چند حضرات کے نام یہ ہیں۔

☆ حضرت مولانا خلیق احمد گھوسوی علیہ الرحمہ سابق صدرالمدرسین جامعہ

غوثیہ بجر ڈیہہ بنارس☆ حضرت مولانا نعیم اختر مصباحی ☆ حضرت مولانا غلام سرور ممبئی ☆ حضرت مولانا عبدالقدوس گیاوی ☆ حضرت مولانا طفیل احمد بہرائچی ☆ حضرت مولانا غلام حسین شافعی دامت برکاتہم۔

تلامذہ: یوں تو آپ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے تاہم چند مشاہیر کے اسمایہ ہیں۔

☆ حضرت علامہ مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ گھوسی ☆ حضرت علامہ مولانا قاضی شہید عالم جامعہ نوریہ بریلی شریف ☆ حضرت علامہ مولانا اختر حسین فیضی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ☆ حضرت علامہ مولانا سید محمد فاروق صاحب جامعہ حنفیہ غوثیہ بجر ڈیہہ بنارس ☆ حضرت علامہ مولانا مفتی احمد القادری مصباحی حال مقیم امریکہ☆ حضرت علامہ مولانا اعجاز انجم لطیفی منظر اسلام بریلی شریف ☆ حضرت مولانا جمال اشرف مصباحی جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج ☆ حضرت مولانا محمد رونق احسان بانی مدرسہ گلشن ابراہیم، پٹنہ ☆ حضرت مولانا ابرار احمد کٹیہار☆ حضرت مولانا مفتی اشتیاق احمد خان مصباحی دارالعلوم جماعتیہ طاہر العلوم، جویل گیٹ چھترپور ایم۔پی۔ ☆ مولانا محمد ایوب مصباحی رضوی دیوگھر☆ مولانا عبدالتواب مصباحی، دیوگھر☆ مولانا محمد یوسف مصباحی، دیوگھر☆ مولانا رضاء الحق مصباحی سابق پرنسپل جامع اشرف کچھوچھہ شریف☆ مولانا محمد اسرائیل رضوی، مدرسہ مخدومیہ، دیوگھر☆ مولانا شہید الرحمن رضوی دارالعلوم قادریہ نوریہ، دمکا☆ مولانا مفتی محمد سلیم الدین رضوی مصباحی دمکا☆ مولانا محمد مسیح اللہ فیضی مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گہنہ☆ راقم الحروف محمد ابوالوفا رضوی بھیروی دارالعلوم حق الاسلام لال گنج ضلع بستی۔

تصنیفات: گوناگوں مشغولیات کے باوجود تصنیف وتالیف کی طرف آپ نے توجہ دی دیکھتے ہی دیکھتے کئی تصنیفات، بے شمار مضامین ومقالات سامنے آئے جو آپ کی قلمی صلاحیتوں کی روشن دلیل ہیں۔ علم فرائض میں نہایت اہم اور جامع کتاب سراجی کا حاشیہ عربی زبان میں آپ نے تحریر فرمایا اور اردو زبان میں ایک مستقل عام فہم رسالہ قواعد میراث بھی لکھا جسے مجلس برکات مبارکپور نے شائع کیا۔ بہار جاوداں اور ضوفشاں حاشیہ اردو گلستاں وبوستاں بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

ان کے علاوہ ان کی قلمی یادگاریں کتب ومقالات کی شکل میں حسب ذیل ہیں جو میرے علم میں ہیں۔

(۱) ترجمہ وتشریح حقیقت محمدیہ فارسی (۲) عربی حاشیہ مؤطا امام محمد کا اردو ترجمہ (۳) مکالماتی مضمون بر کتاب ''سیدنا عبدالوہاب جیلانی کا مدفن بغداد یا ناگور''۔

آپ نے امین شریعت ٹرسٹ فقہی کونسل دہلی کے ساتویں سیمینار کے لیے بھی وقیع مقالے قلمبند فرمائے اور مجلس شرعی کے فقہی سیمناروں میں دوسرے سے بارہویں سیمینار تک تقریباً ۴۰ رمضامین ومقالات تحریر کیے جو موجودہ زمانے کی نئی نئی ایجادات کے سبب درپیش تھے چند عنوانات نذر قارئین ہیں جن سے آپ کا تبحر علمی، فقہی جزئیات کا استحضار، تدبر اور وسعت نظر نکھر کر سامنے آتا ہے۔

(۱) فلیٹوں کی حیثیت زکوٰۃ کے نقطۂ نظر سے	۲رصفحہ	۱۴۲۹ھ
(۲) برقی کتابوں کی خرید وفروخت	۴رصفحہ	۱۴۳۱ھ
(۳) انٹرنیٹ کے شرعی حدود	۶رصفحہ	۱۴۳۱ھ
(۴) مسئلہ کفاءت عصر حاضر کے تناظر میں	۱۱رصفحہ	۱۴۳۲ھ

(۵) بینک کی ملازمت شریعت کی روشنی میں ۴رصفحہ ۱۴۳۳ھ
(۶) ڈی این اے ٹسٹ اور اس کی تبدیلیاں ۹رصفحہ ۱۴۳۳ھ

آخری تحریر: مجلس شرعی کا اکیسواں فقہی سیمینار جس کے لیے ۱۹ر۲۰ر۲۱ ردسمبر ۲۰۱۳ء کی تاریخ مقرر تھی حضرت رضوی علیہ الرحمہ کو بھی شریک ہونے کا دعوت نامہ ملا جس میں پانچ اہم موضوعات پر مقالہ لکھنے کی اپیل کی گئی مقالے کے عنوانات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بلڈ بینک میں خون جمع کرنے کا حکم (۲) جدید ایجادات میں قرآن کریم بھرنے اور اسے چھونے وغیرہ کے احکام (۳) ہلال رمضان کے لیے فون سے ثقہ کی خبر معتبر ہے یا نہیں (۴) رشوت سے آلودہ ماحول میں حقوق العباد کی حفاظت (۵) فارن کرنسی کے اکاؤنٹ میں جمع سرمایے کی زکوٰۃ کیسے ادا کی جائے۔

آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی مجلس شرعی کے اس فقہی سیمینار میں شرکت کے لیے کمر بستہ تھے، دعوت نامہ ملا عنوانات پر نظر ڈالی اور بھرپوری محنت کے ساتھ مواد اور جزئیات کی تلاش وتتبع کے بعد ہر عنوان کے تحت اپنی بھرپور فقہی بصیرت اور علمی لیاقت کا استعمال فرمایا چنانچہ سوال نامہ میں درج ''بلڈ بینک میں خون جمع کرنے کا حکم'' کے تعلق سے آپ اپنی تحقیقات پیش فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ہماری رائے میں مسلمانوں کے لیے جائز ہے کہ بلڈ بینک قائم کریں اور جب بلڈ بینک قائم کرنا جائز ٹھہرا تو اس میں خون جمع کرنا بھی جائز ہوگا البتہ قیام بینک کا جواز یوں ہی اس میں خون جمع کرنے کا جواز اپنی انہیں شرطوں سے مشروط ہوگا جن کا ذکر اوپر ہو چکا''

سوال نامہ کے سوال نمبر ۲: نئی ایجادات کے آلات میں قرآن کریم بھرنے اور اسے چھونے وغیرہ کے احکام کے تحت موبائل کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور اسکے پارٹ پرزوں کا تحقیقی جائزہ لیتے ہوئے اس میں لوڈ قرآنی آیات کو بے وضو چھونے کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''اس دوسری قسم کی میموری (خارجی میموری) میں اگر قرآن لوڈ ہے تو اس کے لیے موبائل ڈبہ ایسے صندوق کے مانند ہوگا جس میں قرآن رکھا ہوا ہو کہ جس طرح اس صندوق کو بے وضو بلا حائل چھو سکتے ہیں اس موبائل کو بھی بلا حائل چھو سکتے ہیں''

معلم قرطاس وقلم: علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ معلم قرطاس وقلم بھی تھے طلبہ کے اندر مضمون نویسی کا جوہر پیدا کر دینے کا ہنر بھی رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ بہت سے طلبہ نے آپ کی ہدایت واصلاح پر عمل کیا اور کامیاب قلمکار بن گئے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ ''صدر الشریعہ حیات وخدمات'' کے موضوع پر آپ نے مجھے عربی میں مضمون لکھنے کا حکم دیا لیکن جس نے اردو میں کبھی کچھ نہ لکھا ہو اسے عربی میں کچھ لکھنے کا تصور کب ہو سکتا ہے لیکن آپ نے ہمت افزائی فرمائی میں روز کا روز ایک صفحہ لکھ کر حاضر خدمت کرتا اور آپ قلم برداشتہ اغلاط کی اصلاح فرماتے اور نئی نئی تعبیرات ولغات سے مزین فرماتے اس طرح میرا وہ عربی مضمون قابل دید ہو سکا جو صحیح معنوں میں حضرت ہی کا مرہون منت ہے اور پھر خود ہی حفظ کرا کر کئی مرتبہ سماعت بھی فرمایا یوں ہی چند اور طلبہ کو نعت ومقالہ کی تیاریاں کرائیں اور اپنی معیت میں جامعہ غوثیہ بجرڈیہہ بنارس ایک پروگرام

میں لے گئے اور پھر سب کو شریک مقابلہ دیکھ کر دلی فرحت و مسرت کا اظہار فرمایا اس واقعہ سے علامہ رضوی علیہ الرحمہ کی اپنے تلامذہ میں قلمی دوستی اور مضمون نویسی کی سچی مثال واضح ہوتی ہے غرض جو طالب علم آپ سے قریب ہوا اس نے ہاتھ میں قلم تھام لیا اور اپنے وقت کا اچھا قلمکار بن گیا۔

علامہ رضوی علیہ الرحمہ کثیر اوصاف و کمالات کے جامع تھے آپ بیک وقت جید عالم دین، صاحب طرز ادیب، معلم درسیات، ہر دلعزیز مدرس اور ایک باکمال سخنور تھے علم میراث میں تخصص کا درجہ رکھتے تھے مدرسہ عربیہ فیض العلوم میں منتہی طلبہ خاص طور پر سراجی پڑھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے علم میراث میں کمال دسترس کی وجہ سے آپ جامعہ اشرفیہ مبارکپور میں سراجی کا امتحان لینے کے لیے ہر سال ممتحن کی حیثیت سے مدعو کیے جاتے تھے۔

تدریس: تکمیل علوم کے بعد ۱۹۷۴ء میں بحکم حضور حافظ ملّت مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم ادری مئو میں بحیثیت صدرالمدرسین تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا پھر کچھ عرصہ مدرسہ سراج العلوم دیوریا میں تدریسی ذمہ داریوں کے علاوہ امامت وخطابت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے دارالعلوم غوثیہ نظامیہ ذاکر نگر جمشید پور بہار میں بھی آپ نے ۱۹۷۶ء میں مسند تدریس کو زینت بخشی پھر ۱۱/فروری ۱۹۷۸ء میں جامع معقول و منقول علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ مئو تشریف لے گئے جہاں آپ تادم حیات علم وفضل کے گوہر لٹاتے رہے آپ کا شمار اپنے دور کے مایہ ناز مدرسین میں ہوتا تھا۔

انداز تدریس: استاذ محترم علامہ رضوی علیہ الرحمہ درسی کتب پر بے پناہ عبور رکھتے تھے ہر فن کو انتہائی دل جمعی سے پڑھاتے تھے عربی ادب اور علم ریاضی

وغیرہ میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا آپ جب کتاب کے کسی مقام کی تقریر کرتے تو ایسا لگتا کہ نفس مضمون آپ کی تشریح وتوضیح کے تابع ہے آپ کی تدریس کا خاص پہلو یہ تھا کہ جس فن کو بھی پڑھاتے طلبہ میں اس کی استعداد پیدا کردیتے میں نے استاذ محترم سے صرف میں علم الصیغہ ،عربی ادب میں الادب الجمیل، فارسی نثر و نظم میں گلستاں، بوستاں ،فرائض میں سراجی اور نحو میں شرح جامی کا درس لیا ہے یوں تو کسی بھی فن کے پڑھانے کا انداز نہایت دلنشیں ہوتا لیکن عربی ادب میں آپ کا طریقہ کار یہ تھا کہ الفاظ کی نحوی صرفی تحقیق کے ساتھ جملوں کا ایک دوسرے سے ربط و تعلق ظاہر کرتے ،واحد جمع کی تفصیل بتاتے پھر ترجمہ اور تشریح کرتے کبھی کبھی الفاظ کے معانی اور جملوں کی ترتیب بتا کر ترجمہ طلبہ ہی سے کرواتے الفاظ کے واحد اور جمع طلبہ کے ذہن نشین کروانے کے لیے اوزان بتا کر کسی ایک کی جمع بیان فرمادیتے پھر مترادفات کے بارے میں آپ طلبہ سے پوچھتے کہ نار کی جمع نیران تو دار کی جمع کیا ہوگی یوں ہی فار، جار، ہم وزن الفاظ کے بارے میں پوچھتے نحو وصرف کی کتابوں میں بھی تقریر مختصر ہوتی پہلے طلبہ سے عبارت پڑھوا کر اغلاط کی نشاندہی فرماتے پھر عبارت کی پوری تقریر پہلے بیان کردیتے ترجمہ بعد میں بتاتے تھے وضاحت کے لیے کبھی کبھی دوبارہ ارشاد بھی فرماتے فن میراث میں احکام وفرائض کو زبانی یاد کرواتے اور مشق پر زیادہ توجہ دیتے کتابوں میں دیے گئے سوالوں کو حل کرا لینے کے بعد اپنی طرف سے نئے مسئلے کا حل لکھوا دیتے کسی بھی فن کی کتاب ہوتی دوسرے فنون کے مسائل کا اجرا بھی کہیں کہیں کرواتے رہتے۔

بحیثیت مقرر: دین کی ترویج واشاعت میں تقریر وخطابت کا بھی اہم

رول ہے جس سے انکار کی گنجائش نہیں فراغت کے بعد علامہ رضوی علیہ الرحمہ نے منصبِ خطابت کو بھی زینت بخشی اور اطراف وجوانب کے جلسوں میں بطور خطیب شریک رہے ان کی تقریر آیات قرآنیہ اور احادیث طیبہ سے مدلل اور مرتب جملوں پر مشتمل ہوا کرتی تھی انقلابی اور معانی خیز اشعار بھی دوران خطاب پڑھتے آپ کا خطاب مختصر مگر جامع نفع بخش اور قلوب واذہان کی تسکین کا باعث ہوتا تھا متانت وسنجیدگی کے باوجود بلند آواز ہونے کے سبب شعلہ بیانی کا رنگ جھلکتا پر مغز اور بصیرت افروز خطاب سننے کے بعد سامعین کو ایسا احساس ہوتا کہ وہ محفل سے خالی ہاتھ نہیں لوٹے ہیں مدرسہ سراج العلوم دیوریا کے زمانۂ تدریس میں بھی آپ امامت کے ساتھ خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے اپنے وطن کی جامع مسجد قدم رسول کے بھی ایک زمانہ تک خطیب رہے اور میلاد پاک کی محفلوں میں بھی لوگوں کی دعوت پر بحیثیت خطیب شریک ہوتے لیکن تصانیف اور مقالہ نویسی کی مصروفیات کے بعد آپ نے خطابت کو یکسر ترک فرما دیا تھا البتہ جلسوں کی صدارت وقیادت اخیر عمر تک فرماتے رہے خصوصاً انجمن حبیبیہ اہلسنّت بھیرہ کا سالانہ جشن رحمت عالم آپ ہی کی صدارت میں ہوا کرتا اور پروگرام کے اخیر حصہ تک بہ نفس نفیس موجود رہتے۔

یادگار تقریر: حضرت علامہ ڈاکٹر شکیل احمد مصباحی گھوسوی صدر المدرسین مدینۃ العربیہ دوست پور سلطانپور بیان کرتے ہیں کہ مدرسہ بدر العلوم گھوسی کے سالانہ اجلاس میں بحیثیت خطیب علامہ قمر الدین اشرفی علیہ الرحمہ سابق صدر المدرسین جامعہ شمس العلوم گھوسی موجود تھے اور علامہ رضوی علیہ الرحمہ بھی شریک اجلاس تھے مجھے نظامت کی ذمہ داری سونپی گئی تھی حضرت علامہ اشرفی نے

پروگرام کی فہرست میرے ہاتھ سے لے لی اور علامہ رضوی علیہ الرحمہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کا نام بھی لکھ لو بہت اچھا بولتے ہیں اور پھر یہ دیکھا گیا کہ تقریر ختم کرنے کے بعد اہل محفل نے آپ کو کافی سراہا اور آپ کے خطاب سے بہت لطف اندوز ہوئے اس موقع پر علامہ بدر القادری مصباحی مدظلہ العالی بھی موجود تھے۔

مذہبی خدمات: ایک زمانہ سے انجمن امجدیہ اہلسنّت بھیرہ کے آپ نائب صدر رہ کر نوجوانان اہلسنّت کے مفاد اور ان کے روشن مستقبل کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے انجمن امجدیہ جس کے تحت بہت سے شعبے آتے ہیں جیسے کہ مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم ، مدرسۃ البنات العزیزیہ خیر العلوم ، رضا دارالقراءت ،رضا مسجد، نوری مسجد، قادری مسجد، جامع مسجد قدم رسول، برکاتی مسجد ہر شعبہ کے انتظامی امور میں آپ کمربستہ رہتے تھے والد محترم جناب عبد الرضا قادری مرحوم سابق ناظم اعلیٰ مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ (متوفی ۲۹ رصفر ۱۴۳۰ھ ۲۵ رفروری ۲۰۰۸ء) کے انتقال کے بعد جب ان کا متبادل کوئی نہ مل سکا اور انتظامی امور میں دشواریاں آنے لگیں تو اراکین کے اصرار پر نظامت کا یہ بارگراں بھی آپ ہی کو اٹھانا پڑا اور عمر کے اخیر حصہ تک نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ آپ نے یہ ذمہ داری بھی نبھائی۔

اخلاق وعادات: حضرت علامہ رضوی علیہ الرحمہ بڑے ہی عالی ظرف بلند حوصلہ اور مہمان نواز تھے رواداری اور مراسم کا بہت پاس ولحاظ تھا حفظ اوقات کے بھی سچے امین تھے عالم دین ہونے کے باوجود مدرسہ یا اپنے گھر کا وہ کون سا کام تھا جسے آپ نہ جانتے رہے ہوں جاننے کے ساتھ چھوٹا بڑا ہر کام کرنے میں خود

سبقت فرماتے پاور لوم کی خرابی کو دور کر لینا مکانات کا نقشہ بنانا، زمین کی پیمائش، مجوزہ عمارت کی لاگت کا تخمینہ لگانا غرضیکہ دینی مذہبی، سیاسی سماجی، گتھیوں کو چٹکیوں میں حل کر دینے کا ہنر رکھتے تھے، اصاغر نوازی اور اعزہ اقرباء کے ساتھ حسن سلوک میں بھی مثالی کردار کے حامل تھے حالات پہ گہری نظر اور دور اندیشی تو جیسے آپ کی سرشت میں تھی آپ صائب الرائے خلیق وملنسار تھے حساب وکتاب اور لین دین کے معاملات آپ کے نہایت ہی صاف اور دیانت دارانہ تھے حضرت مولانا عبد الغفار صاحب اعظمی مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم خیر آباد آپ کے بے تکلف احباب میں سے ہیں آپ کے حسن اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

''حسن اخلاق کا عالم یہ تھا کہ تقریباً ۳۰ رسال سے ہمارا ان کا ساتھ رہا مگر اس دوران کبھی بھی ہمارے درمیان تلخی یا ناچاقی کی صورت نہیں پیدا ہوئی اپنے شاگردوں سے بھی دوستانہ انداز میں ملاقات کرتے ان کی قدر کرتے پہلو میں بٹھاتے اور ان کی ضیافت کرتے نہ خفا ہوتے نہ کبیدگی کا اظہار کرتے''۔

کسی کی تکلیف سن کر پریشان ہو جاتے مدافعت کی ہر ممکن کوشش کرتے بیماروں کی تیمارداری کرتے ان کی عیادت کو جاتے والدین اور گھر کے بھی ہر فرد کی خدمت وتکریم کرتے اور حسب مراتب نصیحت وتربیت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ فرماتے علامہ رضوی علیہ الرحمہ نے اپنے والد مرحوم ماسٹر محمد یونس کی آخری عمر تک قابل ستائش خدمات انجام دیں جس کے نتیجے میں آپ نے والد محترم کی بے پناہ شفقتیں برکتیں اور دعائیں پائیں آپ کے والد کو اپنے بیٹے کی اطاعت شعاری پر بڑا ناز تھا جس کا انہوں نے برملا اظہار بھی کیا۔

حضرت مفتی احمد القادری صاحب قبلہ علامہ رضوی علیہ الرحمہ کی اطاعت

والدین کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''جیسا کہ مرحوم ماسٹر محمد یونس برکاتی نے ایک بار مجھ سے خود فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضا الرب فی رضا الوالدین کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے صدر العلما حضور خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ کو آپ کی ذات پر بڑا اعتماد حاصل تھا اکثر و بیشتر سفر و حضر میں ساتھ ساتھ ہوتے اور دینی، مذہبی، سماجی مسائل کے حل میں باہم معین و مشیر ہوتے''

زیارت حرمین طیبین: جامع معقول و منقول حضرت علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ نے حج و زیارت کی سعادت بھی حاصل کی ۱۹۹۸ء میں پہلی بار آپ حج بیت اللہ کے لیے عازم سفر ہوئے آپ کے تلمیذ ارشد حضرت مفتی احمد القادری مصباحی بھی مع اہلیہ آپ کے ہمراہ تھے بھیرہ سے محمد آباد تک عوام اہلسنّت ساتھ ساتھ رہی اور نعت خواں انجمن کے اراکین زمزمہ خوانی کرتے ہوئے جلوس کے پیچھے پیچھے چلتے رہے حجاج کرام کا یہ قافلہ محمد آباد پہنچا احباب نے الوداع کہا اور آخری بار سلام و مصافحہ و معانقہ کر کے سب لوگ گھر واپس آ گئے۔

علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ کے ہمراہیان سرجو جمنا اکسپریس میں سوار ہو کر دہلی پہنچے اور علی الصباح پانچ بجے کی پرواز سے حرمین طیبین زاد اللہ شرفہما پہونچ کر فریضۂ حج ادا فرمایا دوسری بار ۲/دسمبر ۲۰۰۶ء میں علامہ رضوی علیہ الرحمہ اہلیہ محترمہ اور والدہ عائشہ خاتون مرحومہ کے ہمراہ دیرینہ روایات کے ساتھ مکہ معظمہ پہنچ کر خود بھی ارکان ادا فرمائے اور جگہ جگہ پر ماں اور اہلیہ کی رہنمائی بھی کرتے رہے، ارکان حج ادا کرنے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ماں کی دعاؤں کے طفیل اس سرکار سے بے پناہ فیوض

وبرکات اورانوار وتجلیات کی سوغات لے کر وطن واپس آ گئے۔

وصال پر ملال: ۴؍محرم الحرام ۱۴۳۵ھ مطابق ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء سنیچر کے دن نماز فجر سے پہلے تقریباً ۴؍بجکر ۲۵؍منٹ پر علم وفضل کا یہ آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔

استاذ محترم علامہ رضوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے محترم حامد رضا ناصر نے وصال کی تفصیل بتاتے ہوئے مجھ سے کہا کہ کل گزشتہ جمعہ کے روز تک والد محترم بالکل صحیح سلامت تھے کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں تھی اور مجلس شرعی کے فقہی سیمینار کے لیے مقالے کی تیاری میں ہمہ تن مصروف تھے معمول کے مطابق جمعہ کو علی الصباح بیدار ہوکر نماز فجر پڑھی گھریلو کاموں میں جو کام ان کی نظر میں ناقص اور ادھورا تھا یا کسی طرح کی خرابی تھی اسے خود ہی اپنے ہاتھوں سے مکمل اور درست کیا جیسے کہ مطبخ سے دھواں برابر نہیں نکل رہا تھا اس کے نکلنے کا راستہ صاف کیا پانی ٹنکی کی ٹوٹیوں میں جو خرابیاں تھیں انہیں درست کیا والد محترم اور دنوں کی بہ نسبت اس دن زیادہ ہی کاموں میں لگے رہے گیارہ بارہ بجے تک گھریلو مصروفیات میں رہے بعدۂ نہا دھو کر جمعہ کی نماز ادا کی اور نماز کے بعد کھانا کھا کر لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوگئے عصر ومغرب کی نمازیں بھی معمول کے مطابق ادا کیں مغرب کے بعد کچھ کچھ ہلکی تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ دوا لاؤ مگر چونکہ آپ کی دوا مدرسہ فیض العلوم میں ہی چھوٹ گئی تھی میں دوا لے کر آیا اور آپ کو کھلایا لیکن کچھ دیر گزر جانے کے بعد دوا کا کوئی اثر ظاہر نہ ہوا درد بدستور قائم رہا، آپ کی طلب پر چائے پیش کی آپ نے چائے پی نماز عشا ادا فرمائی کھانا کھایا فراغت کے بعد مقالہ نویسی میں مصروف ہوگئے مَیں بغل والے کمرے میں تھا اور والد

صاحب جس کمرے میں تھے اس میں پلائی کا دروازہ رکھا ہوا تھا تقریباً رات کے دس گیارہ بجے تک جب بھی آپ کو چائے کی خواہش ہوتی دروازے کی پلائی پیٹ کر مجھے آواز دیتے میں لوم بند کر کے چائے بنوا کر آپ کو پیش کرتا لیکن جب میں گیارہ بجے ان کے پاس موجود تھا اس وقت آپ نے شدید درد کا اظہار فرماتے ہوئے مجھ سے کہا بیٹا ناصر تکلیف بہت زیادہ ہے لگتا ہے میں بچوں گا نہیں چائے لاؤ یہ سن کر میں رونے لگا آپ نے قلم کاغذ منگایا اور اس پر کچھ تحریر کیا میں گھر میں اکیلا تھا فوراً بڑے بھائی شاہد رضا یزدانی کو فون کر کے خبر دی وہ اپنے بچوں سمیت بھاگے ہوئے مکان پر پہنچے اور حالات ابتر دیکھ کر رات ۱۱ ربجے کے قریب انہیں محمد آباد لے کر گئے لیکن ڈاکٹر نے حالت نازک دیکھ کر اعظم گڑھ کے لیے ریفر کر دیا آپ کی سانس بہت تیز چل رہی تھی جس کی وجہ سے درد اور بے چینی کے آثار ظاہر تھے ہم لوگ وہیں سے سیدھے اعظم گڑھ کے لیے چل پڑے ہمارے ہمراہ والد صاحب کے دیرینہ دوست مولانا عبد الغفار اعظمی بھی تھے راستے میں والد صاحب ہم لوگوں سے معافی تلافی اور توبہ واستغفار کلمہ درود کا ورد کرتے رہے کبھی ہم لوگوں کے چہرے کی طرف دیکھتے کبھی مولانا اعظمی صاحب کے چہرے کی طرف نظر ڈالتے آخر کار جب اعظم گڑھ پہنچ کر ڈاکٹر نے آلہ تنفس لگایا تا کہ سانس لینے میں جو تکلیف ہو رہی ہے کم ہو جائے پھر مکمل علاج شروع ہوا انہوں نے مشین لگاتے ہی کھول کر رکھ دی اور ہمیں ان کے وصال پر ملال کی خبر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خبر سنتے ہی حاضرین پر ایک بجلی گر گئی ایک نے دوسرے کو سنبھالا گھر کی مستورات کی بے چینی حد سے زیادہ تھی حالات پر قابو پاتے ہی میں نے ہاتھ پاؤں درست کیے آنکھیں بند کیں پھر ایمبولینس کے ذریعہ مولانا عبد

الغفار اعظمی اور برادر محترم شاہد رضا یزدانی وغیرہ فجر کے قریب گھر پہنچے اور میں بعد میں مستورات کو سنبھالتے ہوئے ہمراہ لے کر گھر آیا بجلی کی طرح پورے علاقے میں خبر پھیل گئی اور آخری زیارت کے لیے لوگوں کا ایک جم غفیر اکٹھا ہوگیا۔

تجہیز وتکفین میں اہل خانہ کے علاوہ علمائے کرام شریک رہے مولانا عبدالغفار اعظمی پیش پیش رہے بعد نماز ظہر ۲ربجکر ۱۵ رمنٹ پر صدر العلماء حضور خیر الاذکیاء علامہ محمد احمد مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

جنازے میں مقامی اور بیرونی عوام کے علاوہ علما اور طلبہ بھی کثیر تعداد میں شریک رہے جن میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گہنہ، مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم خیر آباد، جامعہ شمس العلوم اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے علما اور طلبہ شامل ہیں۔

تدفین: علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ کی ان کے نئے مکان کے قریب ہی تدفین ہوئی راقم الحروف نے بھی کندھا لگانے اور قبر میں اتارنے کی سعادت حاصل کی تدفین سے فراغت کے بعد حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی دامت برکاتہ صدر مفتی دار الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے حاضرین کی طرف سے پسماندگان کو صبر کی تلقین فرمائی اور حضرت رضوی صاحب علیہ الرحمہ کی بے لوث دینی خدمات اور علمی شخصیت کو بیان کرتے ہوئے آپ کی رحلت کو جماعت اہلسنّت کے لیے ایک بھاری نقصان بتایا اخیر میں حضرت مفتی صاحب قبلہ نے علو مراتب وبلندی درجات کی دعا فرمائی۔

حضرت کے جملہ صاحب زادگان گھر پر موجود رہے لیکن عزیزم مولانا حافظ شاداب رضا امجدی ابھی ایک روز پہلے ہی والد صاحب سے اجازت لے کر پونہ

پڑھانے کے لیے نکل چکے تھے بیچ راستے میں تھے کہ وصال کی خبر پا کر گھر کے لیے واپس لوٹ پڑے اور تدفین کی شب بارہ بجے گھر آئے، حسرت ویاس کے ساتھ والد صاحب کی قبر پر حاضری دی فاتحہ پڑھا اور ایصال ثواب کر کے اپنے غمزدہ دل کو تسکین دی۔

علم و ہنر کا نیر تاباں چلا گیا ......صد حیف سنّیت کا نگہباں چلا گیا

نظم

بموقعۂ رحلت علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ۔ از قلم: محمد ابو الوفا رضوی (مرتب)

سر محفل ہے کس کا تذکرہ علامہ رضوی کا
امینِ علمِ پاکِ مصطفیٰ علامہ رضوی کا

انوکھی شان تھی علامہ نصر اللہ رضوی کی — معاصر میں بھی ہے ثانی کجا علامہ رضوی کا
تدبر حسن اخلاق ومروت دور اندیشی — کمال ووصف ہر اک تھا جدا علامہ رضوی کا
سراجی، بوستاں، النحو الواضح یا گلستاں ہو — بڑا ہی خوب ہے ہر حاشیہ علامہ رضوی کا
رہا باقی نہ خیر الاذکیاء کا داہنا بازو — کہا دنیا نے جب سایہ اٹھا علامہ رضوی کا
بلاغت یا کلام وفلسفہ علمِ فرائض ہو — ہر اِک فن میں نمایاں علم تھا علامہ رضوی کا
اسیر مفتیٔ اعظم تھے فیض حافظِ ملت — بڑا ہی محترم تھا سلسلہ علامہ رضوی کا
امام احمد رضا کے فیض روحانی کے صدقے میں — رہا باطل پہ علمی دبدبہ علامہ رضوی کا
سکھایا شاہد وحامد رضا شاداب واحمد کو — علوم دین یہ جذبہ رہا علامہ رضوی کا
نظامت مدرسہ کی ہو کہ تعمیرِ خداخانہ — تھا پاکیزہ عمل واللہ کیا علامہ رضوی کا

وفا رضوی نکل آئے گی تاریخ وصال ان کی
ہے غفرانِ عزیزی مادہ علامہ رضوی کا
۱۴۳۵ھ

مولانا عبدالقیوم مصباحی

حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب مصباحی اپنی جماعت کے ایک ہردلعزیز عالم دین ہیں سنجیدہ فکر اور بیدار شعور رکھتے ہیں۔آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے مولانا عبدالقیوم ابن جناب محمد عثمان ابن جناب حبیب اللہ صاحب مرحوم ابن حافظ عبدالواحد صاحب مرحوم۔

مولانا عبدالقیوم صاحب کی ولادت ۱۲ر مارچ ۱۹۵۶ء میں بھیرہ کی مردم خیز سرزمین پر ہوئی۔شروع ہی سے بڑے چاق وچوبند اور سوجھ بوجھ کے حامل ہیں۔

تعلیم کا آغاز مدرسہ رحیمیہ بھیرہ سے کیا دنیائے سنیت کی مرکزی درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں فارسی اور ابتدائی عربی کی چند کتابیں پڑھنے کے بعد ۱۹۷۲ء میں جامعہ انوار القرآن بلرام پور میں مزید حصول علم وادب کے لیے تشریف لے گئے۔ یہاں کے اساتذہ سے جماعت سادسہ تک درس لیا پھر ۱۹۷۸ء میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں جماعت سابعہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۸۰ء میں دستار فضیلت کا زریں تاج حاصل کیا۔

اساتذہ

مولانا عبدالقیوم مصباحی نے جن علمائے کرام کے چشمۂ علم وفن سے سیرابی حاصل کی ان میں سے کچھ مخصوص شخصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱-شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۲۱ء م ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰ء) ۲-بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ

(۴۴ ۱۳ھ م ۱۵ محرم ۱۴۳۴ ھ) ۳- حضرت علامہ محمد شفیع ﷺ مبارک پوری علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء) ۴- سعدیٔ زماں حضرت علامہ شمس الحق صاحب گجہڑوی علیہ الرحمہ ۵- شیخ القرآن حضرت علامہ عبداللہ خاں عزیزی علیہ الرحمہ (۱۹۲۵ء م ۲۰۱۱ء) ۶- حضرت علامہ عبدالشکور گیاوی ۷- حضرت علامہ اسراراحمد مصباحی ۸- حضرت علامہ نصیرالدین مصباحی ۹ - حضرت مولانا مفتی محمد اسلم صاحب بستوی ۱۰- حضرت مولانا وکیل احمد صاحب ۱۱- حضرت مولانا غلام محمد صاحب بھیروی علیہ الرحمہ (۱۵ رمئی ۱۹۴۷ء م ۲۷ رصفر ۱۴۱۱ھ/ ۸ رستمبر ۱۹۹۱ء)
۱۲- حضرت مولانا علی احمد صاحب گھوسوی۔

درس وتدریس

موصوف کی پہلی تقرری ۱۹۸۰ء میں جامعہ غازیہ سیدالعلوم بہرائچ شریف میں ہوئی آٹھ سال تک بڑی جانفشانی کے ساتھ درس وتدریس کے کارنامے انجام دیے پھر ۱۹۸۹ء میں وہاں سے ٹرانسفر کراکے اپنے مادرعلمی جامعہ انوارالقرآن بلرام پور چلے آئے اوراس ادارہ سے علم وفن اور فکروبصیرت کے موتی لٹا کر ۳۱ رمارچ ۲۰۱۸ء کو سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہو گئے لیکن ذمہ داران ادارہ نے آپ کی کمی کا احساس کرتے ہوئے پرائیویٹ طور پر آپ کی خدمات حاصل کیں۔اورتادم تحریراسی جامعہ میں درس وتدریس کی خدمات میں مصروف ہیں۔

مولانا عبدالقیوم مصباحی نے دوران تعلیم وزمانۂ تدریس مندرجہ ذیل سندیں حاصل کیں:

منشی، کامل، مولوی، عالم، فاضل طب، فاضل دینیات، فاضل ادب (عربی

فارسی بورڈ اتر پردیش) ادیب ماہر، ادیب کامل (جامعہ اردو علی گڑھ) فضیلت (جامعہ اشرفیہ مبارک پور)

تصنیف/تالیف

آپ کا قلم پختہ ہے دوران تعلیم ہی سے تحریر وقلم سے دلچسپی رکھتے تھے آپ کی ایک غیر مطبوعہ کتاب بنام" حافظ ملت اور مشرب اعلیٰ حضرت" ہے ضرورت ہے کہ اسے جلد از جلد شائع کر کے منظر عام پر لایا جائے۔

بیعت

۱۹۷۷ء میں تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

رشتہ ازدواج

۱۹۸۱ء میں مہر النسا بنت جناب شمس الدین صاحب ولید پوری کے ساتھ آپ کا عقد مسنون ہوا۔ جن سے نو بچے غزالہ مریم-حافظ محمد معراج رضا-رخشیدہ مریم-غلام جیلانی-توقیرہ مریم-محمد ظفر عالم-غلام سبحانی-عزیزہ انجم-محمد ارشد ہیں

حضرت مولانا عبدالقیوم مصباحی کے ہم درس احباب میں: خطیب اہل سنت حضرت مولانا غلام محی الدین سبحانی علیہ الرحمہ، سابق مدرس مدرسہ فیضان الرسول، حضرت مولانا محمد قمر عالم صاحب مصباحی مدرس دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی حضرت مولانا تطہیر رضا صاحب بریلی شریف، حضرت مولانا عارف اللہ صاحب مدرس

مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ،حضرت مولانا امان اللہ صاحبؒ بہار وغیرہ ہیں جومتعدد حیثیت سے دین اسلام کی خدمات میں مصروف ہیں۔

تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے تاہم چند مشاہیر کے نام یہ ہیں:
مولانا محمد علی مسعودی بانی الثقافۃ الاسلامیہ سیاموڑ بہرائچ،مولانا معین الدین بانی دارالعلوم مصباحیہ کھسیاری مسجد بہرائچ،مولانا حامد علی استاذ مدرسہ گولہ بازار، مفتی اشتیاق احمد مصباحی متھرابازار صدرالمدرسین مدرسہ جماعتیہ طاہرالعلوم چھتر پورایم-پی۔

مفتی احمد القادری مصباحی

حضرت علامہ مفتی احمد القادری گوناگوں خوبیوں کے حامل عصر حاضر کی ایک معتبر شخصیت کا نام ہے۔موصوف خیرالاذکیا حضرت علامہ محمد احمد صاحب مصباحی صدرالمدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے برادر صغیر ہیں۔آپ کا نسب نامہ یوں ہے ۔احمد القادری ابن جناب محمد صابر اشرفی ابن جناب عبدالکریم مرحوم ۔آپ کی ولادت ۱۲ ؍رجب ۱۳۷۸ھ بروز جمعرات محلہ پورب بھیرہ میں ہوئی۔ آپ بچپن ہی سے کافی ذہین ہوشیار اور زیرک رہے ہیں۔

تعلیم

آپ کی تعلیم کا آغاز مدرسہ رحیمیہ بھیرہ سے ہوا۔ پرائمری درجات پاس

کرنے کے بعد آپ نے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں پڑھ کر کے حفظ کی تکمیل کی۔ مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔ مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں درس نظامیہ کی متوسطات تک کی کتابیں پڑھیں، پھر باغ فردوس الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ سے ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۹۸۳ء میں سند فراغ حاصل کیا۔

آپ نے اپنے برادر مکرم خیر الاذکیا ادیب لبیب حضرت علامہ محمد احمد مصباحی سے خصوصی طور سے پڑھا اور جن گراں قدر ہستیوں کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ محرم ۱۴۳۴ھ) ۲- محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری ۳- قاضیٔ شریعت حضرت علامہ محمد شفیع اعظمی (۱۳۴۴ھ م ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء) ۴- شیخ القرآن حضرت علامہ عبداللہ خاں مصباحی (۱۹۲۵ء م ۲۰۱۱ء) ۵- حضرت علامہ عبدالشکور گیاوی ۶- حضرت علامہ اسرار احمد مصباحی ۷- حضرت علامہ نصیرالدین صاحب ۸- حضرت علامہ امجد علی قادری ۹- حضرت علامہ نصراللہ رضوی (۱۵ر فروری ۱۹۵۶ء م ۴ر محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹ر نومبر ۲۰۱۳ء)

آپ نے اِن ارباب علم وفضل کے خوان علم وحکمت سے خوشہ چینی کی۔

فراغت کے بعد آپ اسلام کی تبلیغ اور درس وتدریس کی خدمات میں مصروف عمل ہو گئے جن مدارس میں آپ نے تدریسی کارنامے انجام دیے وہ نذر قارئین ہیں:

۱- دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ (ڈیڑھ سال ۲)- مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد (گیارہ مہینہ) ۳- مدرسہ مدینۃ العلوم بنارس (پانچ سال) ۴- الجامعۃ الاشرفیہ

مبارک پور (چار سال)

الجامعۃ الاشرفیہ میں درس وتدریس میں دل جمعی اور لگن کے ساتھ پڑھا ہی رہے تھے کہ افریقہ میں ایک اچھے عالم دین کی ضرورت محسوس کی گئ اور آپ شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ (۱۹۲۱ءم ۶ رصفر ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء) کے حکم پر غوثیہ مسجد زامبیا افریقہ میں امامت وخطابت کے لیے تشریف لے گئے۔ دو سال وہاں رہ کر مسلم سوسائٹی امریکہ کی دعوت پر جامع مسجد شکاگو امریکہ کے زیر اہتمام سنی مسلم سوسائٹی امریکہ میں خطیب وامام کی حیثیت سے تشریف لے گئے۔ ۱۴۱۹ھ میں وہاں سے امریکہ کے مشہور شہر ڈیلس میں چلے آئے اور یہاں امامت وخطابت اور دعوت وارشاد کے کام انجام دے رہے ہیں۔ حفظ، قراءت حفص اور فضیلت کے علاوہ موصوف قادری صاحب نے دوران تعلیم بہت سے امتحانات دے کر بورڈ کی متعدد سندیں بھی حاصل کرلیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱-منشی ۲-کامل ۳-مولوی ۴-عالم ۵-فاضل دینیات ۶-فاظل طب (عربی فارسی بورڈ) ۷-ادیب ماہر ۸-ادیب کامل (جامعہ اردو علی گڑھ)

تاجدار اہل سنت حضور مفتئ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے مرید ہوئے اور آپ کو چاروں سلاسل طریقت قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کی اجازت وخلافت مندرجہ ذیل بزرگوں سے حاصل ہے۔

۱-حضرت شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمہ (۱۹۲۱ء م ۶ رصفر ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء) (آپ سے حدیث وفقہ کی بھی اجازت حاصل ہے)

۲-مفتی اعظم سکھر حضرت مفتی محمد حسین شیخ الحدیث دارالعلوم غوثیہ رضویہ سکھر

پاکستان (آپ سے بھی حدیث وفقہ کی اجازت حاصل ہے)
۳-سند اجازت افتا---شارح بخاری علیہ الرحمہ سے حاصل ہے۔

مزید احادیث کی اجازت مندرجہ ذیل علماے ذی وقار اور بزرگان دین سے حاصل ہے:

۱-تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶ رمحرم ۱۳۶۲ھ/ ۲رفروری ۱۹۴۳ءم ۷رذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) ۲-نمونۂ اسلاف حضرت علامہ محمد مبین الدین صاحب امروہوی علیہ الرحمہ ۳-بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵رمحرم ۱۴۳۴ھ) ۴ -محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری ۵ -مفکر اسلام حضرت علامہ بدرالقادری صاحب ہالینڈ ۶-مصلح امت حضرت علامہ عبدالمبین صاحب نعمانی ۷-خیرالاذکیا حضرت علامہ محمد احمد صاحب مصباحی۔

مفتی احمد القادری صاحب قرطاس وقلم کے دھنی ہیں۔دور طالب علمی ہی سے تحریروقلم سے دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے بہت سے گراں قدر مضامین متعدد جرائدورسائل میں شائع ہو چکے۔آپ کے قلم سے چند کتابیں بھی منصۂ شہود پر آئیں اور عوام وخواص سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱-احکام قربانی وعقیقہ
۲-ثبوت ایصال ثواب وطریقۂ فاتحہ (اردو/ ہندی)
۳-حالات بنارس مع تذکرۂ سلیمانی
۴-حالات مولانا کامل ولید پوری
۵-فیض الحکمت ترجمہ ہدایۃ الحکمت

۶-نقشہ صوم وصلوٰۃ ۷-حالات مولانا ابوالخیر بھیروی
۸-رفع یدین اور آمین کے احکام (اردو/ انگلش)

مولانا نثار احمد مصباحی

آپ ایک کامیاب درس گاہی مدرس اور ایک نامور خطیب ہیں۔ بھات کول آپ کا آبائی مولد و مسکن، اور وطن ثانی مقام ڈومر ہر پوسٹ بجراسون بھدریو پی ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے:

مولانا نثار احمد مصباحی ابن محمد شفیع ابن محمد اصغر ابن مکرم علی۔

۱۲ر جنوری ۱۹۶۱ء آپ کی تاریخ پیدائش ہے۔ سن شعور میں قدم رکھنے کے بعد مولانا موصوف نے اپنے گاؤں کے ایک چھوٹے سے مکتب مدرسہ قادریہ سراج العلوم سے تعلیمی سفر کا آغاز کیا اور کئی اداروں سے اکتساب فیض کیا پھر مرکزی ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں لائق فخر اساتذہ کرام کی تربیت میں رہ کر زیور علم وآگہی سے آراستہ ہوئے۔

حضرات اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی نذر قارئین ہے:

فخر المحدثین حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ (۱۳۳۳ھ م ۱۴۰۶ھ) بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵رمحرم ۱۴۳۴ھ) محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت برکاتہ، حضرت علامہ عبد الشکور صاحب قبلہ، قاضی شریعت حضرت علامہ محمد شفیع مبارک پوری علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء) فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ (۱۳۵۲ھ ۱۹۳۳ء م ۲۰۰۱ء) حضرت علامہ محمد کوثر خاں نعیمی

علیہ الرحمہ (۲؍جنوری ۱۹۵۵ء م ۲۰؍ربیع الاول ۱۴۳۳ھ/ ۱۳؍فروری ۲۰۱۲ء) حضرت علامہ مفتی قدرت اللہ علیہ الرحمہ (م ۱۴۳۴ھ)، حضرت مولانا شمس ضیائی صاحب خیرآباد، حضرت مولانا محمد عمر صاحب خیرآباد

مولانا موصوف نے ان اکابر علمائے کرام سے اکتساب علم کر کے ۱۹۸۱ء میں سند فراغ حاصل کیا اور متعدد مدارس اسلامیہ میں دینی خدمات انجام دیں۔ مدرسہ انوارالعلوم گولہ بازار گورکھ پور، مدرسہ حنفیہ بحرالعلوم مئو، دارالعلوم قادریہ سون بھدر، جامعہ رضویہ سون بھدر، جامعہ محبوب یزدانی بسکھاری فیض آباد، امیرالعلوم کچھوچھہ شریف فیض آباد، مدرسہ قادریہ عزیزیہ دھرکی بہار میں دور ونزدیک کے بیشتر طلبۂ علوم دینیہ نے آپ کی درس گاہ فیض سے خزانہ علم وادب حاصل کیا۔

کتب: اشرفی تقریریں، انوری تقریریں، شمسی تقریریں، بدری تقریریں، مناظرۂ کشمیر۔

آپ کو حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ محمد مصطفیٰ رضاں خاں علیہ الرحمۃ والرضوان بریلی شریف (۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء م ۱۴؍محرم ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۱ء) سے بیعت وارادت حاصل ہے۔

محمد آباد گوہنہ مئو میں علیم النسا سے عقد ہوا جن کے بطن سے چار لڑکے محمد اشرف رضا، محمد انور رضا، شمس الضحیٰ، بدرالدجیٰ اور دو لڑکیاں شہناز پروین اور شہباز پروین پیدا ہوئے۔

آپ بھی اپنے دیگر شریک درس احباب کی طرح عام وخاص میں مقبول ہوئے حضرت مولانا مفتی محمود اختر القادری گھوسی، حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی استاذ مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم خیرآباد انھیں معتبر علمائے دین میں سے ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں صابر علی، اظہر علی گولہ بازار، محمد ﷺ اسرائیل، فتح محمد بہار، عبدالمبین گورکھ پور وغیرہم ہیں۔

مولانا مفتی محمد جمال اشرف مصباحی

حضرت مولانا مفتی محمد جمال اشرف صاحب نوری مصباحی ابن محمد احمد قادری مرحوم ولید پور، محلہ ڈیہہ میں ۱۱ر شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق ۳ر نومبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار پیدا ہوئے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ نورالاسلام اور مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور میں ہوئی بعدہ کچھ کتابیں مدرسہ اشرفیہ ظفرالاسلام مڑہاں ولید پور میں پڑھیں پھر باضابطہ عربی فارسی تعلیم کے لیے ۱۹۷۹ء میں آپ کے والد محترم نے صدرالعلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ سابق صدرالمدرسین مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ کے یہاں محمد آباد بھیج دیا۔ حضرت صدرالعلما کی شفقتوں میں رہ کر درجہ سادسہ تک محمد آباد میں زیر تعلیم رہے۔

مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ کے اساتذہ میں حضرت صدرالعلما کے علاوہ حضرت مولانا امجد علی قادری محمد آباد گوہنہ، حضرت مولانا نصراللہ رضوی بھیرہ (۱۵ر فروری ۱۹۵۶ءم ۴ر محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹ر نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا عارف اللہ خاں فیضی بلرام پوری قابل ذکر ہیں۔ مدرسہ عربیہ فیض العلوم میں اُن دنوں صرف خامسہ تک کی ہی تعلیم ہوتی تھی لیکن موصوف کی جماعت کی اہم گزارشات پر حضرت صدرالعلما دامت برکاتہ نے درجہ سادسہ کا بھی اضافہ کیا۔

آپ نے ۱۹۸۵ء میں شہرہ آفاق ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں درجہ

سابعہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۸۶ء میں حضرت صدر العلما الجامعۃ الاشرفیہ بحیثیت مدرس تشریف لائے جس سے وہاں کے تعلیم و تعلم میں نکھار پیدا ہو گیا اور ۱۹۸۷ء میں سند و دستار فضیلت سے نوازے گئے۔

آپ کے والد بزرگوار مزید تعلیم دلانا چاہتے تھے کہ اسی اثنا میں مبلغ اسلام حضرت علامہ عبدالمبین صاحب قبلہ نعمانی قادری دامت برکاتہ نے انھیں اپنے دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ لے جانا چاہا۔ والد بزرگوار نے مولانا کی خوشی اسی میں پا کر اجازت عطا کر دی۔ شوال المکرم کے اوائل میں دارالعلوم قادریہ مزید بات چیت کے لیے پہنچے مگر حضرت نعمانی صاحب قبلہ کی شرطوں سے اتفاق نہ ہو سکا اور الجامعۃ الاشرفیہ پہونچ کر تحقیق فی الفقہ میں داخلہ لے لیا۔ ۱۹۸۹ء میں دستار تحقیق فی الفقہ سے سرفراز ہوئے۔

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے قابل فخر اساتذہ میں فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ (۱۹۲۱ء م ۶ ر صفر ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء) محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ سجادہ نشین آستانہ امجدیہ گھوسی، حضرت علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ، حضرت علامہ اسرار احمد صاحب، حضرت علامہ نصیر الدین صاحب اور حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ رضوی دامت برکاتہم القدسیہ قابل ذکر ہیں۔

فراغت کے سال ہی جامعہ عربیہ اظہار العلوم نیا بازار جہانگیر گنج میں شعبہ عالیہ کے لیے چند اساتذہ کی ضرورت تھی رمضان شریف میں جامعہ کے ذمہ دار حضرات حضرت عزیز ملت جانشین حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ م ۱۳۹۶ھ) کی بارگاہ میں پہونچے حضرت عزیز ملت سربراہ

اعلیٰ جامعہ اشرفیہ نے جامعہ کے لیے موصوف کا تقرر فرمادیا آپ ﷺ کی کوئی مستقل کتاب نہیں دور طالب علمی میں چند اہم مضامین تحریر کئے۔ دو مضمون استقامت ڈائجسٹ کے محمد عربی نمبر کے لیے ایک معجزۂ شق القمر اور دوسرا صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان۔ ماہنامہ استقامت میں دو مضمون ایک سیرت امام اعظم ابوحنیفہ اور دوسرا فضائل قرآن اشاعت پذیر ہوا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بریلی شریف کے دست حق پرست پر بیعت ہیں بیعت کا واقعہ بھی خاصا دلچسپ ہے۔ مدرسہ عربیہ ظفرالاسلام مڑہاں ولید پور میں حضرت مولانا محمد اظہار الحق صاحب سے ابتدائی عربی فارسی پڑھ رہے تھے ۱۹۷۸ء میں سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ زندگی کے آخری دور میں مبارک پور تشریف لائے ہوئے تھے حضرت مولانا اظہار الحق صاحب عظمت گڑھی چند طلبہ اور مڑہاں کے کچھ مخیر حضرات کو اپنی معیت میں لے کر پاپیادہ مبارک پور گئے اور سرکار مفتی اعظم ہند کے دست حق پرست پر بیعت کرادیا۔ سرکار مفتی اعظم ہند کی زیارت کا خوب موقع ملا۔

آپ نے جماعت سادسہ سے ہی ولید پور کی جامع مسجد اہل سنت و جماعت میں امامت کا منصب سنبھالا، کچھ وجوہ کی بنا پر چند ماہ امامت سے الگ رہے لیکن پھر موقع کی نزاکت کے پیش نظر دوبارہ امامت کی خدمت پر مامور ہوئے۔ جمعہ میں خطابت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے اور مقامی پروگراموں میں بھی شریک ہوتے رہے۔

حضرت مولانا ۱۹۸۹ء میں رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے تاحال ایک فرزند محمد مسعود اشرف اور ایک دختر سیدہ فاطمہ کے کفیل ہیں جبکہ ایک بچی چند ماہ بعد

انتقال کر گئی۔

آپ کے مخلص تلامذہ میں چند اسما قابل ذکر ہیں:

ا-مولانا عزیزالرحمٰن نیپالی، مولانا چراغ الدین جہانگیر گنج ،مولانا غلام ربانی جہانگیر گنج، مولوی محبوب عالم برکاتی کشی نگر، مولوی غلام محی الدین اعظم گڑھ، اخلاق احمد خاں امبیڈکر نگر، مولانا محمد اشرف رضا مصباحی مئو

مولانا محمد اسلام مصباحی

مولانا محمد اسلام ابن شیخ محمد اسحٰق ابن حسیؔ ۔ ۴؍دسمبر ۱۹۶۹ء کو مڑہاں ولید پور میں پیدا ہوئے۔

مدرسہ ظفر الاسلام مڑہاں (پرائمری اسکول) کے بعد مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے علوم مروجہ کی تعلیم حاصل کی۔

مذکورہ مدارس میں آپ نے مندرجہ ذیل علمائے کرام سے درس لیا۔

محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔

حضرت علامہ عبدالشکور صاحب گیاوی ۔حضرت علامہ محمد احمد صاحب مصباحی، حضرت علامہ اسرار احمد صاحب مصباحی، حضرت مولانا عبدالحق صاحب رضوی، حضرت مولانا نصیر الدین صاحب پلاموی، حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب مصباحی مبارک پوری، حضرت مولانا امجد علی صاحب قادری، حضرت مولانا عارف اللہ صاحب فیضی، حضرت مولانا نصر اللہ صاحب رضوی (۱۵؍فروری ۱۹۵۶ءم ۴؍محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا اظہار احمد صاحب عظمت

گڑھی، ماسٹر نثار احمد صاحب، ماسٹر عبدالمبین چریا کوٹی۔

۳۱؍دسمبر ۱۹۸۹ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فارغ ہوئے۔

آپ نے مندرجہ ذیل مدارس میں تدریسی امور انجام دئے۔

مدرسہ قادریہ چریا کوٹ، چند ماہ، مدرسہ تعلیم القرآن خیر آباد، دو سال، مدرسہ ظفر الاسلام مڑہاں، ایک سال، مدرسہ اسلامیہ نوشہرہ گونڈہ ۳؍سال، فریدیہ یتیم خانہ چھتیس گڑھ ۸؍سال سے تادم تحریر۔

آپ نے دو کتابیں (۱) شعبان کی برکتیں (۲) اصلاح معاشرہ تحریر کی ہیں۔

تاجدار اہل سنت حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

آپ کا عقد مسنون جناب دوست محمد صاحب بھیلو پاکڑ مئو کی دختر نیک اختر بدر النساء سے ہوا۔ جن سے چھ بچے رابعہ خاتون، محمد شہزاد رضا، صفیہ خاتون، محمد حامد رضا، محمد توحید رضا اور ام حبیبہ ہیں۔

مندرجہ ذیل سندیں آپ کو حاصل ہیں:

فضیلت، عالمیت، منشی، مولوی، کامل، عالم، فاضل دینیات، ادیب کامل

آپ کے ہم سبق احباب میں حضرت مولانا صدر الوریٰ مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارک پور، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی جامعہ امجدیہ گھوسی ہیں۔

مولانا محمد یونس مصباحی

حضرت مولانا محمد یونس مصباحی ابن عبدالشکور ابن سائیں مرحوم، مڑہاں ولید پور کے قدیم باشندے ہیں کاشت کاری آپ کا آبائی پیشہ ہے۔ گاؤں

کے ایک چھوٹے سے مکتب مدرسہ ظفر الاسلام میں آپ کے والدین نے آپ کو داخل کرادیا۔ جہاں پر بسم اللہ خوانی سے آپ کی تعلیم شروع ہوئی پھر وہاں کی تعلیم مکمل کر لینے کے بعد مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد میں تحصیل علم کی اور جامعہ اشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور سے فضیلت کی ڈگری حاصل کی۔

پیدائش: آپ کی پیدائش ۱۹۷۱ء میں ہوئی اور دسمبر ۱۹۹۱ء میں دولت علم سے مالا مال ہوکر قوم کے سامنے رہبر کی حیثیت سے سامنے آئے۔

اساتذہ: آپ کے اساتذۂ کرام میں حضرت مولانا اظہار الحق صاحب عظمت گڑھ اعظم گڑھ • حضرت مولانا اقبال احمد گورکھ پوری • حضرت مولانا عبد المنان کلیمی • حضرت مولانا اظہار احمد بستی • حضرت مولانا عبد الغفار اعظمی • حضرت مولانا بدر الدجیٰ مصباحی • حافظ شوکت علی • حضرت مولانا محبوب احمد عزیزی خیر آباد • صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی • محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری • حضرت علامہ عبد الشکور صاحب • حضرت علامہ شمس الہدیٰ صاحب • حضرت مولانا عبد الحق صاحب • حضرت مولانا اسرار احمد صاحب وغیرہ مقدس علمائے کرام شامل ہیں۔

تدریس

آپ نے جن مدرسوں میں درس دیا ان کے نام یہ ہیں:

• امیر العلوم سمنانیہ کچھوچھہ شریف فیض آباد • دار العلوم اہل سنت جبل پور • دار العلوم فیضان مصطفیٰ سیونی • دار العلوم امام احمد رضا رتنا گیری مہاراشٹر، دار العلوم جامعہ رضویہ دیگھل دودھی سون بھدر۔

مولانا موصوف نے تعلیم و تعلم کے زمانے میں عربی فارسی بورڈ جامعہ اردو علی گڑھ سے متعدد اسناد حاصل کیں۔

ادیب کامل،فضیلت،عالمیت،منشی،مولوی،کامل،عالم،فاضل دینیات

بیعت وخلافت

مولانا موصوف سید امیر اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف سے(۱۷ربیع النور ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۲ءم یکم صفر ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۳ء) ۱۹۸۷ء میں بیعت ہوئے اور سید فہیم اشرف صاحب دیوہ شریف بارہ بنکی سے سلسلۂ اشرفیہ اوروارثیہ میں خلافت بھی حاصل ہوئی۔

مضامین

شرح نحو میر،شرح مجانی الادب،ترجمہ گلزار دبستاں،شرح بوستاں(غیر مطبوعہ)
آپ نے"بابری مسجد تاریخ کے آئینے میں""ہم جھک نہیں سکتے" کے عنوان پر مضمون اوراس کے علاوہ بھی چند مضامین تحریر کیے۔

عقد: جناب سمیع اللہ شیخ بھیلو پاکڑ مئو کی دختر جمیلہ خاتون سے ۲۰رشعبان مطابق ۸راپریل ۱۴۱۱ھ ۱۹۹۰ء میں جمعہ کے دن عقد کیا اس وقت آپ کی اولاد میں دولڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔(مولانا محمد اظہار علی (ولادت ۱۹۹۲ء) عالمہ شبانہ خاتون(۱۹۹۵ءفراغت ۱۴رمئی ۲۰۱۴ء)اقصیٰ مدنی (۱۹۹۸ء)حسن مثنیٰ(۲۰۰۳ء)عریبہ انعم(۲۰۰۹ء)
آپ کے ہم سبق علما میں مولانا عاشق علی گورکھ پور۔مولانا عبدالرزاق راج

محلی ۔مولانا ضمیم احمد پورنوی،نظیر پرویز بہار وغیرہ آتے ہیں۔

مولانا مختار احمد صاحب

جناب مولانا مختار احمد ابن محمد احمد شیخ کی پیدائش ولسید پور میں یکم اپریل ۱۹۷۱ء کو ہوئی ، مدرسہ کاملیہ انوار العلوم میں قرآن مجید کے ساتھ پرائمری کی دیگر کتابیں پڑھنے کے بعد مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد اور مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں تعلیم حاصل کی پھر مروجہ علوم کی تکمیل کے لیے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور گئے۔اور درجہ عالمیت میں زیر تعلیم تھے کہ اچانک والد بزرگوار کا سایہ اٹھ جانے کے سبب تعلیمی سلسلہ منقطع ہوگیا اور ۱۹۸۴ء میں گھر واپس آ گئے۔ مدرسہ بورڈ سے آپ کو منشی، کامل،اور عالم کی سندیں حاصل ہیں۔

آپ نہایت ہی علم دوست اور مخلص عالم دین ہیں اور اس وقت مدرسہ عربیہ کاملیہ انوار العلوم کی نظامت کے ساتھ طلبہ کی تعلیمی استواری کے لیے کچھ گھنٹیاں بھی پڑھاتے ہیں آپ کی کارکردگی ادارے کے لیے قابل ستائش ہے۔

رشتۂ نکاح

محترمہ نور جہاں بنت محمد عباس مرحوم آپ کے عقد میں ہیں جن کے شکم سے ام سلمہ،ام حبیبہ،فردوس فاطمہ،تسنیم فاطمہ،نشاط فاطمہ،تحسین فاطمہ،ظفر مسعود،خالد محمود، شاہد رضا،حامد رضا،توصیف رضا ہیں، پانچ لڑکے اور چھ لڑکیاں بقید حیات ہیں۔

مولانا نصیرالدین مصباحی

حضرت مولانا نصیرالدین صاحب مصباحی ایک باصلاحیت عالم دین ہیں۔ولید پور کے مضافاتی موضع مڑہاں میں جناب محمد علی پردھان (متوفی ۲۰۱۳ء) کے علم دوست گھرانے میں ۱۲/جون ۱۹۷۳ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم جناب محمد علی پردھان ابن محمد قاسم ابن الحاج محمد سائیں مرحوم ہیں۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم مولانا موصوف نے مقامی مکتب مدرسہ اشرفیہ ظفر الاسلام مڑہاں میں مولانا اظہار الحق عظمت گڑھی سے حاصل کی اور اعدادیہ تا رابعہ کے درجات مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد کے اساتذہ سے پڑھے پھر جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا اور خامسہ تا فضیلت کی تکمیل کر کے ۱۹۹۱ء میں فارغ ہو گئے۔

اساتذہ

آپ کے قابل ذکر اساتذہ یہ ہیں:

حضرت مولانا عبدالمنان کلیمی • حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی • حضرت مولانا اظہار الحق • حضرت مولانا محمد محبوب خیرآبادی • حضرت مولانا بدر الدجیٰ مصباحی • خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی • محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری • حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی • حضرت مولانا عبدالحق رضوی • حضرت مولانا اعجاز احمد مبارک پوری وغیرہم۔

اسناد

جامعہ اشرفیہ سے فضیلت اور عالمیت کی سندیں حاصل ہیں اور عربی فارسی بورڈ سے منشی، مولوی، کامل، عالم، فاضل دینیات اور علی گڑھ بورڈ سے ادیب ماہر کے امتحانات پاس کیے۔

رشتۂ نکاح

رقیہ خاتون بنت مولانا وکیل احمد مصباحی ساکن نیاپورہ علی نگر مئو سے ۱۹۹۰ء میں عقد ہوا جن سے (۱) عالمہ رضوانہ خاتون (ولادت نومبر ۱۹۹۱ء فراغت ۲۰/اگست ۲۰۰۶ء) (۲) حافظ محمد اشرف رضا (ولادت ۲۱/دسمبر ۱۹۹۳ء فراغت ۲۰/اگست ۲۰۰۶ء) (۳) حافظ محمد اجمل رضا (ولادت ۲۸/اگست ۱۹۹۶ء فراغت ۲۰۰۹ء) غوثیہ خاتون (ولادت ۲۸/نومبر ۲۰۰۳ء زیر تعلیم) بقید حیات ہیں۔

تدریسی خدمات

فراغت سے ۶/مہینہ پہلے مدرسہ فیض نعیمی سریا پہاڑی اعظم گڑھ سے اپنے تدریسی سفر کا آغاز کیا اور فراغت کے بعد بھی ۳/سال تک وہیں رہے اس کے بعد دارالعلوم محبوب یزدانی بسکھاری علامہ سید کمیل اشرف صاحب کے ادارے میں سال بھر تک خدمت انجام دی، دارالعلوم عزیزیہ قادریہ عظمت گڑھ میں بھی دو سال تدریسی فرائض انجام دیے، پھر دارالعلوم امام احمد رضا رتنا گیری مہاراشٹر تشریف

لے گئے اور وہاں لمبا عرصہ گزار کر لگ بھگ ۱۲ رسال تک تشنگان علوم کو زیور علم سے آراستہ فرمایا پھر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں بانئ ادارہ کی دعوت پر ۲۰۰۶ء میں تشریف لائے اور اسی ادارے میں مصروف درس وتدریس ہیں۔

مولانا محمد حسین شمسی

مولانا محمد حسین شمسی (ولادت ۷ رجون ۱۹۷۳ء) جامعہ شمس العلوم گھوسی کے ایک نوجوان فاضل ہیں ۔ ۲ رشعبان ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۲ رنومبر ۱۹۹۸ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔مولانا محمد حسین شمسی نوری ابن محمد وزیر (وفات ۸ رربیع الاول ۱۴۳۶ھ مطابق ۳۰ ردسمبر ۲۰۱۴ء شب سہ شنبہ ۱ ربج کر ۶ رمنٹ پر) ابن حاجی رحمت اللہ مرحوم ابن محمد خوش حال مرحوم۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم گاؤں کے ایک چھوٹے سے مکتب مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ میں حاصل کی اور اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے مدرسہ عربیہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد، اور مدرسہ نورالعلوم معین الاسلام رتسڑ بلیا میں داخلہ لیا اور عالمیت مکمل کر لینے کے بعد جامعہ شمس العلوم میں فضیلت کا دوسالہ کورس کر کے سند ودستار حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ میں بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ رمحرم ۱۴۳۴ھ) -حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم صاحب اعظمی-حضرت مولانا رضوان احمد شریفی-حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی- علامہ قمرالدین قمر اشرفی گھوسوی علیہ الرحمہ (وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء)- حضرت

مولانا محبوب احمد مصباحی جمال پور گھوسی- حضرت مولانا مفتی ظہیر الحسن ادروی -حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی، مولانا بدرالدجیٰ مصباحی، حضرت مولانا محمد محبوب عزیزی خیرآباد- حضرت مولانا اظہار احمد مصباحی گورکھ پوری وغیرہ مقدس علمائے کرام قابل ذکر ہیں۔

اسناد

موصوف متعدد اسناد کے حامل ہیں:

عالمیت مدرسہ نورالعلوم معین الاسلام رتسڑ بلیا۔فضلیت وسند حدیث جامعہ شمس العلوم گھوسی اور منشی ، عالم، فاضل، کامل عربی فارسی بورڈ ادیب ماہر، ادیب کامل، معلم جامعہ اردو علی گڑھ۔

آپ نے جن مدرسوں میں تعلیم دی ان کے نام یہ ہیں:

دارالعلوم فیض الاسلام دیوریا ٹیکم پار ضلع دیوریا، مدرسہ انوار القرآن پاہی ڈلیاں اعظم گڑھ، مدرسہ اسلامیہ چونہٹا اعظم گڑھ، مدرسہ سراج العلوم بڑہل گنج چرِیاکوٹ، مدرسہ تعلیم القرآن خیرآباد، مدرسہ ہدایت الاسلام کھرہٹ۔

آپ خطابت کا کافی شوق رکھتے ہیں اور گاہے گاہے قرب وجوار کی محافل میلاد میں شرکت بھی کرتے ہیں۔انداز خطابت عمدہ اور بہتر ہے۔

محمد رسول اللہ بحیثیت سپہ سالار، قربانی کی فضیلت اور نماز کی اہمیت کے نام سے چند مضامین بھی سپرد قلم کیے۔

موضع نارہ ولید پور، میں جناب شیخ محمد بشیر صاحب کی لڑکی جمیلہ خاتون سے ۱۶رذوالحجہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۷رمارچ ۱۹۹۵ء کو عقد ہوا مولانا سلطان احمد شمسی

نے ایجاب وقبول کرایا۔دولڑکے اور پانچ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔جن کے نام یہ ہیں :محمد زبیر اختر ،درخشاں نوری،فردوس نوری،غلام جعفر، شگفتہ نوری،دبستاں نوری،شگفتہ تارکہ۔

مولانا طاہرالدین شمسی

مولانا طاہرالدین شمسی بھات کول کے باشندہ ہیں۔آپ کے والد کا نام محمد شبراتی اور دادا کا نام رحم علی ہے سلسلہ نسب یہ ہے:محمد شبراتی ابن رحم علی ابن محمد خانو ابن کلوٹ ابن محمد قاسم۔شمسی صاحب کی تاریخ پیدائش ۳/مارچ ۱۹۷۳ء ہے۔
مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول،مدرسۃ البنات نصوپور،مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ،مدرسہ عربیہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔میں آپ نے طالب علمی کے دور گزارے۔۹/جنوری ۱۹۹۴ء میں نور العلوم معین الاسلام رتسڑ میں عالمیت کی تکمیل ہوئی اور ۱۰/دسمبر ۱۹۹۷ء بدھ کو جامعہ شمس العلوم گھوسی کے سالانہ اجلاس میں فضیلت کی دستار بندی ہوئی۔

اساتذہ

حضرت مولانا عبدالقدوس مصباحی نصوپو،حضرت مولانا سلطان احمد ادری، حضرت مولانا فخرالدین نظامی گھوسی (م ۱۵/جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ ۴/اپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب) حضرت مولانا امجد علی قادری محمد آباد گوہنہ،حضرت مولانا عارف اللہ خاں فیضی بلرام پور،حضرت مولانا مفتی ظہیر الحسن صاحب ادری، حضرت مولانا بدرالدجیٰ مصباحی بستی،حضرت مولانا اظہار احمد گورکھ پوری،حضرت

مولانا عبدالغفار اعظمی ،حضرت مولانا محبوب احمد عزیزی خیرآباد، حضرت مولانا محبوب احمد جمال پوری گھوسی، بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ر محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا عاقل امام صاحب، علامہ قمرالدین قمراشرفی گھوسوی علیہ الرحمہ (وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء)، حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، حضرت مولانا سیف الدین شمسی گھوسی (ولادت ۱۸ر اگست ۱۹۴۷ء وفات ۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴ر جنوری ۲۰۱۸ء)، حضرت مولانا فداء المصطفیٰ صاحب گھوسی، حضرت مولانا حاجی شفیق احمد گھوسوی علیہ الرحمہ (م ۲۰۰۹ء) حضرت مولانا عزیز الحسن صاحب گھوسی، قاری محمد یونس صاحب بلرام پور یہ علمائے کرام آپ کے اساتذہ ہیں۔

تدریس: دارالعلوم غریب نواز بھیما کول اعظم گڑھ، مدرسہ ناشرالعلوم ابراہیم پورا اعظم گڑھ، مدرسہ قادریہ نورالعلوم بھات کول میں آپ نے تدریسی خدمتیں انجام دیں۔

اسناد: آپ نے مندرجہ ذیل سندیں حاصل کیں: فضیلت، عالمیت، مولوی، عالم، فاضل ادب، ادیب، ادیب ماہر، ادیب کامل، معلم اردو۔

مضامین: کچھ مضامین جو آپ نے ارقام کیے یہ ہیں:

• فلسفۂ موت وحیات • اتحادواتفاق • رحمۃ للعالمین • علم اور علما۔

بیعت: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶ر محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲ر فروری ۱۹۴۳ء م ۷ر ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) سے ۲۰۰۰ء میں (بموقع عرس چہلم حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ) حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔

عقد: جناب محمد اسرائیل صاحب جمال پور گھوسی کی بڑی صاحبزادی فرزانہ خاتون سے ۱۵/ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء میں عقد ہوا جس سے طیبہ شاہین اور محمد حسان نوری پیدا ہوئے۔

مولانا سلطان احمد شمسی

مولانا سلطان احمد شمسی ابن عبدالغفار ابن محمد علی ابن جان محمد مرحوم محلہ نارہ مڑہاں ولید پور میں پیدا ہوئے۔

مدرسہ عربیہ ظفر الاسلام مڑہاں ولید پور، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد، جامعہ شمس العلوم گھوسی، ان مدارس عربیہ میں آپ نے حصول علم کیا اور اساتذہ کرام کے زیر سایۂ عاطفت رہ کر ترقیاں حاصل کیں پھر ۱۹۹۵ء میں جامعہ شمس العلوم گھوسی کے سالانہ جلسۂ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بحر العلوم حضرت مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵/محرم ۱۴۳۴ھ) وعلامہ قمرالدین قمر اشرفی گھوسوی علیہ الرحمہ (وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء) کے مقدس ہاتھوں سند ودستار فضیلت سے نوازے گئے۔ عربی فارسی بورڈ سے بھی کامیاب سندیں حاصل رہیں۔

الٰہ آباد بورڈ سے منشی مولوی عالم فاضل کی ڈگریاں اور علی گڑھ بورڈ سے ادیب ماہر اور ادارۂ اسلامیہ سے قراءتِ حفص کی اسناد حاصل ہیں۔

محنت اور لگن سے تعلیم حاصل کر لینے کے بعد مولانا کی چند مدارس میں تقرریاں عمل میں آئیں ان میں دارالعلوم عزیزیہ قادریہ عظمت گڑھ اعظم گڑھ، مدرسہ احیاء العلوم علی نگر امرائن، مدرسہ گلشن رضا محلہ ڈگھونیاں مجھواں اعظم گڑھ

شامل ہیں، دارالعلوم عزیزیہ قادریہ عظمت گڑھ میں آں موصوف کی قربانیاں اور خدمتیں زیادہ رہیں۔

آپ نے محمد اسلام صاحب علی نگر امرائن کی سب سے چھوٹی لڑکی سائرہ خاتون سے تقریباً ۱۹۹۱ء میں شادی کی جس کے بطن سے ایک لڑکی اور تین لڑکے پیدا ہوئے، صدرالوریٰ، روشن جہاں، بدرالدجیٰ اور غوث الوریٰ۔

آپ کے شریک درس احباب میں حضرت مولانا نذیراحمد منانی ابراہیم پوری مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم خیرآباد- مولانا محمد سعید گھوسوی حال مقیم قطر، مولانا شاہد رضا، یزدانی کمپیوٹر گھوسی، مولانا ریاست علی بہار مدرسہ تنویر العلوم جین پور اعظم گڑھ وغیرہ شامل ہیں۔

مولانا قمرالدین شمسی

مولانا قمرالدین شمسی ابن عبدالحمید ابن رجب علی موضع مڑھاں میں ۱۷راگست ۱۹۷۵ء میں پیدا ہوئے۔

تعلیم

مدرسہ اشرفیہ ظفرالاسلام مڑہاں میں پرائمری درجات مکمل کرکے مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں اعدادیہ تا خامسہ کی تعلیم حاصل کی پھر جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں جماعت سادسہ پڑھا اور جامعہ شمس العلوم گھوسی میں سابعہ، ثامنہ درجات مکمل کرکے ۱۹۹۴ء میں فضیلت کی سند حاصل کی۔

اساتذہ

حضرت مولانا اظہار الحق صاحب عظمت گڑھ، حضرت مولانا اقبال احمد گورکھ پور، حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی، حضرت مولانا بدرالدجیٰ مصباحی، حضرت مولانا اظہار احمد، حضرت مولانا مفتی ظہیر الحسن ادروی، حضرت مولانا معین الدین، حضرت مولانا محبوب احمد، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا اسرار الحق، حضرت مولانا شمس الہدیٰ، حضرت مولانا مفتی احمد القادری، علامہ قمرالدین قمر اشرفی گھوسوی علیہ الرحمہ (وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء)، حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا رضوان احمد شریفی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ر محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی وغیرہ آپ کے قابل ذکر اساتذہ میں ہیں۔

شرکائے فراغت: جامعہ شمس العلوم گھوسی میں آپ کے ساتھ فارغ ہونے والے احباب میں مولانا عبدالصمد اور مولانا محمد صابر ہیں۔

رشتۂ مناکحت: میم النسا بنت عمر علی ساکن علی نگر امرائن سے ۱۹۹۳ء میں عقد ہوا جس سے حسن آرا ۱۹۹۵ء، ام سلمیٰ ۱۹۹۸ء، صائمہ ۲۰۰۸ء، شاہینہ ۲۰۱۰ء/م ۲۰۱۴ء اولاد پیدا ہوئیں۔

اسناد: فضیلت کے علاوہ عربی فارسی بورڈ سے منشی مولوی، عالم، فاضل، اور جامعہ اردو علی گڑھ سے ادیب، ادیب ماہر، ادیب کامل اور معلم کی سندیں حاصل کیں۔

تدریس: فراغت کے بعد (۱۹۹۴ء) جامعہ رضویہ معراج العلوم چلما پور گورکھ پور سے اپنے تدریسی سفر کا آغاز کیا پھر دو سال ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۶ء میں مدرسہ شمسیہ

رضاءالعلوم بہادر گنج میں تدریس سے منسلک رہے اورمدرسہ اسلامیہ ڈھکواں ،مدرسہ ناشرالعلوم ابراہیم پور، جامع مسجد سید شاہ نورمحمدی اورنگ آباد، مسجد حاجی ملنگ سلطان شاہ، مدینہ مسجد گھاٹ کوپر، جامع مسجد ملونیاباغ گونڈہ، مسجد ریلوے کمپاؤنڈ بھائی کلہ ممبئی ،صحرائے مدینہ مسجد وغیرہ مدارس ومساجد میں ۲۰۱۵ءتک امامت وتدریس سے منسلک رہے پھر ۶/جولائی ۲۰۱۶ء سے مستقل طور پر پرائمری اسکول میں معاون استاذ کے عہدہ پر اردو ٹیچر ہیں۔

محمد ابوالوفا رضوی (مرتب کتاب)

پیدائشی نام توصرف ابوالوفا ہے لیکن سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں شرف بیعت اوروالد محترم جناب عبدالرضا قادری مرحوم کی طرف نسبت کرتے ہوئے ''رضوی'' اورنبی کریم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اقدس سے اکتساب فیض کے طور پر ''محمد'' کا اضافہ میں نے خودکیا ہے۔

سلسلۂ نسب یہ ہے: محمد ابوالوفا رضوی ابن عبدالرضا قادری مرحوم ابن محمد جنید مرحوم ابن یار محمد مرحوم خاندانی تعارف مندرجہ ذیل اشعار میں قلم بند کیا ہے:

جنید قادری جدم ابی عبدالرضادارم
وفابوبکروعثمان ولطیف اخوان خورشیداند
رسولن مادرما خواہرما فاطمہ نجمہ
خوشافضل تعالیٰ برمن واسلاف بےحداند

عبدالرضا قادری مرحوم: (ولادت غالباً ۱۹۳۲ء) محمد جنید قادری مرحوم (وفات: شب براءت ،تدفین ۱۵/شعبان ۱۹۳۶ء) کے انتقال کے وقت والد

صاحب کی عمر لگ بھگ ۳۲ برس کی تھی ۵ ۱۹۳ء میں دادا محمد جنیدؒ کے انتقال کے بعد دادا عبدالرشید والد صاحب کو لے کر سورت سے وطن واپس آگئے اور تازندگی والد صاحب کی کفالت کرتے رہے ان کے بھی انتقال کر جانے کے بعد حاجی عبدالحفیظ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا اور پرورش کا پورا پورا حق ادا کیا۔ آپ نحیف ونزار ایک سیدھے سادھے شخص تھے صوم وصلاۃ کے نہایت پابند اور سنت کے مطابق چہرہ پر ایک مشت داڑھی تھی۔ بچپن سے ہی متانت وسنجیدگی، راست گوئی، امانت داری، ایفاے عہد اور سماجی ومذہبی سطح پر ایک فیصل کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔

چودہ برس تک مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم کی نظامت آپ نے بحسن وخوبی انجام دی۔ اس کے علاوہ مسجد قدم رسول کی تولیت مسلم وغیر مسلم افراد کی تحویل امانت داری اور روضہ فنڈ وغیرہ تحویلات آپ سے متعلق تھے۔ آپ کو کبھی کسی پر غصہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ آپ کے اخلاق وکردار بہت بلند تھے۔ محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت برکاتہم سے آپ بیعت تھے۔ آپ کے انتقال پر ملال پر جو رپورٹ اخبارات میں بھیجی گئی وہ مندرجہ ذیل ہے:

وصال والد بزرگوار:

(نقل رپورٹ)

مولانا ابوالوفا رضوی کو صدمہ

حضرت مولانا ابوالوفا صاحب رضوی مدرس دارالعلوم حق الاسلام لال گنج، بستی کے والد محترم جناب عبدالرضا صاحب سابق ناظم اعلیٰ مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، ولید پور ضلع مئو۔ ۲۵ رفروری ۲۰۰۹ء

۲۹ رصفر ۱۴۳۰ھ بروز بدھ تقریباً ساڑھے آٹھ بجے شب میں دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ ۲۶ رفروری ۲۰۰۹ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر سوا دو بجے خیر الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے پڑھائی اور علاقائی قبرستان میں انھیں سپرد خاک کیا گیا۔ جناب عبدالرضا صاحب ایک نیک خصلت، اخلاق مند، دیانت دار اور صوم و صلاۃ کے پابند شخص تھے۔ تیس برس تک انھوں نے مدرسہ خیر العلوم کی بڑی امانت داری اور دیانت داری کے ساتھ نظامت کی اور تادم زیست جامع مسجد قدم رسول کے متولی رہے۔ مولانا امجد علی قادری استاذ مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ نے اپنی تعزیتی تقریر میں فرمایا: میں نے ان کو مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم کا چندہ کرتے ہوئے دیکھا وہ ہمیشہ مدرسہ کے فروغ و ارتقا کی باتیں کرتے تھے۔ اس علاقہ میں لوگ ان کو بڑی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کی اولاد میں ایک عالم دین ہیں جو ان کے لیے توشۂ آخرت ہیں اور باقی لڑکے بھی غنیمت ہیں جو ان کی عمدہ تربیت کا نتیجہ ہیں۔ مرحوم کے پسماندگان میں پانچ لڑکے اور ایک لڑکی ہے مرحوم کے لیے دعاے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی قارئین سے پر خلوص گزارش ہے۔

نظم

بموقعۂ رحلت والدمحترم عبدالرضا قادری مرحوم۔ازقلم: نورالہدیٰ قمر بھیروی مرحوم

اللہ رے وہ خلق کا پیکر چلا گیا
اڑکرقفس سے جیسے کبوتر چلا گیا

جوباکمال ناظم خیرالعلوم تھا رنج والم کاداغ وہ دیکر چلا گیا
چودہ سوتیس سن تھاانتیس صفر کی شام ہم سب سے ہاتھ اپنا چھڑا کر چلا گیا
گفتار سے، کردار سےاوراپنے پیار سے دشمن کواپنے دوست بنا کر چلا گیا
ضوبارجس سے مدرسہ خیرالعلوم ہے ہائے جہاں سے وہ مہ واختر چلا گیا
سونی سی ہوگئی ہے یہ بھیرہ کی سرزمین غم فرقتوں کا دیکے برادر چلا گیا
قرب وجوار میں بھی نمایاں تھی جس کی شان اللہ کے وہ قرب میں گوہر چلا گیا
بھائی بہن پسر ہی نہیں خویش واقربا ہراک کوخون اشک رلا کر چلا گیا
شاداب جس کی ذات سے تھادین کا چمن خوشبو کےاس میں پھول کھلا کر چلا گیا
اب درمیاں ہمارے وہ عبدالرضا نہیں گویا جہان بزم سے اٹھ کر چلا گیا
رہبر بھی رہنما تھا رہ مستقیم کا عقبیٰ کی سچی راہ بتا کر چلا گیا
پڑھتا رہا نماز وہ پابندیوں کے ساتھ باغ جناں میں گھر وہ بنا کر چلا گیا
تقویٰ میں کوئی بھی نہیں اس کا جواب تھا ہم سب کا وہ بنا کے مقدر چلا گیا
بخشا ہےاس کی ذات نے وہ فن مجھے قمر نالاں ہوں میں کہ فن کاسمندر چلا گیا

کرتاہوں ہاتھ اٹھاکے یہی ہرگھڑی دعا
رحمت کے پھول قبر پہ برسادے اے خدا

وصال والدہ رسولن خاتون: ۹؍ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ مطابق یکم فروری ۲۰۰۴ء بروز اتوار شام تین بج کر بیس منٹ پر انتقال ہوا۔ راقم نے مدرسۃ البنات العزیزیہ خیر العلوم کے بغل میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی علامہ مصباحی صاحب، علامہ رضوی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا ڈاکٹر شکیل احمد مصباحی، قاری شمیم اختر فیضی کے علاوہ ایک کثیر تعداد نے بڑے ہی حسرت و یاس کے ساتھ انھیں پچھمی قبرستان کے جانب مغرب بعد نماز عشا قریب نو بجے سپرد خاک کیا۔

حضرت مولانا عبدالحلیم مصباحی علیہ الرحمہ نے میت کے پسماندگان کو صبر کی تلقین فرمائی اور مرحومہ کی روح کو جملہ حاضرین نے ایصال ثواب کیا اور حضرت نوری علیہ الرحمہ نے دعاے مغفرت کی۔ حضرت مولانا مفتی احمد القادری صاحب بھی دوسرے دن مجلس تعزیت میں گھر تشریف لائے اور اقربا و اہل تعلق کو صبر و استقلال کی تلقین کی۔

افسوس ماں کی چادر شفقت نہیں رہی
قدموں میں جس کے تھی میری جنت نہیں رہی

نوٹ: یہ پوری نظم مجموعۂ کلام "نقش وفا" میں مرقوم ہے

میری پیدائش ۱۹؍شوال المکرم ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۹۷۶ء جمعرات کو بھیرہ محلہ پچھّم میں ہوئی۔ شفا رضوی، محمد ابوالوفا ظفر اور غفران اللہ سے تاریخ ولادت نکلتی ہے۔

نکل پڑے گا ولادت کا میرے ہجری سنہ　　ظفر کے ساتھ محمد ابوالوفا لکھیے

حضرت علامہ مفتی احمد القادری صاحب قبلہ مصباحی مدظلہ نے تاریخ ولادت مشہور آیت کریمہ "ورفعنا لك ذكرك" سے بھی نکالی ہے۔

میری چار بچیاں زہرااختری (ولادت ۲۶رجمادی الآخرہ ۱۵راگست ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء بروز جمعہ آٹھ بجے شب) (۲)ذاکرہ بتول احمدی (۲۷رذی الحجہ ۱۸رجنوری ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۷ء جمعرات چار بجے شام) (۳)شگفتہ تارکہ (۳۰ر رمضان ۱۰رستمبر ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء جمعرات چار بجے شب)(۴) تائبہ رضوی(۶رشعبان ۱۵رجون ۱۴۳۴ھ ۲۰۱۳ء بروز شنبہ)(۵)محمد سعید اختر عرف خوشتر تقی (ولادت ۱۷رذی الحجہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰رستمبر ۲۰۱۶ء سہ شنبہ صبح ۵ربجے)

تعلیم

نودس سال کی عمر میں مقامی مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم (قائم شدہ رجب ۱۳۸۸ھ جون ۱۹۶۸ء) میں والد مرحوم نے داخل کرایااور دادا عبدالحفیظ مرحوم ماسٹر وصی احمد احسن گھوسوی، ماسٹر زبیر احمد اترولیا، حافظ محمد اسحٰق وغیرہ کے زیر سایہ رہ کر ۱۹۸۸ء میں پرائمری مکمل کیا۔

اعلیٰ تعلیم کے لیے برادر محترم خورشید القادری صاحب کی معرفت مدرسہ عربیہ فیض العلوم (قائم شدہ ۳ر رمضان ۱۳۷۷ھ ۲۴رمارچ ۱۹۵۸ء) محمد آباد گوہنہ میں داخلہ لیااور ۱۹۹۵ء تک زیر تعلیم رہاپھر ۱۹۹۶ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں تعلیم حاصل کی اور ۱۹۹۷ء میں جامعہ شمس العلوم گھوسی مئو (قائم شدہ ۱۳۵۷ھ) میں پہنچ کر فضلیت کا دوسالہ کورس مکمل کر کے ۲رشعبان ۱۴۱۹ھ ۲۲ر ۱۹۹۸ء دن اتوار کو فارغ التحصیل ہوااور بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھم ۱۵رمحرم ۱۴۳۴ھ) کے دست پاک سے دستار باندھی گئی۔

اساتذہ فیض العلوم: مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ کے اساتذہ میں حافظ نورالحسن صاحب سے فارسی اور قانون شریعت ،حضرت مولانا سلطان احمد صاحب سے دروس فارسی ،قاری شمشیر عالم صاحب سے تجوید وقراءت، ماسٹر فخر عالم گھوسوی اور ماسٹر نثار احمد صاحب سے انگریزی کے اسباق پڑھے۔

حضرت مولانا فخر الدین نظامی گھوسوی علیہ الرحمہ (م ۱۵ رجمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ ۴/ اپریل ۲۰۱۵ بعد مغرب) سے صرف میں ہدایۃ الصرف، پنج گنج اور منطق میں جواہر المنطق ،مرقات، ملاحسن اور بلاغت میں تلخیص المفتاح اور عربی میں مجانی الادب کا درس لیا۔

حضرت مولانا امجد علی قادری مدظلہ سے قواعد فارسی میں تسہیل المصادر، مفتاح القواعد اور فارسی ادب میں گلزار دبستاں، گلستاں، سخن نو، شعر باستاں اور بلاغت وعروض میں دروس البلاغت، معین العروض اور حکمت میں ہدایۃ الحکمۃ ، ہدیہ سعدیہ اور تفسیر قرآن میں تفسیر جلالین اور ترجمہ قرآن کا درس لیا۔

حضرت مولانا نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵ رفروری ۱۹۵۶ء م ۴ رمحرم ۱۴۳۵ھ/ ۹ رنومبر ۲۰۱۳ء) سے عربی ادب میں فیض الادب، ازہار العرب اور صرف ونحو میں علم الصیغہ ،فصول اکبری، کافیہ، شرح جامی، اصول وحدیث میں اصول الشاشی، مؤطا امام محمد، منطق میں شرح تہذیب، قطبی، میر قطبی، عقائد میں شرح عقائد اور میراث میں سراجی کے اسباق پڑھے۔

حضرت مولانا عارف اللہ خاں فیضی مدظلہ سے نحو میں نحو میر، ہدایۃ النحو، شرح مأۃ عامل فقہ میں نورالایضاح، قدوری، شرح وقایہ، اصول میں، نورالانوار اور عربی ادب میں دیوان متنبی اور الادب الجمیل کا درس لیا۔

اساتذہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور: حضرت مولانا عبدالحق رضوی مدظلہ سے فقہ میں ہدایہ اولین ۔سراج الفقہا حضرت مفتی نظام الدین رضوی صدر شعبہ افتا سے حدیث میں مشکواۃ شریف اور حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب سے تفسیر جلالین اور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری سے شرح ہدایۃ الحکمۃ اور مناظرہ رشیدیہ اور حضرت مولانا مفتی بدر عالم صاحب سے مختصر المعانی اور ماسٹر آفتاب احمد صاحب سے انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔

اساتذہ جامعہ شمس العلوم گھوسی: بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ر محرم ۱۴۳۴ھ) اور علامہ قمر الدین قمر اشرفی گھوسوی علیہ الرحمہ (وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء) سے بخاری شریف اور نخبۃ الفکر حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی سے ترمذی اور مسلم شریف اور حضرت مولانا رضوان احمد شریفی سے سبعہ معلقہ، مقامات حریری، دیوان حماسہ اور حضرت مولانا ممتاز احمد مصباحی سے شرح معانی الآثار، حمداللہ اور مناظرہ رشیدیہ کا درس لیا۔

اسناد: ادیب کامل ۱۹۹۶ء، ادیب ماہر ۱۹۹۵ء، معلم اردو ۱۹۹۷ء، فضلیت وسند حدیث ۱۹۹۸ء، منشی ۱۹۹۲ء، عالم ۱۹۹۵ء، کامل ۱۹۹۷ء، فاضل طب ۱۹۹۹ء، فاضل دینیات، فاضل ادب۔

ہم درس احباب: مفتی محبوب اشرف گھوسوی مرحوم، مولانا خورشید احمد گھوسوی، مولانا محمد رضوان جون پوری، مولانا محمد حسین بھیروی، مفتی اشتیاق احمد مصباحی گونڈوی، مولانا شاہ عالم مصباحی نگہرہ، مولانا معین الدین خاں مصباحی نصو پور۔

تدریس

فراغت کے ابھی کچھ ماہ باقی ہی تھے کہ حضرت مولانا رضوان احمد شریفی کے بحکم حضرت مولانا صبغۃ اللہ صاحب کی دعوت پر مدرسہ ضیاء الاسلام گوپال گنج بہار سے تدریس کا آغاز کیا پھر مولانا سعیداللہ صاحب کی دعوت پر گوپال گنج کے مدرسہ قادریہ نورالعلوم موضع ارہرپور، رودل پور پہنچا اور فراغت کے بقیہ ایام تک وہیں رہا۔

ارہرپور میں دوران قیام لوگوں کا حسن ظن کچھ ایسا غالب تھا کہ دستار کے دن دومعمر بزرگ مادرعلمی گھوسی تشریف لائے اور یہ معلوم کر کے کہ ہم نے مولانا کے لیے ان کے والد کی رضامندی حاصل کرلی ہے فرط مسرت سے رو پڑے اور بیساختہ بغل گیر ہوکر اپنی بے پناہ عقیدتوں کا اظہار کیا۔لیکن نیرنگی تقدیر سے وہاں کا سفر دوبارہ نہ ہوسکا۔

فراغت کے بعد حافظ تنویر احمد مصباحی بلیاوی کی دعوت پر حضرت مولانا عبدالباری (سابق مدرس ونائب ناظم جامعہ شمس العلوم) کےتوسط سے مدرسہ امدادیہ مڈھا بلیامیں تدریسی ذمہ داریاں سنبھالیں۔صدارت کےعلاوہ امورنظامت بھی متعلق رہے،ابھی نصف سال بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ صدرالعلماعلامہ محمداحمد مصباحی دامت برکاتہم کے حکم پر حضرت علامہ بدرالقادری دامت برکاتہ کے قائم کردہ ادارہ دارالعلوم رضویہ بدرالعلوم کی خدمت اختیار کی اور ۱۹۹۹ء سے ۱۰ارشوال ۱۷رجنوری ۱۴۲۰ھ ۲۰۰۰ءتک مصرف رہا۔

اس کے بعد دارالعلوم نورالاسلام مورانواں ضلع اناؤ اور دارالعلوم ضیاے خواجہ گگوانہ اجمیر شریف میں رہا پھر دارالعلوم صدرالعلوم سسوابازار سنت کبیر نگر میں

تدریسی ذمہ داریاں سنبھالیں اور ۲۷ رفروری ۲۰۰۸ء سے دارالعلوم اہل سنت حق الاسلام لال گنج بازار ضلع بستی میں مصروف عمل ہوں۔

تلامذہ

مولانا غلام محی الدین شمسی دارالعلوم رضائے مصطفیٰ لوہتہ بنارس، مولانا محمد اشراق نوری دارالعلوم رضائے مصطفیٰ لوہتہ بنارس، مولانا طارق انور بھیروی جامعہ اسحاقیہ رزاقیہ بھیونڈی، مولانا الفت رضا مصباحی جامعہ صوت الاولیا کشمیر، مولانا آزاد عالم مدرسہ برکات العلوم سرسہوا، سنت کبیر نگر، مولانا مفتی محمد طیب امجدی بہار، مولانا شکر اللہ علیمی لال گنج بازار بستی، مولانا محمد اعظم لال گنج بازار بستی، مولانا ندیم القادری فیضی مدرسہ نوریہ رضویہ آم گاچھی دیوگھر، جھارکھنڈ، مولانا محمد کلیم فیضی مہتمم مدرسہ نوریہ رضویہ، مولانا عبدالصمد مصباحی بنگال، مولانا محمد شہنشاہ مصباحی، مولانا معین الدین، سنت کبیر نگر، مولانا محمد آصف، بڑہل گنج، مولانا مصور رضا مصباحی ایم ایڈ، بی این منڈل یونیورسٹی مدھے پورہ بہار، مولانا ذاکر حسین فیضی بہار، مولانا غلام حیدر فیضی جھارکھنڈ۔

مضامین

حافظ ملت حیات اور کارنامے ● صدرالشریعہ اور ان کی دینی خدمات (عربی) ● علماے دین پر انگشت نمائی سراسر جہالت ● رئیس القلم اوران کی مناظرانہ بصیرت ● علامہ بدرالقادری ایک ہمہ گیر شخصیت ● خطبات خطیب البراہین میں رد وہابیت ● شب براءت کے فضائل واعمال ● عیدقرباں کے

فضائل • تذکرۂ شعیب الاولیا کا ادبی ولسانی جائزہ • دوقدیم درس گاہ صدرالعلوم اورجامعۃ الزہرا • کردار رضا کی ضیا پاشیاں

کتب

علامہ نصراللہ رضوی حیات وخدمات (مطبوعہ) • نقش وفا • خطوط وفا • تذکرہ علمائے بھیرہ

شعروشاعری

مجھے اچھی طرح یاد ہے جب کہ ابھی میں طفل مکتب تھا اور پرائمری درجہ سوم میں ماسٹر وصی احمد احسنؔ گھوسوی کے پاس پڑھ رہا تھا۔ ماسٹر صاحب اچھے شاعر تھے اور اپنے کلام کو فداؔ بھیروی سے اصلاح کے لیے میرے ہی بدست بھیجا کرتے تھے اس سلسلے میں جب بھی آمد ورفت ہوتی تو میں اس کلام کو اصلاح سے پہلے اور اصلاح کے بعد بغور پڑھتا اور یہ میری ایک عادت سی بن گئی اس چھوٹی سی عمر میں کلام کا مفہوم تو کیا سمجھ میں آتا البتہ اس کے قافیہ اور ردیف سے بڑی دلچسپی رہتی یوں ہی ماسٹر صاحب بھی جب اپنا کلام کسی لڑکے سے پڑھواتے اور پڑھتے پڑھتے جب اس کے حرکات وسکنات میں کوئی کمی بیشی ہوجاتی تو میں ترنم کے ذریعہ وزن کا برقرار نہ رہنا محسوس کرلیتا۔

انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک دن جب چار بجے شام میں مکتب کی چھٹی ہوئی تو عادت کے خلاف میں کرگہ والے کمرہ میں جا کر تنہائی میں کھڑا ہوگیا اور ذہن کے پہلے ہی سے بوجھل رہنے کی وجہ سے اضطراری طور پر لب واہوئے اور کچھ

تبدیلی کے ساتھ اشعار یوں ترتیب پائے

پس حق ہے برتر مقام محمد　　　کرے خود خدا احترام محمد

پس اس طرح سے میری شاعری کا آغاز ہوا۔

مشورۂ سخن

جب تک مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم میں زیر تعلیم تھا تو اس سلسلہ میں جناب نور الہدیٰ صاحب قمر جھیروی مرحوم سے مفید مشورے اور اصلاح لیتا رہا اور آپ اپنے قیمتی اوقات میں کلام کی موزوں تعبیرات اور مختلف شعرا کے برمحل تخیلات سے میری دلچسپی میں اضافہ کرتے اور بے وقت میری آمد ورفت آپ کے لیے قطعاً بار خاطر نہ ہوتی۔ نہایت ہی مشفقانہ طور پر کلام کو بنظر غائر دیکھتے اور ضروری اصلاح کے ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی کے جملوں سے نوازتے لیکن جب مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں میرا تعلیمی سلسلہ منتقل ہوا تو ڈاکٹر احسان اللہ صاحب احسانؔ محمد آبادی سے خوش گوار رابطہ قائم ہوا اور وہ اس سلسلے میں میرے معین ومشادر رہے اور کئی کلام کی آپ نے اصلاح بھی کی۔ حضرت مولانا بدر عالم اشرفی مرحوم محمد آبادی بھی مشورۂ سخن میں میرے شریک کار رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

مختلف اصناف سخن پر طبع آزمائی: فن شاعری کی مختلف اصناف پر طبع آزمائی کی توفیق ملی جن میں حمد، نعت، منقبت، قومی مذہبی اصلاحی نظمیں اور غزل وغیرہ کے متعلق کلام کہے لیکن حمد، نعت اور منقبت سے میری دلچسپی زیادہ رہی۔ کلام کا مجموعہ زیر ترتیب ہے۔

رشتۂ نکاح

۱۲؍ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۵؍فروری ۲۰۰۲ء بروز دوشنبہ صدر العلما علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ کی بڑی صاحبزادی سے عقد ہوا۔ حضرت علامہ عبدالمبین نعمانی مدظلہ العالی نے ایجاب وقبول کی رسم ادافرمائی۔ مجلس نکاح میں مندرجہ ذیل علماے کرام شریک رہے: سراج الفقہا علامہ مفتی نظام الدین رضوی ،حضرت مولانا اعجاز احمد مبارک پوری، حضرت مولانا نصراللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵؍فروری ۱۹۵۶ء م ۴؍محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا مفتی احمد القادری ،حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی، حضرت مولانا قاری احمد جمال گھوسوی ،حضرت مولانا ڈاکٹر شکیل احمد مصباحی، حضرت مولانا قاری شکیل اختر فیضی وغیرہ

بعد نکاح عزیز ملت حضرت علامہ عبدالحفیظ صاحب قبلہ اور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ بھی تشریف لائے اور تقریب شادی کے اعزاز میں ان دونوں بزرگوں کی تشریف آوری باعث فخر ومسرت ثابت ہوئی۔

بیعت

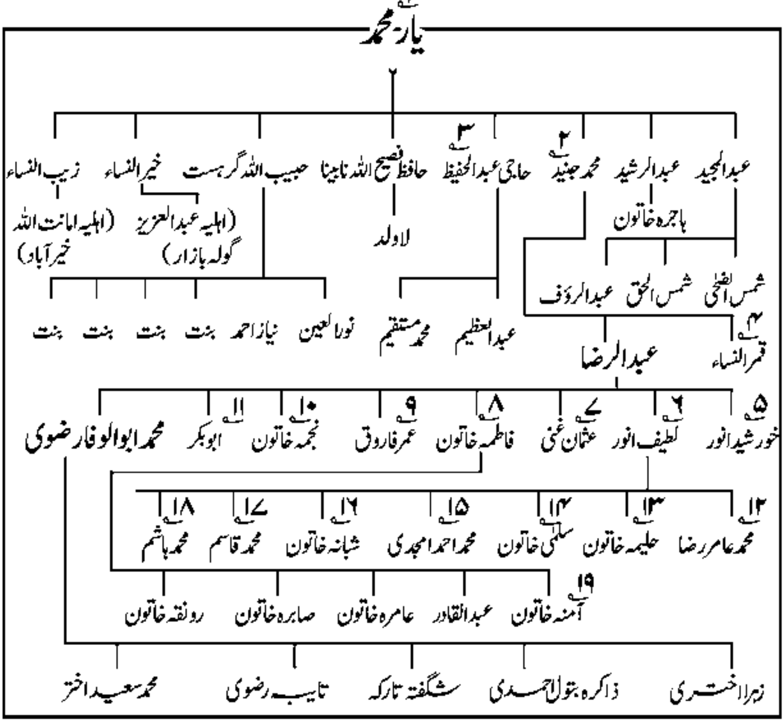
۲۵؍دسمبر ۱۹۹۵ء جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں منعقدہ فقہی سمینار کے موقع پر تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶؍محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲؍فروری ۱۹۴۳ء م ۷؍ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوا۔

خلافت

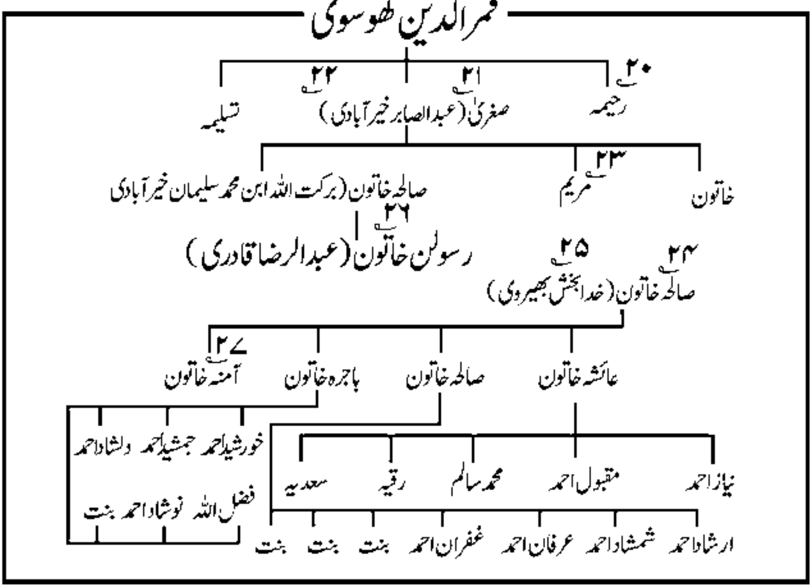
(۱) ۱۳؍ربیع النور شریف ۱۴۳۰ھ میں مفکر اسلام حضرت علامہ بدر القادری مصباحی نے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت واجازت عطا فرمائی۔

(۲) ۵؍صفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۱۰ء بروز جمعہ حضور نجم الاصفیا حضرت صوفی سید نجم الدین احمد قادری سہروری جھونسوی دامت برکاتہم نے سلسلہ عالیہ قادریہ سہروردیہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

پدری نسب نامہ



مادری نسب نامہ



۱-آپ کی ولدیت بھولن تھی دادی (اہلیہ یار محمد) شکر اللہ نامی ایک لڑکے کو لے کر آئیں تھیں جن کی اولاد میں مولوی محمد اقبال اور حاجی محمد جمال دو بھائی ہیں اور محمد شفیع سے کوئی اولاد نہ تھی۔ ۲-آپ شاعر بھی تھے آپ کا ایک کلام گھر کی فائل میں محفوظ تھا جو حاشیہ کے بعد تحریر ہے۔ آپ کا اخیر وقت میں ذہنی توازن برقرار نہ رہ سکا۔ اور آپ دیوانہ وار رہنے لگے اپنے وجود تک سے بے خبر تھے کافی رات گئے تک آپ بیدار ملتے۔ ۳-آپ مسلک اعلیٰ حضرت کے علم بردار اور صوم وصلوٰۃ کے نہایت پابند تھے بیت اللہ شریف کی حاضری بھی آپ کو نصیب ہوئی۔ ماہ رمضان میں

ہرسال اعتکاف میں بیٹھتے اور مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم میں ایک زمانے تک مدرس بھی رہے والد صاحب کی پرورش آپ نے کی جس کے لیے والد صاحب بھی زندگی بھرآپ کے احسان مندرہےآپ کا انتقال ۲۴رمارچ ۱۹۹۶ء بروز اتوارشام ۴ربج کر ۱۵رمنٹ پر ہوا،انھوں نے وصیت کی تھی میری نماز جنازہ مولانا محمد احمد مصباحی پڑھائیں گے ان کی عدم موجودگی میں کوئی بھی سنی عالم دین پڑھاے ورنہ میرا بھتیجا عبدالرضا پڑھاے گا ان کے انتقال کے بعد والد صاحب نے جا کر ان کےلڑکوں سے ان کی وصیت بتائی مگر چوں کہ ان کےلڑکے دیوبندی مکتبہ فکر سے وابستہ تھے،اس لیے انھوں نےکسی دیوبندی عالم سے ان کی نماز جنازہ پڑھوادی،تدفین کے بعد والد صاحب نے قبر پرنماز جنازہ دہرائی اوروالد کی اقتدامیں سنیوں نے نماز پڑھی،اسی شب پھوپھی طاہرہ خاتون نےخواب میں دیکھا آپ کہہ رہے تھے کہ جب تک نماز دہرائی نہیں گئی تھی میری روح کوتکلیف تھی اب کافی آرام میں ہوں۔ ۴-سورت میں پیدا ہوئیں اوروہیں انتقال بھی ہوگیاوالد صاحب کی پیدائش سورت ہی کی تھی دادا محمد جنید کے انتقال کے بعد دادا عبدالحفیظ انھیں لےکر وطن واپس آگئے ۔۵-ولادت ۲۹ررمضان المبارک ۱۳۸۱ھ اتوارنام کے ساتھ با کا اضافہ کردینے سے ماہ ولادت نکل آتا ہے۔پہلی شادی ولید پور میں ہوئی ثانیاً امیر احمد مرحوم کی بیوہ صاحبزادی شکیلہ خاتون آپ کی عقد میں ہیں تاہنوز کوئی اولاد نہیں ۔مولوی اقبال برادر حاجی جمال نےآپ کا نام تجویز کیا تھا۔۶-ولادت ۲۱ررجب ۱۳۸۳ھ اتوار حبیب النساء بنت محمد احسان آپ کے عقد میں ہیں ۔۷-ولادت ۲۹رربیع الآخر ۱۳۸۵ھ ناظرہ خاتون بنت حبیب اشرف مرحوم گھوسوی سے عقد ہوا ،تاہنوز کوئی اولاد نہیں ۔۸-ولادت ۲۳رفروری ۱۹۶۷ء

وفات ۱۵؍ربیع الاول ۱۴۲۹ھ/ ۲۳؍مارچ ۲۰۰۸ء اتوار گاؤں کی دکھنی قبرستان میں مدفون ہیں۔عبدالباقی مرحوم خیرآبادی (م ۱۲؍صفر ۱۴۲۹ھ یکم مارچ ۲۰۰۸ء) کے عقد میں تھیں۔۹-ولادت ۴؍ستمبر ۱۹۶۹ء جمعرات آٹھ سال کی عمر میں ہیضہ کا شکار ہوکر بوقت مغرب فوت ہوئے آپ کی ناگہانی موت کا ماں کے دل پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ وہ صدمہ کو برداشت نہ کرسکیں اور نتیجتاً دماغ ماؤف ہوگیا اور اخیر عمر تک وہ اسی صدمہ سے متاثر رہیں گاؤں کی دکھنی قبرستان میں مدفون ہیں۔۱۰-۲۰؍شعبان ۱۳۹۳ھ منصورعالم ابن خیرالبشر بھیروی سے نکاح ہوا تاہنوز کوئی اولاد نہیں۔۱۱- ۱۳؍جمادی الآخرہ ۱۳۹۵ھ جمعرات درجہ پنجم کی تعلیم کے ساتھ فیض العلوم محمدآباد میں بھی دوسال زیرتعلیم رہے خانگی حالات کے ابتر ہونے کی وجہ سے آپ نے غیبی طریقہ سے روزی حاصل کرنے کے لیے چلہ کشی کرلی جس کے نتیجہ میں آپ ذہنی توزن گھو بیٹھے اوراب تک اسی حال میں غیرشادی شدہ ہیں ۔۱۲-ولادت ۱۴۰۵ھ ۔۱۳-ولادت ۲۵؍اپریل ۱۹۸۷ء حافظ سرفراز ابن محمد سفیان محمدآبادی کے عقد میں ہیں جس سے ایک بچی موجود ہے۔ ۱۴-ولادت یکم جنوری ۱۹۹۰ء قراءت وفضیلت کا کورس بھی کیا۔۱۵-ولادت ۱۰؍ستمبر ۱۹۹۲ء شب جمعرات۔۱۶-ولادت ۳؍اگست ۱۹۹۵ء راضیہ گلشن مادۂ ولادت ہے ۔۱۷-ولادت ۱۵؍جولائی ۱۹۹۹ء جمعرات بوقت صبح۔۱۸-ولادت ۵؍جون ۲۰۰۲ھ بدھ۔۱۹-ولادت ۱۹؍جنوری ۱۹۸۷ء دوشنبہ،ممتاز احمد مبارک پوری سے عقد ہوا تاہنوز دولڑکے موجود ہیں۔۲۰-حکیم ابوبکر کی دادی یاپردادی ہیں۔۲۱-یہ والدہ مرحومہ رسولن خاتون کی نانی تھیں محبوب حسین گھوسوی کو انھوں نے دودھ پلایا تھا محبوب حسین مرحوم مولانا نورالاسلام اشرفی کے دادا ہیں والد کا نام محمد اقبال تھا۔صغری خاتون محبوب حسین کی پھوپھی تھیں اور یہ

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ (۱۹۲۱ء م ۶ رصفر ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰) کی چچازاد بہن تھیں۔ ۲۲-وفات ۱۸ رشوال/۳۰ر جنوری ۱۹۶۷ء دوشنبہ۔ ۲۳- یہ عبدالحق ماموں (م ۱۳ رمحرم ۱۱/اپریل ۱۹۶۸ء جمعہ) کی ماں تھیں۔ ۲۴-اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھیں۔ ۲۵- وفات ۱۸ ربیع الاول یکم نومبر ۱۹۸۷ء مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم کے پاس والی قبرستان میں مدفون ہیں۔ ۲۶-نانا برکت اللہ کے انتقال کے بعد نانی والدہ کو لے کر بھیرہ آگئیں اور خدابخش سے دوسرا نکاح ہوا۔ ۲۷-بڑی خالہ عائشہ خاتون کے انتقال کے بعد عبدالحی بھیروی نے آپ سے دوسرا نکاح کیا۔

نظم ردوہابیہ

از: محمدجنید قادری مرحوم بھیروی

دیوبندی پنتھ کا یارو دیوالہ ہوگیا
نجدی ملعون کا چہرہ بھی کالا ہوگیا
مرکے مٹی میں ملائیں یہ شہ کونین کو
اور باورچی بنائیں سید الثقلین کو
ہائے یہ ان کا دھرم سب سے نرالا ہوگیا
محفل میلاد کو لکھا کنہیا کا جنم
روضۂ سرکار کو بتلائیں یہ اکبر صنم
ان کے حق میں مکہ وطیبہ شیوالا ہوگیا
علم شیطاں کا بڑھا یا علم شہ سے مثل خر

ہے عقیدہ نجدیوں کا باعث نارسقر
بولا شیطاں کہ میرا یہ ہم پیالہ ہوگیا
تھانوی گنگوہی اورانبیٹھوی کو برملا
مکہ وطیبہ سے دیکھو کفر کا تمغہ ملا
ہادیہ دوزخ میں درجہ ان کا اعلیٰ ہوگیا
ہولی ودیوالی کی پوڑی کچوڑی خوب کھائیں
اورگیارہویں نیاز کھانے سے دل مردہ بتائیں
جب حقیقت بات آئی منہ پہ تالا ہوگیا
دیوکے بندے کنہیا رام کواچھا بتائیں
کالاکوا اورکپورے کو خوشی سے یہ چبائیں
دیوبندی کے لیے بہتر نوالہ ہوگیا
مرتے ہی دنیا سے سیدھا جلدتر دوزخ میں جائیں
سانپ ،بچھو،اژدہاخوش ہوکے ان کو پھاڑ کھائیں
فرقۂ گستاخ دوزخ کانوالہ ہوگیا
عشق میں خوشیاں مناؤں یارسول اللہ کہوں
غوث اعظم ہیں مدد پر ان کادامن تھام لوں
جب غلامِ احمدرضا کا بول بالا ہوگیا
اے جنیدؔ قادری اپنے قلم کو تھام لے
جتنے ہیں نجدی وہابی سب کو کافر جان لے
جب شفیع روز محشر کملی والا ہوگیا

مولانا شکیل احمد شمسی

مولانا شکیل احمد شمسی ابن وکیل احمد قریشی ابن حکیم حمید اللہ ابن نصیب اللہ مرحوم ۵؍جنوری ۱۹۷۷ء میں بھیرہ میں پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ سہرالنساء مرحومہ محمد یوسف قریشی مرحوم مئوناتھ بھنجن کی صاحب زادی تھیں۔

تعلیم

مولانا شمسی نے ابتدائی تعلیم مقامی مکتب مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم میں حاجی عبدالحفیظ مرحوم بھیروی مولانا شعبان علی بنارسی، ماسٹر فضل الرحمٰن بھروی، ماسٹر انوارالحسن گھوسوی، ماسٹر وصی احمد گھوسوی اور حافظ عظیم اللہ سے حاصل کر کے مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں جماعت اعدادیہ کا درس لیا پھر جامعہ شمس العلوم گھوسی پہنچ کر اولیٰ، ثانیہ، منشی اول، منشی دوم، ثالثہ اور بقیہ درجات پڑھے۔بعدہ مدرسہ فیضیہ رضویہ قلابہ ممبئی میں سال بھر قاری عین الدین، قاری غوث الوریٰ، قاری صغیر احمد اور قاری جمیل احمد سے قراءت حفص کی تعلیم لی۔

اساتذۂ فیض العلوم: علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵؍فروری ۱۹۵۶ء م ۴؍محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا امجد علی قادری محمد آبادی، حضرت مولانا فخر الدین نظامی گھوسوی علیہ الرحمہ (م ۱۵؍جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ ۴؍اپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب)

اساتذۂ جامعہ شمس العلوم: بحرالعلوم مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵؍محرم ۱۴۳۴ھ) علامہ قمرالدین قمر اشرفی گھوسوی علیہ الرحمہ

(وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء)،حضرت مولانا سیف الدین شمسی علیہ الرحمہ(ولادت ۱۸راگست ۱۹۴۷ء وفات ۶رجمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴رجنوری ۲۰۱۸ء) حضرت مولانا فداء المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا مفتی عبدالرشید بہار،حضرت مولانا حاجی محمد شفیق عزیزی گھوسوی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی ،حضرت مولانا ولی محمد بہار،حضرت مولانا ولی اصغر بہار،حضرت مولانا رضوان احمد شریفی، حضرت مولانا عاقل امام، قاری محمد یونس عزیزی اور ماسٹر امیر الحسن گھوسوی وغیرہ شامل ہیں۔

اسناد: فضیلت جامعہ شمس العلوم گھوسی،قراءت مدرسہ حنفیہ رضویہ قلابہ ممبئی اس کے علاوہ منشی مولوی ،عالم،کامل فاضل عربی فارسی بورڈ کی اسناد کے ساتھ ادیب ،ادیب ماہر،ادیب کامل اور معلم اردو کے امتحانات کی سندیں حاصل کیں۔

بیعت: شہزادۂ سید العلما سید آل رسول حضرت حسنین میاں نظمی مارہروی سے بیعت وارادت رکھتے ہیں۔

عقد: شاہین فردوس بنت افتخار احمد قریشی ولید پور مقیم حال مبارک پور سے ۱۹۹۳ء میں آپ کا نکاح ہوا جن سے حسنین تاج (ولادت ۲۰۰۰) شفا فاطمہ(۲۰۰۲ء) اقرا حنیفہ(۲۰۰۴ء) تین اولاد ہوئیں۔

ہم درس: مولانا محمد شاہد سورج پور گھوسی،مولانا شاہ جہاں گھوسی،مولانا وصی اللہ گورکھ پوری،مولانا محمد جنید بہار آپ کے معاصر علما میں ہیں۔

تدریس وامامت: مدرسہ قادریہ (بانی مفتی مجیب الاسلام ادروی) سلیم پور دیوریا میں فراغت سے ۶رماہ قبل آپ نے تعلیم دی اور فراغت کے بعد مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھاٹ کول میں سال بھر تک رہے پھر مہاراشٹرا میں مدرسہ غوثیہ

قادری مسجد میں ۲۰۰۶ء تک تدریس وامامت سے منسلک رہے اور مدرسہ مسجد غوثیہ بھابھہ ریکر نگر چارکوپ کاندیولی میں ۲۰۰۶ء تا ۲۰۱۱ء تدریس وامامت میں لگے رہے، ۲۰۱۲ء میں میسور اور ۲۰۱۳ء میں اجمیر شریف کی حاضری کے بعد جامع مسجد انجمن قادریہ گنیش نگر کاندیولی میں ۲۰۱۳ء تا فروری ۲۰۱۶ء امامت وخطابت سے وابستہ رہے اور اسی درمیان مدرسہ فیضان برکاتیہ ایکتا نگر کاندیولی میں شعبہ قراءت کے آپ مدرس رہے اس وقت پرائمری اسکول کوبی وکاس چھتر چھتوہ ضلع رائے بریلی نزد گاندھی نگر میں مارچ ۲۰۱۶ء سے اردو ٹیچر کی حیثیت سے ملازمت سے وابستہ ہیں۔

مضامین: (۱) تذکرہ قاضیٔ شریعت مطبوعہ (۲) انتخاب نظمی غیر مطبوعہ (۳) مقالات مولانا بدر القادری، غیر مطبوعہ (۴) ملفوظات صدر الشریعہ غیر مطبوعہ (۵) مسائل تفسیر نعیمی غیر مطبوعہ (۶) مقالات شیخ العلما غیر مطبوعہ

اس کے علاوہ بھی درجنوں مضامین آپ نے قلم بند کیے جن میں سے کئی ایک مختلف رسائل میں شائع ہوئے۔

مولانا زین الدین شمسی

مولانا زین الدین شمسی کی پیدائش موضع بھات کول میں ۱۵؍ستمبر ۱۹۷۸ء کو ہوئی آپ کے والد کا نام الحاج عبد الحمید اور دادا کا نام الحاج حبیب اللہ شیخ ہے۔

تعلیم: آپ نے پرائمری درجات مقامی مکتب مدرسہ قادریہ سراج العلوم میں مولانا زین العابدین ادروی اور مولانا اسرائیل عرف مولانا اکرم بھات کولی سے پڑھے اور پھر مدرسہ فیض العلوم محمد آباد اور مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد میں

اعدادیہ تا ثالثہ درجات کی تعلیم حاصل کی پھر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں رابعہ تا فضیلت کی تعلیم مکمل کر کے ۱۰؍شعبان ۱۴۱۸ھ ۱۲؍دسمبر ۱۹۹۷ء میں فارغ ہو گئے۔

اسناد: فضیلت کے علاوہ جامعہ اردو علی گڑھ کی تمام ڈگریاں بھی آپ کو حاصل ہیں۔

بیعت: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶؍محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲؍فروری ۱۹۴۳ء م ۷؍ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) سے ۱۰؍مارچ ۱۹۹۷ء میں سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہیں۔

اساتذہ: حضرت مولانا عبد القدوس مصباحی نصو پور، حضرت مولانا سلطان احمد ادروی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا فخر الدین نظامی گھوسی (م ۱۵؍جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ ۴؍اپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب)، حضرت مولانا امجد علی قادری محمد آباد گوہنہ، حضرت مولانا عارف اللہ خاں فیضی بلرام پور، حضرت مولانا مفتی ظہیر الحسن صاحب ادری، حضرت مولانا بدر الدجیٰ مصباحی بستی، حضرت مولانا اظہار احمد گونڈوی، حضرت مولانا عبد الغفار اعظمی، حضرت مولانا محبوب احمد عزیزی خیر آباد، حضرت مولانا محبوب احمد جمال پوری گھوسی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵؍محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا عاقل امام صاحب، حضرت مولانا سیف الدین شمسی گھوسوی علیہ الرحمہ (ولادت ۱۸؍اگست ۱۹۴۷ء وفات ۶؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴؍جنوری ۲۰۱۸ء) حضرت مولانا فداء المصطفیٰ صاحب گھوسی، حضرت مولانا حاجی شفیق احمد گھوسی علیہ الرحمہ (م ۲۰۰۹ء) حضرت مولانا عزیز الحسن گھوسی علیہ الرحمہ، قاری محمد یونس صاحب بلرام پور یہ علمائے کرام آپ کے اساتذہ ہیں۔

شرکاے فراغت: مولانا شمس الدین گھوسوی، مفتی کلیم احمد گھوسوی جامعہ شمس العلوم ،مولانا جمال احمد گھوسوی،صوفی نظام الدین گھوسوی ،مولانا نسیم احمد گھوسوی ،مولانا طاہرالدین بھات کول،مولانا محمد اشرف،مولانا عبدالمصطفیٰ بہار وغیرہ احباب آپ کے ساتھ فارغ ہوئے۔

عقد: ام سلمہ بنت عبدالمجید نوری محلہ مڑہاں سے ۱۲/شوال ۱۴۱۸ھ ۱۰/فروری ۱۹۹۸ء میں عقد ہوا اولاد کی تفصیل یہ ہے زینت فاطمہ (ولادت ۱۳/نومبر ۲۰۰۰ء/۱۶/شعبان ۱۴۲۱ھ دوشنبہ) زینب خاتون مرحومہ (ولادت وصال ۲۹/اپریل ۲۰۰۳ء/۲۶/صفر ۱۴۲۴ھ) غلام مصطفیٰ (۲۸/مارچ ۲۰۰۴ء/ ۶/صفر ۱۴۲۵ھ) عائشہ خاتون مرحومہ (ولادت وفات ۹/محرم ۱۴۳۰ھ/ ۷/ جنوری ۲۰۰۹ء) بلال مصطفیٰ مرحوم (۱۹/مارچ ۲۰۱۲ء/۲۶/ربیع الآخر وفات ۶/مئی ۲۰۱۲ء)

زیارت حرمین: سعودیہ کے دوران قیام (۲۰۱۲ء/ ۲۰۱۳ء) میدان احد، مسجد قبا، منا، مزدلفہ اور مسجد قبلتین وغیرہ مقدس مقامات کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔

تدریس

فراغت کے بعد آپ مدرسہ نوریہ فیضان رضا چوکوخردلاٹ کھاٹ سے ۱۹۹۸ء میں سفر کا آغاز کیا اور ۱۹/مارچ ۲۰۱۰ء تک رہے۔ (۳/اگست ۲۰۱۱ء تا ۶/جولائی ۲۰۱۳ء سعودیہ عربیہ رہے) ۲۰۱۴ء سے تاہنوز مدرسہ اشرفیہ قادریہ سراج العلوم بھات کول میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا محمد فیروز احمد شمسی

مولانا محمد فیروز احمد شمسی ۱۱/اگست ۱۹۷۹ء میں بمقام بھات کول متولد ہوئے آپ کے والد کا نام ماسٹر محمد اسرائیل (مدرس مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم خیرآباد) اور دادا کا نام الحاج شیخ بھولا ہے۔

تعلیم: آپ کی ابتدائی تعلیم درجہ دوم تک مقامی مکتب مدرسہ قادریہ سراج العلوم میں ہوئی پھر درجہ سوم سے رابعہ تک کی تعلیم مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں حاصل کی اور جامعہ امجدیہ گھوسی میں جماعت خامسہ پڑھ کر جامعہ شمس العلوم گھوسی گئے اور سادسہ تا فضیلت کے درجات مکمل کر کے ۱۷/مئی ۲۰۰۹ء میں فارغ ہو گئے۔

اساتذہ: مولانا عبدالقدوس نصوپوری، مولانا قمرالدین ندوہ سرائے، ماسٹر طفیل احمد، ماسٹر اسماعیل، ماسٹر اسرائیل، حضرت مولانا محمد محبوب عزیزی، حضرت مولانا اظہار احمد مصباحی، حضرت مولانا نذیر احمد منانی، حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی، حضرت مولانا بدرالدجیٰ مصباحی، حضرت مفتی ظہیرالحسن ادروی، حضرت مولانا شمشاد احمد مصباحی، حضرت مولانا محمد صدیق مصباحی، حضرت مولانا خورشید احمد امجدی، حضرت مولانا آل مصطفیٰ مصباحی، حضرت مولانا قاری احمد جمال گھوسوی، بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵/محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا رضوان احمد شریفی، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، حضرت مولانا مقصود احمد گھوسوی، حضرت مولانا وصی احمد گھوسوی، حضرت قاری محمد یونس، حضرت مولانا فداء المصطفیٰ قادری وغیرہ آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔

شرکاے فراغت: مولانا مہدی حسن بھات کول، مولانا شمیم الحق محمد آباد گوہنہ، مولانا شکیل احمد بہرائچ، مولانا امان اللہ مہراج گنج، وغیرہ آپ کے ساتھ فارغ ہونے والوں میں سے ہیں۔

اسناد: فضیلت ،عالمیت، قراءت، منشی تا فاضل، ادیب وغیرہ ڈگریاں آپ کو حاصل ہیں۔

زوجیت: فاطمہ خاتون بنت وکیل احمد صاحب پردھان پور سے مئی ۲۰۱۲ء میں عقد ہوا۔ محمد نوازش رضا (ولادت ۲۰۱۴ء) ایک لڑکا موجود ہے۔

تدریس: فراغت کے بعد مدرسہ نورالاسلام برہج بازار دیوریا چار سال ۲۰۱۳ء تک مدرسہ اسلامیہ انصار نگر محمد آباد گوہنہ کلینڈر ۷ رماہ مدرسہ تیغیہ شریفیہ نورالعلوم شاہ پور اُچکی پٹی دودھئیں کشی نگر میں ۲۰۱۵ء سے تادم تحریر تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مولانا شاہ عالم مصباحی

حضرت مولانا شاہ عالم رضوی مصباحی ابن محمد مبین مرحوم ابن عبدالشکور خاں مرحوم موضع نگہرہ پوسٹ دھرہرہ میں ۵ رجنوری ۱۹۸۰ء میں پیدا ہوئے۔

آپ نے مدرسۃ البنات نصوپور میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اعلیٰ تعلیم کے لیے مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں داخلہ لیا اومذکورہ ذیل شخصیات کے زیر سایہ رہ کر جماعت خامسہ کی تکمیل کی۔

حضرت مولانا فخر الدین نظامی گھوسوی علیہ الرحمہ (م ۱۵ رجمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ/ ۴ راپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب) حضرت مولانا امجد علی قادری، حضرت

مولانا نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵رفروری ۱۹۵۶ء م ۴رمحرم ۱۴۳۵ھ/ ۹رنومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا عارف اللہ خاں فیضی گونڈوی

۱۹۹۵ء میں الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور جاکر جماعت سادسہ میں داخلہ لیا اور آپ ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۹ء میں فضیلت کا کورس مکمل کر کے فارغ التحصیل ہو گئے۔ آپ کے اساتذہ اشرفیہ میں مندرجہ ذیل حضرات آتے ہیں:

محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی، حضرت علامہ اسرار احمد، حضرت علامہ عبد الحق، حضرت مولانا نصیر الدین پلاموی، حضرت مولانا اعجاز احمد مبارک پوری، حضرت مولانا شمس الہدیٰ بستوی، حضرت مولانا ناظم علی گونڈوی۔

پرائمری درجہ کے اساتذہ میں مولانا عبد القدوس مصباحی حافظ مشتاق احمد مرحوم نصو پوری وغیرہ شامل ہیں۔

مولانا موصوف نے عربی فارسی بورڈ الٰہ آباد وغیرہ کے امتحانات بھی پاس کیے اور متعدد سندیں حاصل کیں۔

منشی، مولوی، کامل، عالم، فاضل دینیات، ادیب ماہر، ادیب کامل، معلم اردو، سند فضیلت، سند حدیث

فراغت کے بعد آں موصوف نے تدریس کے لیے مدرسہ اسلامیہ اہل سنت پردھان پور، مدرسہ عربیہ فیض الرسول دُلّہ پور ضلع غازی پور تشریف لے گئے۔ اور بہترین خدمات انجام دیں۔ اس وقت مدرسہ مدینۃ العلوم متصل شاہی مسجد پوسٹ لہوا ضلع ویشالی بہار میں تشنگان علوم کو سیرابی دے رہے ہیں۔ مدرسہ مدینۃ العلوم میں صدارت کی ذمہ داری بھی آں موصوف ہی کے سر ہے۔ امامت وخطابت

کے منصب پر فائز ہیں۔عوام وخواص میں مقبولیت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔

آپ کے ہم درس احباب میں مولانا عبدالجلیل سمستی پور بہار، مولانا شاداب رضا گورکھ پور شامل ہیں۔

رشتۂ مناکحت: انجم بانو بنت محمد شوکت جام ڈیہہ گھوسی سے آپ کا عقد ۲۱/جولائی ۲۰۰۵ء میں ہوا۔شاہ نواز، شہنشاہ، صبا انجم آپ کی اولاد ہیں۔

مفتی محمد اسلم مصباحی

مولانا محمد اسلم مصباحی ایک باشعور اور بالغ نظر عالم دین کا نام ہے۔ان کا نسب نامہ اس طرح ہے عبدالعزیز ابن خان محمد بن ولی محمد شیخ۔ان کی ولادت ۴/رجب مطابق ۸/اگست ۱۹۸۰ء کو بھات کول میں ہوئی۔

مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول سے پرائمری درجات پاس کیا پھر مشرقی اتر پردیش کی مشہور درس گاہ جامعہ شمس العلوم گھوسی میں اعدادیہ سے سادسہ تک تعلیم حاصل کیا پھر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے فضیلت کیا۔مزید تعلیم کے اشتیاق نے حضرت بحرالعلوم کے قدموں میں ڈال دیا اور شمس العلوم گھوسی سے تخصص فی الفقہ کیا۔

مولانا مصباحی نے جن علماے ذی وقار سے خوشہ چینی کی ان کے اسماے گرامی ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵/محرم ۱۴۳۴ھ) محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، حضرت علامہ قمرالدین قمر اشرفی علیہ الرحمہ (وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء)، حضرت علامہ عبدالشکور گیاوی،

حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت علامہ نصیر الدین مصباحی، حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی، حضرت علامہ اسرار احمد مصباحی، حضرت علامہ شمس الہدیٰ خاں رضوی، حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی، حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا سیف الدین شمسی علیہ الرحمہ (ولادت ۱۸ر اگست ۱۹۴۷ء وفات ۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۴ر جنوری ۲۰۱۸ء) مولانا عبدالقدوس مصباحی نصوپوری، مولانا قمر الدین صاحب ندوہ سرائے، ماسٹر محمد شبراتی بھات کول۔

جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے یکم جمادی الآخرہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۱ر اگست ۲۰۰۱ء کو فارغ التحصیل ہوئے۔آپ نے بہت سی سندیں حاصل کیں۔جنھیں درج کیا جارہا ہے۔

منشی، مولوی، کامل، ادیب، ادیب ماہر، کامل، فاضل، عالمیت، فضیلت بورڈ اور جامعات کی ان سندوں کے علاوہ سند اصول حدیث اور سند اصول فقہ بھی حاصل ہے۔

تدریس: مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ مبارک پور میں ۲۰۰۴ء سے ۲۲ر جولائی ۲۰۱۵ء تک پرائیویٹ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے پھر ۲۳ر جولائی ۲۰۱۵ء سے اب تک شعبۂ عالیہ میں ایک کامیاب مدرس کی حیثیت سے مصروف ہیں۔

مناکحت: عالمہ عمرانہ خاتون بنت جناب محمد یوسف صاحب نارہ مڑہاں سے آپ کا عقد ۲۴ر ذی الحجہ ۲۰۰۳ء میں ہوا۔جن سے احسن رضا (ولادت ۲۰۰۴ء) اشرف رضا (ولادت ۲۰۰۶ء) اختر رضا (ولادت ۲۰۰۸ء) محسن رضا (ولادت ۲۰۱۴ء) اور گل ناز تبسم رضوی (ولادت ۲۰۱۲ء) بقید حیات ہیں۔

مضامین: تحریر سے گوآپ کا تعلق بہت کم رہا تاہم کئی ایک جامع مضامین بھی سامنے آئے۔

بیعت: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶ر محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲ر فروری ۱۹۴۳ء م ۷ر ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) سے ۲۰۰۵ء میں بیعت ہوئے۔

خطابت: خطابت آپ کا محبوب مشغلہ ہے اس میدان میں کافی شہرت ومقبولیت حاصل ہے گردونواح اوردوردراز کے علاقوں میں تقریر وبیان کے ذریعہ عوام الناس مستفید ہوتے ہیں اور درس گاہی وقت میں طلبہ علوم دینیہ چشمۂ علم وادب سے سیرابی پاتے ہیں۔

مولانا معین الدین خاں مصباحی

مولانا محمد معین الدین خاں مصباحی ابن محمد سراج الدین خاں ابن ابوالحسن خاں ابن محمد حیدر خاں۔ ۸ر فروری ۱۹۸۱ء میں نصوپور میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم مدرسۃ البنات نصوپور میں لی اس کے بعد مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں داخلہ لیا پھر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے ۱۹۹۸ء میں سند فراغ حاصل کیا۔

۲۰۰۰ء تا ۲۰۰۳ء ندوہ لکھنؤ میں رہ کر تخصص فی الادب کی ڈگری حاصل کی پھر اس کے بعد جامعاتی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اور ممتاز ڈگری کالج متعلقہ لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے میں کالج ٹاپ کیا اور شجاعت علی سندیلوی ایوارڈ سے نوازے گئے۔ پھر لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ سے ایم اے میں یونیورسٹی ٹاپر رہے اور گولڈ میڈل

ودیگر اعزازات سے نوازے گئے۔ ۲۰۰۴ میں جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی میں داخلہ لیا لیکن سال بھر ہی گزرنے پائے تھے کہ فکر معاش کے سبب آپ کو تعلیم موقوف کرنی پڑی۔ ۱۱ر مئی ۲۰۰۵ء تا ۴ر مئی ۲۰۱۱ء سعودی منیجر ویزا کی حیثیت سے رہے پھر پرموشن ہوکر ہیڈ ویزا انچارج بھی ہوئے۔ بعدہ دہلی آکر جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں ازسرنو داخل ہوئے اور اس وقت ''اردو میں قصیدے کی تنقید'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔

مولانا مصباحی نے بہت سی سندیں حاصل کیں بقید سنہ ذیل میں انھیں درج کیا جارہا ہے۔

عالمیت ۱۹۹۶ء فضیلت ۱۹۹۸ء منشی ۱۹۹۳ء مولوی ۱۹۹۴ء کامل ۱۹۹۵ء عالم ۱۹۹۷ء ادیب ماہر، ادیب کامل، عالمیت فی الادب العربی ۲۰۰۱ء تخصص فی الادب العربی ۲۰۰۳ء، بی اے لکھنؤ یونیورسٹی ۲۰۰۱ء، ایم اے لکھنؤ یونیورسٹی، ڈپلوما ان کمپیوٹر اپلیکیشن، ڈپلوما ان آبجکٹ اورینٹڈ ٹیکنولوجی۔

اساتذہ: حضرت مولانا فخر الدین نظامی گھوسوی علیہ الرحمہ (م ۱۵ر جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ/ ۴ر اپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب) حضرت مولانا امجد علی قادری، حضرت مولانا نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵ر فروری ۱۹۵۶ء م ۴ر محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹ر نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا عارف اللہ خاں فیضی گونڈوی، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی، حضرت علامہ اسرار الحق، حضرت علامہ عبد الحق، حضرت مولانا نصیر الدین، حضرت مولانا اعجاز احمد مبارک پوری، حضرت مولانا شمس الہدیٰ بستوی، حضرت مولانا ناظم علی گونڈوی۔

اب تک آپ کے قلم سے تین کتابیں تحریر میں آچکیں ہیں
• فن کتابۃ القصہ فی الادب العربی الحدیث • داڑھی کی شرعی حیثیت • بہار شریعت اورادب کی روشنی میں
مناکحت: ریشمہ خاتون بنت محمد نقی خان مرحوم مئو سے ۶ ر جون ۲۰۱۱ء میں عقد ہوا ایک لڑکا (ولادت ۲۰۱۶ء) بقید حیات ہے۔

مولانا محمد مبارک علی رضوی

مولانا محمد مبارک علی رضوی، مولانا محمد اسلام مصباحی مرحوم کے صاحب زادے ہیں آپ کی ولادت ۱۵ ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ مطابق ۶ ر جنوری ۱۹۸۲ء بروز جمعرات بھات کول میں ہوئی آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے:
مولانا محمد اسلام مصباحی مرحوم ابن الحاج شیخ بھولا ابن سحابن ابن عبداللہ مرحوم
تعلیم: آپ نے بھی ابتدائی تعلیم مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول میں مولانا عبدالقدوس اور مولانا قمرالدین سے حاصل کی پھر مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں اعدادیہ تا ثالثہ کے درجات پاس کیے بعدہ جامعہ شمس العلوم گھوسی میں داخلہ لیا اور رابعہ تا سادسہ درجات کے علوم پڑھے پھر جماعت سابعہ جامعہ امجدیہ گھوسی میں بعدہ منظر اسلام بریلی شریف پہنچ کر سند و دستار فضیلت حاصل کیے پھر جامعہ حنفیہ بجرڈیہہ بنارس سے بھی آپ نے دستار فضیلت ۱۵ ر ستمبر ۲۰۰۵ء میں حاصل کی۔
اسناد: فضیلت کے علاوہ منشی، مولوی، کامل، کی ڈگریاں بھی آپ کو حاصل ہیں۔
اساتذہ: محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا مفتی ظہیرالحسن

ادروی،حضرت مولانا محمد محبوب عزیزی،حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی،حضرت مولانا بدرالدجیٰ بستوی،حضرت مولانا اظہار احمد مصباحی،حضرت مولانا نذیر احمد منانی، ادیب شہیر حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی،شہزادۂ صدرالشریعہ حضرت مولانا فداءالمصطفیٰ قادری،حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی،حضرت مولانا رضوان احمد شریفی،حضرت مولانا وصی احمد گھوسی،حضرت مولانا عبدالرحمٰن بستوی،حضرت مولانا محمد صدیق مصباحی،حضرت مولانا آل مصطفیٰ مصباحی،حضرت مولانا مفتی ابوالحسن قادری،حضرت مولانا خلیق احمد گھوسوی علیہ الرحمہ ۲۰۰۸ء،حضرت مولانا سید محمد فاروق رضوی،حضرت قاری ابرار احمد ادروی آپ کے قابل ذکر اساتذہ میں شامل ہیں۔

شرکائے فراغت: مولانا اشرف رضا (ابن مولانا منیر احمد علیہ الرحمہ سابق ناظم اعلیٰ مدرسہ بحرالعلوم مئو) خلیفہ سید علی مرتضیٰ عثمان آباد لاتور،مولانا محمد اسماعیل مئو،مولانا ضمیرالدین علی نگر،مولانا محمد رضوان مظفرپور،مولانا شاکر علی بہار۔

بیعت: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶ر محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲ر فروری ۱۹۴۳ء م ۷ر ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) سے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہیں۔

مناکحت: عالمہ ام ورقہ بنت جناب محمد مقیم موضع نارہ پرمڑہاں سے ۶را پریل ۲۰۱۰ء میں نکاح ہوا جس سے شکیبہ فاطمہ مرحومہ (ولادت وفات ۲۴ر ستمبر ۲۰۱۱ء) فضیل رضا (ولادت ۴ر ستمبر ۲۰۱۲ء) شعیبہ فاطمہ (ولادت ۱۰ر جنوری ۲۰۱۴ء) چار بچے متولد ہوئے۔

تدریس: فراغت کے بعد بھٹری کرہاں میں ۹ر ماہ، مدرسہ عزیہ خیرالعلوم بھیرہ

میں ۲ رسال، چھپارہ ضلع سیونی میں ۴ رماہ، سنبھل مرادآباد میں ۲۱؎ رماہ، امامت مسجد ڈھولنا ۲ رسال، فی الحال مدرسہ عین العلوم بھات کول میں تدریس اور مسجد ہرناساد میں امامت کے فرائض تقریباً ٦ رماہ سے انجام دے رہے ہیں۔

مضامین: آپ نے کچھ مضامین بھی تحریر کیےایک کتاب'' فضیلت اویس قرنی'' چھپ کرآپ کے سال فراغت تقسیم بھی ہوئی۔

مولانا محمد احمد شمسی

مولانا محمد احمد شمسی ایک نوجوان عالم دین ہیں۔آپ کے والد جناب برکت اللہ اور جد امجد جان محمد ابن قاسم علی مرحوم تھے۔مقام مڑہاں ولید پور میں ۱۰ ر نومبر ۱۹۸۲ء میں پیدا ہوئے۔

مولانا شمسی نے ابتدائی تعلیم مدرسہ اشرفیہ ظفرالاسلام مڑہاں میں حاصل کی۔ متوسطات تک کتابیں دارالعلوم اہل سنت ضیاء العلوم خیرآباد میں پڑھیں اور منتہی کتابیں جامعہ شمس العلوم گھوسی میں پڑھ کر اپنی تعلیم کو مکمل کیا۔

مدرسہ اشرفیہ ظفرالاسلام میں حضرت مولانا اظہارالحق صاحب مصباحی سے پڑھا اور دارالعلوم اہل سنت ضیاء العلوم خیرآباد میں حضرت مولانا مفتی ظہیر حسن صاحب قبلہ ادروی اور حضرت مولانا عبدالغفار صاحب مصباحی، حضرت مولانا بدرالدجیٰ صاحب مصباحی ،حضرت مولانا محبوب احمد صاحب عزیزی مصباحی، حضرت مولانا اظہار احمد مصباحی، حضرت مولانا محمد نذیر احمد صاحب منانی وغیرہم علماے کرام آپ کے اساتذہ رہے پھر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں بحرالعلوم حضرت علامہ الحاج مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ رمحرم ۱۴۳۴ھ)

علامہ قمرالدین قمرؔ اشرفی گھوسوی علیہ الرحمہ (وفات یکم فروری ۲۰۱۷ء)، حضرت علامہ ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی سے تحصیل علم کر کے ۱۰ر شعبان ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۶ر اکتوبر ۲۰۰۱ء میں جامعہ شمس العلوم گھوسی کے جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سند و دستار فضیلت حاصل کی۔

فراغت کے بعد ۲۰۰۲ء میں مڑہاں کے ایک اسکول سے تدریس کا آغاز کیا اور اسی ادارہ میں پڑھا رہے ہیں۔

مولانا شمسی نے مندرجہ ذیل سندیں حاصل کی ہیں:

عربی فارسی بورڈ اتر پردیش سے مولوی، عالم، فاضل، منشی، کامل، دارالعلوم اہل سنت ضیاء العلوم خیرآباد سے عالمیت، جامعہ شمس العلوم گھوسی سے فضیلت۔

تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری دامت برکاتہ (ولادت: ۲۶ محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲ر فروری ۱۹۴۳ء) کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

مولانا شمسی تقریر، نعت خوانی اور نظامت سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور گرد و نواح کے میلاد پاک کے پروگرام میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

مولانا محمد اشرف رضا مصباحی

مولانا محمد اشرف رضا مصباحی ابن محمد عزیر ابن محمد عمر مرحوم (م ۲۰۰۰) ابن حبیب اللہ مرحوم ابن عبدالواحد مرحوم ۲۸ر ستمبر ۱۹۸۳ء میں بمقام بھیرہ متولد ہوئے۔ آپ کی ماں کا نام فریدہ خاتون (م ۲۲ر رجب ۲۰۰۶ء) ہے۔

ابتدائی تعلیم مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ میں ماسٹر فیروز احمد گھوسوی مولانا لئیق احمد چریاکوٹی، ماسٹر زبیر احمد اترولیا سے حاصل کی۔ درس نظامیہ کی تحصیل کے

لیے مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ، مدرسہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج اور جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں تعلیمی ایام گزارے اور درج ذیل علمائے کرام سے شرف تلمذ حاصل کر کے ۲۰۰۴ء میں فضیلت اور ۲۰۰۶ء میں جامعہ شمس العلوم سے تخصص فی الفقہ کی تکمیل کی۔

قاری فضل حق ابراہیم پوری، حضرت مولانا مسیح اللہ محمد آبادی، حضرت مولانا فخر الدین نظامی گھوسی علیہ الرحمہ (۱۵ر جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ/ ۴ر اپریل ۲۰15ء بعد مغرب)، حضرت مولانا امجد علی قادری محمد آبادی، حضرت مولانا عارف اللہ خاں فیضی گونڈوی، حضرت مولانا نصر اللہ رضوی بھیروی علیہ الرحمہ (۱۵ر فروری ۱۹۵۶ء م ۴ر محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹ر نومبر ۲۰۱۳ء)، حضرت مولانا شمس الہدیٰ خاں مصباحی، حضرت مولانا نفیس احمد بارہ بنکوی، حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی، صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت مولانا نصیر الدین مصباحی، حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی، حضرت مولانا عبد الحق رضوی، بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ر محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا جمال اشرف ولید پوری، حضرت مولانا شکیل احمد، حضرت مولانا محمد یعقوب، حضرت مولانا محمد یوسف، حضرت مولانا محمد کوثر خاں نعیمی علیہ الرحمہ (۲ر جنوری ۱۹۵۵ء م ۲۰ر ربیع الاول ۱۴۳۳ھ/ ۱۳ر فروری ۲۰۱۲ء) حضرت مولانا صلاح الدین مصباحی وغیرہم۔

مولانا محمد اشرف نے ۱۹ر جولائی ۲۰۰۴ء یکم جمادی الآخرہ ۱۴۲۵ھ دوشنبہ کو فضیلت کی دستار لی اس کے علاوہ دیگر سندیں بھی حاصل کی ہیں۔

عالمیت اور قراءت بروایت حفص فیض العلوم محمد آباد سے حاصل کی نیز منشی

مولوی الہ آباد بورڈ سے پاس کیا۔

آپ کے چند ہم درس لوگوں کے نام یہ ہیں : مولانا توفیق احمد امبیڈکر نگر، مولانا کاشف رضا محمد آباد۔

رشتۂ نکاح: انیسہ فاطمہ بنت مولانا خورشید انور رنگی کریم الدین پور گھوسی سے ۹؍شوال ۲۰۱۰ء میں عقد ہوا۔جس سے ایک بچی ام رباب (۲۰۱۲ء) متولد ہوئی۔

بیعت: حضور سید محمد اویس میاں صاحب قبلہ بلگرام شریف سے ۱۹۹۸ء میں بیعت ہوئے۔

تدریس: بعد فراغت دارالعلوم تیغیہ رکسہا بازار ضلع غازی پور (۲۰۰۶ء) دارالعلوم غوث الوریٰ غازی آباد (۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۹ء) جامعہ اشرفیہ فیض العلوم چاندہ بازار سلطان پور (۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۴ء) اس کے بعد سے مدرسہ اشرفیہ دقادریہ سراج العلوم بھات کول میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا عرفان رضا مصباحی

حضرت مولانا عرفان رضا مصباحی ایک جواں سال اور خاموش طبع عالم دین ہیں آپ صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ کے بڑے صاحب زادے ہیں ۲۳؍ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ ۱۲؍اکتوبر ۱۹۸۲ء میں آپ کی پیدائش سرزمین بھیرہ محلہ پورب میں ہوئی۔آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے:

مولانا عرفان رضا مصباحی ابن علامہ محمد احمد مصباحی ابن محمد صابر اشرفی ابن عبدالکریم ابن محمد اسحٰق ابن جمن خلیفہ۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ میں حاصل کرکے آپ نے

اعدادیہ تا فضیلت کی مکمل تعلیم جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں لی اور قراءت بروایت حفص کا کورس مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن بڑا چاند لکھنؤ سے کیا اور جامعہ اشرفیہ میں عرس عزیزی کے موقع سے ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔

اساتذہ: ماسٹر وصی احمد احسن گھوسوی، ماسٹر فیروز احمد گھوسوی، قاری ذاکر علی صاحب لکھنو، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، سراج الفقہا مفتی نظام الدین رضوی، حضرت مولانا شمس الہدیٰ خاں مصباحی، حضرت مولانا مفتی بدر عالم مصباحی، حضرت مولانا اعجاز احمد مصباحی، حضرت مولانا مسعود احمد برکاتی، وغیرہ آپ کے قابل ذکر اساتذۂ کرام میں شامل ہیں۔

اسناد: عالمیت، فضیلت اور قراءت کے علاوہ عربی فارسی بورڈ اور علی گڑھ بورڈ کی جملہ سندیں آپ نے اچھے نمبرات سے حاصل کیں۔

زوجیت: عالمہ نسرین فاطمہ شمسی بنت جناب ارشاد احمد گھوسوی سے ۲۰۰۹ء میں آپ کا نکاح ہوا جن سے دو اولاد زبیر بختیار (۱۴۳۲ھ) سامیہ فضیلت (۱۴۳۶ھ) موجود ہیں۔

تدریس: مدرسہ عزیزیہ مظہر العلوم نچلول بازار مہراج گنج، جامعۃ الرضا مالیگاؤں، مدرسہ قادریہ صابریہ برکاتیہ کلیر شریف، جامعہ ہاشمیہ راجستھان، دار العلوم امام احمد رضا بوڑلی گجرات، مدرسہ گلشن رضا نانڈیر، دار العلوم صوفیہ حمیدیہ ناگور، جامعہ امام احمد رضا رتنا گیری ملک کے ان صوبوں کے مدارس میں مولانا موصوف نے تدریسی خدمات انجام دیں۔ اس وقت المجمع الاسلامی مبارک پور میں لائبریرین اور نگراں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

مولانا شوکت علی امجدی

مولانا شوکت علی امجدی ابن جناب محمد ادریس ابن محمد روزن کی ولادت موضع بھات کول میں ۳؍مارچ ۱۹۸۵ء میں ہوئی۔

تعلیم: پرائمری درجات کی تعلیم مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول میں مولانا عبدالقدوس مصباحی اور مولانا قمرالدین ندوہ سرائے سے حاصل کرکے مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں اعدادیہ، اولیٰ، ثانیہ کے درجات پڑھے پھر دارالعلوم مخدومیہ کچھوچھہ میں ثالثہ، رابعہ اور مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں خامسہ درجات کی تعلیم حاصل کی بعدہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں داخلہ لیا اور فضیلت تک کے بقیہ درجات کو مکمل کرکے ۲۰۰۶ء میں فارغ ہوگئے۔

اساتذہ: آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا بدرالدجیٰ مصباحی، حضرت مولانا اظہار احمد بستوی، حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی، حضرت مولانا نذیر احمد منانی، حضرت مولانا محمد محبوب عزیزی، حضرت مولانا مفتی ظہیرالحسن ادروی، حضرت مولانا محمد امین کچھوچھوی، قاری ابوالکلام دھنباد، حضرت مولانا اشتیاق احمد، حضرت مولانا فخرالدین نظامی علیہ الرحمہ (۱۵؍جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ/ ۴؍اپریل 2015ء بعد مغرب) حضرت مولانا نصراللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵؍فروری ۱۹۵۶ءم ۴؍محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا عارف اللہ فیضی، حضرت مولانا مسیح اللہ فیضی، حضرت مولانا امجد علی قادری، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی،

حضرت مولانا عبدالرحمٰن بستوی، حضرت مولانا مفتی ابوالحسن قادری، حضرت مولانا محمد صدیق مصباحی، حضرت مولانا مفتی شمشاد احمد مصباحی، حضرت مولانا قاری احمد جمال گھوسوی وغیرہم شامل ہیں۔

شرکائے فراغت: مولانا وجہ القمر بہار، مولانا ارشد رضا گھوسوی

اسناد: فضیلت کے علاوہ منشی، مولوی، عالم، کامل کی سندیں عربی فارسی بورڈ اتر پردیش سے حاصل ہیں۔

بیعت: پیر طریقت حضرت مولانا سید فخر الدین اشرف کچھوچھوی دام ظلہ سے ۲۰۱۵ء میں بیعت ہوئے۔

تدریس: فراغت کے بعد مدرسہ ابوصالح غوثیہ قادریہ کوراں ٹاؤن ایریا ضلع الٰہ آباد میں بحیثیت مدرس آپ کی تقرری ہوئی جس میں تدریس کے علاوہ اس کے انتظام وانصراف کی ذمہ داریاں بھی آپ ہی کے سر ہیں۔

مولانا عالمگیر اشرف مصباحی

مولانا عالمگیر اشرف مصباحی ابن جناب نورالعین اشرفی ایک جواں سال، بالغ نظر عالم دین ہیں بھیرہ محلہ پورب میں ۶ر جولائی ۱۹۸۵ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

مولانا عالمگیر اشرف مصباحی بن محمد نورالعین اشرفی انصاری بن شیخ محمد رفیع انصاری مرحوم بن شیخ سلیم اللہ انصاری مرحوم بن شیخ محمد صدیق انصاری مرحوم۔

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ اور مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور میں پرائمری درجات مکمل کرکے آپ نے جامعہ عربیہ اظہارالعلوم نیا بازار جہانگیر گنج

میں اعدادیہ، اولی اور جامعہ امجدیہ میں رضویہ گھوسی میں ثانیہ تا سادسہ کی تعلیم حاصل کی پھر الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا اور یکم جمادی الآخرہ ۱۴۲۶ھ مطابق ۸؍جولائی ۲۰۰۵ء بروز جمعہ بموقعہ عرس عزیزی فضیلت کی دستار بندی ہوئی پھر دوبارہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی سے تخصص فی اللفقہ الحنفی کا دو سالہ کورس مکمل کیے۔

اسناد: قراءت بروایت حفص ۲۰۰۱ء عالمیت ۲۰۰۴ء (جامعہ امجدیہ گھوسی) فضیلت ۲۰۰۵ء (جامعہ اشرفیہ مبارک پور) تخصص فی الفقہ الحنفی ۲۰۰۷ء، قراءت سبعہ ۲۰۰۷ء (جامعہ امجدیہ گھوسی) ان اسناد کے علاوہ عربی فارسی بورڈ سے منشی ۱۹۹۷ء منشی کامل ۱۹۹۹ء، مولوی ۲۰۰۰ء، عالم ۲۰۰۳ء، فاضل طب ۲۰۰۵ء، فاضل دینیات ۲۰۰۶ء، کی سندیں بھی آپ نے حاصل کیں سند اجازت للفقہ الحنفی، سند اجازت قرآن عظیم، سند اجازت احادیث نبویہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ العالی وسراج الفقہا مفتی نظام الدین رضوی اور شیخ الحدیث علامہ عبد الشکور مصباحی سے حاصل ہیں۔

اساتذہ: آپ کے اساتذہ کرام کی تفصیل یہ ہے:

حضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب قبلہ شہزادہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ، حضرت خیر الاذکیا علامہ محمد احمد صاحب قبلہ مصباحی، محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ رضوی، حضرت علامہ عبد الشکور صاحب قبلہ مصباحی، حضرت مولانا نصیر الدین صاحب قبلہ مصباحی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی، حضرت مولانا محمد کوثر خاں نعیمی علیہ الرحمہ (۲؍جنوری ۱۹۵۵ء م ۲۰؍ربیع الاول ۱۴۳۳ھ/ ۱۳؍فروری ۲۰۱۲ء) حضرت مولانا

شمس الہدیٰ خاں مصباحی، حضرت مولانا مفتی جمال اشرف مظلہٗ مصباحی ولید پوری، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب قبلہ مصباحی ،حضرت علامہ عبدالحق رضوی، حضرت مولانا مفتی بدرعالم صاحب مصباحی ،حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی ،حضرت مولانا صدرالوریٰ مصباحی،حضرت مولانا مفتی شمشاد احمد مصباحی، حضرت مولانا حافظ محمد صدیق مصباحی، حضرت قاری احمد جمال قادری مصباحی، حضرت مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی،حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی، حاجی عبدالحفیظ بھیروی مرحوم، ماسٹر فیروز احمد گھوسوی، حافظ محمد مشتاق نصوپوری، ماسٹر محمد شبراتی بھات کولی وغیرہ شامل ہیں۔

ہم درس: مولانا ازہار احمد امجدی مصباحی شہزادہ فقیہ ملت بستی، مولانا زبیر احمد مصباحی محمد آبادی مدرسہ عربیہ فیض العلوم، مولانا قیصر رضا مصباحی گھوسی، مفتی محمد عارف القادری مصباحی جامعہ امجدیہ گھوسی، مفتی محمد محبوب رضا مصباحی نوری دارالافتا بھیونڈی، مولانا عبدالقادر مصباحی اعظم گڑھ، ڈاکٹر مولانا اشرف الکوثر مصباحی۔

تصانیف/مضامین

دوران طالب علمی ہی سے آپ کو قرطاس وقلم سے تعلق رہا اب تک ساٹھ کے قریب مختلف عنوانات پر مضامین آپ نے سپرد قلم کیے۔کئی مضامین مختلف جرائد ورسائل میں اشاعت پذیر بھی ہوئے۔

● قرآن کریم اوردستورزندگی ● منشیات کی تباہ کاریاں کیوں اورکیسے؟ ● خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ● سرکاراعظم صلی اللہ علیہ وسلم اورغزوات● غیرمقلدین

کے افکار وعقائد کا تنقیدی جائزہ • انقلاب ۱۸۵۷ء میں علما کی قربانیاں • حضور صدرالشریعہ اوراشاعت حدیث • مجاہد ملت تصلب فی الدین • حضرت بحرالعلوم صاحب قبلہ کی سوانح وحالات • قران کی اخلاقی تعلیمات اوردعوت دین • الخطبات الادیسیہ (بارہ خطبات) عربی غیرمطبوعہ • موت کے بعد اولیا کی حیات، واقعات کے تناظر میں • ضروری مسائل کا شرعی حل (کتاب)

بیعت: مولانا موصوف سلسلۂ عالیہ اویسیہ واسطیہ میں پیرطریقت حضور سید شاہ اویس مصطفیٰ واسطی مدظلہ بلگرام شریف سے بیعت ہیں۔

رشتۂ نکاح: عالمہ ام شبینہ امجدی بنت جناب رضوان اللہ صاحب مرحوم ساکن بڑا گاؤں بازار گھوسی سے بتاریخ ۲۴ رشوال ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۹ رجولائی ۲۰۱۷ء میں عقد ہوا۔

تدریس: فراغت کے بعد آپ جامعہ امجدیہ گھوسی میں ۲۰۰۷ء تا ۲۰۱۰ء درس تدریس کے علاوہ سہ ماہی امجدیہ کے معاون ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کرتے رہے پھر ۲۰۱۰ء کے آخر میں مرکزی دارالعلوم اسلامیہ ہمدانیہ ڈوروشاہ آباد ضلع اننت ناگ جنوبی کشمیر گئے جہاں درس وتدریس کے علاوہ ہمدانیہ دارالافتا والقضاء سے فتاویٰ نویسی کی بھی خدمت انجام دیتے رہے جن کے قلم سے تقریباً تین سو سے زائد فتاوے لکھے جاچکے ہیں۔ اس وقت ادارۂ اہل سنت دارالعلوم بشیریہ رضویہ مادھوسنگھ ضلع بھدوہی میں صدرالمدرسین کے عہدہ پر فائز ہوکر درس وتدریس اور قلم وقرطاس کے ذریعہ خدمت دین متین میں لگے ہوئے ہیں۔

مولانا شکیل احمد امجدی

حضرت مولانا شکیل احمد قریشی امجدی ابن نظام الدین مرحوم ابن حاجی سائیں مرحوم ولید پور کے ایک جواں سال عالم دین ہیں ۲۱؍جولائی ۱۹۸۵ء آپ کی تاریخ پیدائش ہے۔

مقامی مکتب مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ولید پور میں پرائمری درجات کی آپ نے تعلیم حاصل کی پھر جامعہ عربیہ اظہار العلوم نیا بازار جہاں گیر گنج میں آپ کا تعلیمی سلسلہ منتقل ہوگیا اور منتہی درجات کی تکمیل کے لیے جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں مشاہیر علمائے کرام سے اکتساب علم کر کے ۵؍دسمبر ۲۰۰۵ء میں آپ فارغ التحصیل ہوئے۔

آپ کے اساتذہ کی تفصیل یہ ہے: حضرت مولانا شکیل احمد گھوسوی، حضرت مولانا محمد کوثر نعیمی علیہ الرحمہ (۲؍جنوری ۱۹۵۵ء م ۲۰؍ربیع الاول ۱۴۳۳ھ / ۱۳؍فروری ۲۰۱۲ء) حضرت مولانا شکیل احمد نواری، حضرت مولانا جمال اشرف مصباحی ولید پوری، حضرت مولانا محمد یعقوب مصباحی، حضرت مولانا شمشاد احمد مصباحی، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ قادری، حضرت مولانا قاری احمد جمال قادری، حضرت مولانا عبد المبین مصباحی۔

آپ کے چند ہم درس علمائے کرام کے نام یہ ہیں: مولانا ضیاء المصطفیٰ ادروی، مولانا ریاض الدین امجدی بہار، مولانا عبد الحمید ناندیڑ۔

اسناد: الٰہ آباد بورڈ سے منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضل، فاضل معقولات اور جامعہ امجدیہ گھوسی سے فضیلت اور تخصص فی الحدیث والفقہ کی سندیں حاصل ہیں۔

تدریس: فراغت کے بعد مولانا امجدی مہاراشٹر تشریف لے گئے اور لاتور، عثمان آباد، شولا پور کے علاقوں میں مختلف مساجد و مدارس میں اپنی خدمات پیش کیں اور بحسن وخوبی ۲۰۰۵ء تا ۲۰۱۵ء اپنی خداداد صلاحیتوں کے جوہر لٹاتے رہے اس وقت جامعہ صدیقیہ فیضان العلوم شہر سانگولا ضلع شولا پور میں عہدۂ صدارت پہ فائز ہیں۔

رشتۂ مناکحت: حمیدہ خاتون سے عقد ہوا، ایک لڑکا قیصر رضا موجود ہے۔

مولانا عبدالعزیز امجدی

مولانا عبدالعزیز امجدی ابن محمد احمد مرحوم (م ۵ رشوال ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۰ رجولائی ۲۰۱۶ء بوقت ۹ ربجے صبح) ابن عین الحق مرحوم ابن غلام محمد ابن محمد صابر مرحوم کے صاحب زادے ہیں۔ ۱۲ رجنوی ۱۹۸۵ء میں بھیرہ محلہ پورب میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم مقامی مکتب مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ میں ماسٹر محمد منظر، ماسٹر انوار اللہ گھوسی (وفات ۸ رمارچ ۲۰۱۸ء)، مولانا قمر الدین ندوہ سرائے وغیرہ سے حاصل کر کے درس نظامیہ کی تکمیل کے لیے مختلف مدارس کا رخ کیا مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں اعدادیہ، اولیٰ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں ثانیہ، ثالثہ مدرسہ حنفیہ بحر العلوم مئو میں رابعہ، خامسہ پھر دوبارہ امجدیہ رضویہ گھوسی پہنچ کر سادسہ تا فضیلت کے درجات پاس کیے اور عرس امجدی کے موقع پر ۲۰۰۸ء میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔

اساتذہ: حضرت مولانا نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵ رفروری ۱۹۵۶ء م ۴ رمحرم ۱۴۳۵ھ/ ۹ رنومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا فخر الدین نظامی علیہ الرحمہ (۱۵ رجمادی

الآخرہ۱۴۳۶ھ/ ۴ر اپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب) حضرت مولانا محمد مرتضیٰ محمد آبادی، حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی، حضرت مولانا مفتی ابوالحسن قادری، حضرت مولانا محمد صدیق مصباحی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن بستوی، حضرت مولانا قاری احمد جمال گھوسوی، حضرت مولانا عزیزالرحمٰن مئوی، حضرت مولانا محمد تحریر صاحب مصباحی، حضرت مولانا محمد مرغوب مصباحی، حضرت مولانا علی احمد بستوی، حضرت مولانا مفتی ممتاز عالم خاں قادری، وغیرہ اساتذۂ کرام سے آپ نے علوم حاصل کیے فضیلت کے علاوہ کامل اور منشی کی سندیں بھی آپ کو حاصل ہیں۔

ہم سبق: منوید اختر امجدی ممبئی، محمد قاسم امجدی بستوی، حسیب رضا بہار

عقد: عابدہ خاتون بنت محمد احسان ولید پوری سے ۲۹ر نومبر ۲۰۱۶ء کو آپ کا نکاح ہوا۔

مصروفیت: فراغت کے بعد سے گھریلو کاروبار سے وابستہ ہیں درس وتدریس کے لیے کہیں باہر نہیں گئے تاہم علاقائی طور سے لوگوں کی مسائل دینیہ میں رہنمائی کرتے ہیں۔

مولانا امتیاز احمد امجدی

مولانا امتیاز احمد امجدی ابن الحاج عظیم اللہ ابن نور محمد مرحوم موضع بھات کول میں یکم مئی ۱۹۸۵ء میں پیدا ہوئے۔

آپ نے پرائمری درجات مقامی مکتب مدرسہ قادریہ سراج العلوم میں مولانا عبدالقدوس مصباحی سے پڑھے پھر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے آپ جامعہ امجدیہ گھوسی گئے اور ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۵ء تک مندرجہ ذیل اساتذہ سے اکتساب

علم کیا اور ۲۰۰۵ء میں فارغ ہوئے۔

اساتذہ: محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا عبدالرحمٰن مصباحی، حضرت مولانا مفتی ابوالحسن قادری، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی وغیرہ۔

رشتۂ نکاح: معلمہ رضوانہ خاتون بنت جناب محمد یوسف نارہ مڑہاں سے آپ کا نکاح ۲۰۰۶ء میں ہوا جن سے تین اولاد ہوئیں، محمد عزیر (۲۰۰۸ء) محمد عمیر (۲۰۰۹ء) صدیقہ خاتون (۲۰۱۰ء)

اسناد: فضیلت کے علاوہ منشی، مولوی اور علی گڑھ بورڈ کی کل ڈگریاں آپ نے حاصل کیں مزید ہائی اسکول انٹر بی، اے کے امتحانات بھی آپ نے پاس کیے۔

تدریس: فراغت کے بعد سے اب تک مقامی مکتب مدرسہ اہل سنت نور العلوم بھات کول میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مولانا حامد رضا امجدی

مولانا حامد رضا امجدی ابن جناب جمیل احمد بھیرہ پورب میں ۲/ جولائی ۱۹۸۵ء میں پیدا ہوئے آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔ جمیل احمد، ابن عین الحق مرحوم ابن غلام محمد ابن محمد صابر مرحوم۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم مقامی مکتب مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ میں ماسٹر محمد منظر، ماسٹر انوار اللہ گھوسی (وفات ۸/ مارچ ۲۰۱۸ء)، مولانا قمر الدین ندوہ سرائے وغیرہ سے حاصل کی پھر مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں اعدادیہ، اولیٰ کے درجات پاس کیے بعدہ جامعہ امجدیہ رضویہ میں ثانیہ تا فضیلت کی تعلیم مکمل کی اور ۲۰۰۷ء میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

اساتذہ: حضرت مولانا نصراللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵ر فروری ۱۹۵۴ء م ۴ر محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹ر نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا فخرالدین نظامی علیہ الرحمہ (۱۵ر جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ / ۴ر اپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب) حضرت مولانا محمد مرتضیٰ محمد آبادی، حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی، حضرت مولانا مفتی ابوالحسن قادری، حضرت مولانا محمد صدیق مصباحی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن بستوی، حضرت مولانا قاری احمد جمال گھوسوی، حضرت مولانا قاری تنویر احمد شمسی گھوسوی، حضرت قاری سلیم گھوسوی، آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔

اسناد: فضیلت کے علاوہ منشی، کامل، عالم اور فاضل دینیات کی ڈگریاں حاصل ہیں۔

ازدواج: عالمہ کلیمہ اصغری قادری بنت حضرت مولانا مفتی احمد القادری بھیروی سے ۲۵ر اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز شنبہ عقد ہوا جن سے محمد رضا قادری (ولادت ۲۶ر نومبر ۲۰۰۹ء) اور کلثوم قادری (ولادت ۲ر جنوری ۲۰۱۴ء) متولد ہوئے۔

تدریس: فراغت کے بعد ۲۶ر جولائی ۲۰۰۸ء میں آپ نے امریکہ کا تبلیغی سفر کیا اور اِس وقت ''فیضان مدینہ سینٹر'' میں تدریس کے علاوہ امامت وخطابت سے وابستہ ہیں۔

مولانا شمس الہدیٰ شمسی

آپ کے والد کا نام محمد یوسف اور دادا کا نام نور محمد مرحوم ہے موضع نارہ، مڑہاں مضافات ولید پور کے باشی ہیں۔ یکم جون ۱۹۸۶ء کو آپ کی پیدائش ہوئی۔ مقامی مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کرکے مولانا موصوف نے اعدادیہ تا سادسہ نورالعلوم معین الاسلام رتسڑ بلیا میں متوسطات تک کی کتابیں پڑھیں اور فضیلت کا کورس جامعہ شمس العلوم گھوسی میں مکمل کرکے ۵ر اکتوبر ۲۰۰۵ء میں فارغ

التحصیل ہوئے۔

اساتذہ: جن اساتذہ کے آگے آپ نے زانوئے تلمذ تہ کئے ان میں چند حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت مولانا محبوب احمد گھوسی حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی حضرت مولانا وصی احمد گھوسوی اور حضرت مولانا رضوان احمد شریفی۔

شرکائے فراغت: آپ کے ساتھ فارغ ہونے والے علماء میں مولانا محمد قاسم، مولانا ابو صالح اور مولانا محمد احمد شمسی وغیرہ شامل ہیں۔

اسناد: فضیلت کے علاوہ عالمیت اور قراءت کی سندیں بھی آپ کو حاصل ہیں۔

رشتۂ مناکحت: رخسانہ خاتون بنت جناب وحیداللہ صاحب ساکن زمانیہ غازی پور سے آپ کا عقد ہوا جس سے شمس اقبال، شمس حسان، شمس عدنان، شمس عثمان، اور ایک بچی صائمہ شمس متولد ہوئے۔

مصروفیت: فراغت کے بعد تجارت کو آپ نے ذریعہ معاش بنایا اور محبوب مشغلہ مدحت سرور کونین میں قرب وجوار اور دور دراز کے پروگراموں میں شرکت کرنا ہے۔ شمس ولید پوری سے آپ متعارف ہیں اور آپ کی وجہ سے ولید پور کا نام دور دور تک پہنچ رہا ہے۔

آپ کے لہجے میں قدرت نے بلا کا سوز رکھا ہے بڑے ہی پرکشش انداز میں نعتیہ کلام پڑھتے ہیں اور سامعین کو اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں۔

مولانا محمد خالد رضا مصباحی

جناب محمد صابر انصاری ولید پوری کے صاحب زادے ہیں ۱۷ر جولائی

۱۹۸۷ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔
ابتدائی تعلیم مدرسہ عربیہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور میں حاصل کی اور ثانیہ تاسادسہ مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں زیر تعلیم رہے پھر منتہی درجات کی تکمیل کے لیے الجامعۃ الاشرفیہ میں سادسہ تا فضلیت کے درجات پاس کیے اور یکم جمادی الآخرہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶؍مئی ۲۰۱۰ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔

اساتذہ: آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا مفتی ظہیر حسن ادروی، خیرالاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت مولانا بدالدجیٰ بستوی، حضرت مولانا عبدالشکور مصباحی، سراج الفقہا مفتی نظام الدین رضوی، وغیرہ اہم شخصیات شامل ہیں۔

ہم سبق: مفتی محمد مزمل خیرآبادی، مولانا محمد محبوب، مولانا درویش، مولانا امیرالدین مصباحی، غازی پوری وغیرہ علمائے کرام شامل ہیں۔

اسناد: عالمیت فضیلت کے علاوہ عربی فارسی بورڈ کی سبھی سندیں حاصل کیں۔

تدریس: فراغت کے بعد سے مدرسہ حنفیہ خضرالعلوم زمانیہ غازی پور میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں اور مسجد جمعہ میں امامت کی ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔

مناکحت: شگفتہ یاسمین بنت منیر احمد پرانی بستی مباک پور سے آپ رشتۂ مناکحت میں منسلک ہیں۔

مولانا مہدی حسن شمسی

مولانا مہدی حسن شمسی یکم جنوری ۱۹۸۸ء میں بھات کول میں پیدا ہوئے۔
آپ کے والد کا نام محمد مرتضیٰ اور دادا کا نام محمد شفیع ہے۔
مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول میں رسم بسم اللہ خوانی کے ساتھ پرائمری

درجات کی تکمیل کی، مدرسہ ضیاء العلوم خیرآباد اور مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ولید پور میں حفظ کی ابتدا ہوئی پھر اسے ترک کر کے عربی درجات کے لیے آپ جامعہ شمس العلوم گھوسی گئے اور اعدادیہ تا فضیلت کا کورس مکمل کر کے مئی ۲۰۰۹ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔

اساتذہ: آپ کے اساتذہ میں مولانا قمر الدین ندوہ سرائے، مولانا عبد القدوس مصباحی نصوپوری، صوفی علی احمد گھوسوی، حافظ ثناء اللہ مدھوبن، حافظ شوکت علی ضیاء العلوم خیرآباد، بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵/محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا فداء المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا محمد رضوان شریفی، حضرت مولانا وصی احمد گھوسوی، حضرت مولانا مفتی کلیم احمد گھوسوی، ماسٹر شکیل اختر گھوسوی وغیرہم شامل ہیں۔

اسناد: فضیلت کے علاوہ عالم، کامل، فاضل، منشی، مولوی کی سندیں آپ کو حاصل ہیں۔

ہم درس علما: مولانا محمد شاہد رضا بہار، مولانا عزیز الرحمٰن بنگال اور مولانا نور عالم گھوسی وغیرہ شامل ہیں۔

تدریس: فراغت کے بعد جامع مسجد رتسڑ بلیا میں ایک سال امامت سے وابستہ رہے پھر مدرسہ بیت العلوم حیدرآباد میں ۹/ماہ گزارے اور مدرسہ فیضان غریب نواز ضلع بلودا بازار چھتیس گڑھ میں چار سال تدریسی فرائض انجام دے کر چھتیس گڑھ کی دوسری مرکزی درس گاہ مدرسہ اصلاح المسلمین دار الیتامی رائے پور میں ۲۰۱۵ء سے درس و تدریس میں مصروف ہیں۔

رشتۂ نکاح: محترمہ کوثر جہاں بنت جناب عبدالباری صاحب امرائن علی نگر سے آپ کا نکاح ۲۰۱۳ء میں ہوا۔

مولانا شاداب رضا حلیمی شمسی

حضرت مولانا شاداب رضا حلیمی شمسی استاذ محترم علامہ نصر اللہ رضوی بھیروی علیہ الرحمہ (۱۵/فروری ۱۹۵۶ء م ۴/محرم ۱۴۳۵ھ/۹/نومبر ۲۰۱۳ء) کے صاحب زادے ہیں آپ کی پیدائش ۱۰/ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۱/اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز جمعرات بھیرہ میں ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: مولانا شاداب رضا حلیمی ابن علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ ابن ماسٹر محمد یونس ابن عبدالرحیم مرحوم۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم مقامی مکتب مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ میں ہوئی ۱۹۹۵ء میں درجہ اول اور پھر بالترتیب ۱۹۹۶ء تا ۱۹۹۹ء دوم، سوم، چہارم، پنجم پرائمری درجات پاس کیے۔ اور ۲۰۰۰ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا اور اٹھارہ پارہ حافظ محمد شبیر صاحب کی درس گاہ میں حفظ کیا اور جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج میں ۲۰۰۴ء تک زیر تعلیم رہ کر قاری الطاف حسین صاحب برکاتی سے حفظ قرآن کی تکمیل کی پھر مدرسہ حنفیہ ضیاء العلوم بڑا چاند گنج لکھنو میں قاری ذاکر حسین سے قراءت بروایت حفص کی تعلیم ۲۰۰۵ء میں حاصل کی۔

حفظ و قراءت کی تکمیل کے بعد درس نظامیہ کی تعلیم کے لیے اولاً مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم خیر آباد میں داخلہ لیا وہاں درجۂ اعدادیہ پڑھا پھر جماعت اولیٰ تا عالمیت جامعہ امجدیہ میں ۲۰۰۷ء تا ۲۰۱۲ء اور فضیلت جامعہ شمس العلوم گھوسی میں پڑھا اور ۱۷/جون ۲۰۱۳ء میں سند فراغ حاصل کیا۔

اسناد: حفظ، عالمیت، فضیلت، منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضل، عربی ڈپلومہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان وغیرہ سندیں آپ کو حاصل ہیں۔

اساتذہ: حافظ عبدالسلام ندوہ سرائے، مولانا قمرالدین ندوہ سرائے، ماسٹر محمد منظر گھوسی، ماسٹر انواراللہ گھوسی (وفات ۸/مارچ ۲۰۱۸ء) حافظ محمد شبیر، قاری الطاف حسین برکاتی، قاری ذاکر حسین لکھنؤ، حضرت مولانا محبوب خیرآبادی، ماسٹر محمد اسماعیل مرحوم مڑہاں (م ۱۵/ جولائی ۲۰۱۸ء) علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵/فروری ۱۹۵۶ء م ۴/محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹/نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا جمال مصطفیٰ قادری گھوسی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن مصباحی، حضرت مولانا آل مصطفیٰ مصباحی، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مصباحی، حضرت مولانا شمشاد احمد مصباحی، مولانا عبدالمبین مصباحی، حضرت مولانا مفتی ابوالحسن قادری، مولانا عرفان المصطفیٰ ازہری، حضرت مولانا قاری احمد جمال قادری، بحرالعلوم مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵/محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا محمد عاصم اعظمی، حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا وصی احمد گھوسی، حضرت مولانا رضوان احمد شریفی وغیرہ مشاہیر علماے کرام کے خوان علم وفضل سے خوشہ چینی کی۔

زوجیت: رضوانہ خاتون بنت جناب شمس الحق بڑا گاؤں گھوسی سے آپ کا عقد ۲۵/ مارچ ۲۰۱۵ء کو ہوا اور ادیب شہیر حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی نے ایجاب وقبول کی رسم ادا فرمائی۔

تدریس: فراغت کے بعد دارالعلوم اویسیہ رام نگر نینی تال اتراکھنڈ، مدرسہ تحفیظ القرآن سدھاری اعظم گڑھ، دارالعلوم بشیر یہ رضویہ قالین آباد مادھوسنگھ بھدوہی میں تدریسی فرائض آپ نے انجام دیے اور اس وقت آخرالذکر ادارے میں برسر

تدریس ہیں۔

مضامین: • صدرالشریعہ حیات وخدمات (عربی) • والدین کے ساتھ حسن سلوک (اردو)

• اسلام اور پردہ (اردو) • شراب نوشی حرام ہے (اردو) • مختصر سوانح والدمحترم (اردو)

مولانا موصوف ایک اچھے نقیب اجلاس ہیں چھوٹے بڑے پروگراموں میں آپ کی شرکت ہوتی ہے موزوں اور برمحل اشعار کی فراوانی کے ساتھ اچھے القاب سے شخصیات کا تعارف کرانے میں مہارت رکھتے ہیں موجودہ اہم شخصیات میں بیشتر کا تعارف کروانے کا آپ کو شرف حاصل ہے نیز آپ کی وجہ سے بھیرہ کا نام جگہ جگہ پہنچ رہا ہے۔

مولانا محمد یوسف بھیروی

مولانا محمد یوسف ابن حاجی فیاض احمد بھیرہ پورب میں ۷/اگست ۱۹۸۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے حاجی فیاض احمد ابن محمد خلیل مرحوم۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم مقامی مکتب مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم میں ماسٹر فیروز احمد، ماسٹر محمد منظر، ماسٹر انوار اللہ گھوسوی مرحوم (وفات ۸/مارچ ۲۰۱۸ء) سے حاصل کی پھر مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں اعدادیہ اور اولیٰ کے درجات پاس کیے بعدہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں ثانیہ جماعت کی تعلیم حاصل کی پھر جامعہ اظہارالعلوم نیا بازار جہاں گیر گنج میں داخلہ لیا اور ثالثہ تا فضیلت کے درجات مکمل کر کے ۲۰۰۹ء میں فارغ ہوئے۔

اساتذہ: علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵/فروری ۱۹۵۶ء م ۴/محرم ۱۴۳۵ھ

/ ۹رنومبر ۲۰۱۳ء) علامہ فخرالدین نظامی گھوسوی علیہ الرحمہ (۱۵ر جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ/ ۴راپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب) حضرت مولانا امجد علی قادری، حضرت مولانا محمد عارف اللہ فیضی، حضرت قاری فضل حق ابراہیم پوری، حضرت مولانا مفتی شمشاد احمد مصباحی، حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی، حضرت مولانا کوثر خاں نعیمی علیہ الرحمہ (۲رجنوری ۱۹۵۵ء م ۲۰رربیع الاول ۱۴۳۳ھ/ ۱۳رفروری ۲۰۱۲ء) حضرت مولانا شکیل احمد برکاتی، حضرت مولانا جمال اشرف ولید پوری، حضرت مولانا محمد یوسف گریڈیہہ وغیرہ اساتذہ میں شامل ہیں۔

اسناد: فضیلت کے علاوہ منشی مولوی، عالم، کامل کی سندیں بھی آپ کو حاصل ہیں۔

شرکائے فراغت: آپ کے ساتھ فارغ ہونے والے علما میں مولانا طارق انور بھیروی، مولانا محمد احمد اور مولانا شکیل احمد جہاں گیر گنجوی ہیں۔

مصروفیت: بسلسلۂ روزگار ۲۰۱۰ء سے سعودیہ عربیہ میں مقیم ہیں۔

مولانا محمد احمد اُویسی مصباحی

مولانا محمد احمد اُویسی مصباحی ولید پوری جناب ماسٹر رضاء المصطفیٰ صاحب سابق استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے نورنظر اور ولد عزیز ہیں۔ آپ ۷رستمبر ۱۹۸۹ء میں ولید پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کی یہ علم پروری اور دین متین سے لگاؤ کا نتیجہ ہے کہ خود عصری علوم سے آراستہ ہیں مگر اپنے بیٹے کو دینی علوم کی تعلیم دلائی اور شہرہ آفاق ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں اکابر علمائے اہل سنت سے تعلیم مکمل کر کے مئی ۲۰۰۹ء میں سند فراغ حاصل کیا۔ آپ سات بھائی دو بہنوں

میں تیسرے نمبر پہ ہیں۔

آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے محمد احمد مصباحی ابن الحاج ماسٹر رضاء المصطفیٰ ابن مولانا عبدالحق علیہ الرحمہ ابن حاجی محمد سائیں مرحوم قریشی۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم اور جامعہ رحمانیہ ولید پور میں مکمل کی۔ پرائمری کے اساتذہ میں مولانا شکیل احمد شمسی گھوسوی، ماسٹر وصی احمد صاحب احسن گھوسوی، مولانا مختار احمد اعظمی قابل ذکر ہیں۔ پھر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ اور مرکزی ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا رخ کیا۔

اساتذہ: حضرت مولانا فخرالدین نظامی گھوسوی علیہ الرحمہ (۱۵؍جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ/ ۴؍اپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب) حضرت علامہ نصراللہ بھیروی علیہ الرحمہ (۱۵؍فروری ۱۹۵۶ءم ۴؍محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا عارف اللہ رضوی، حضرت مولانا مسیح اللہ مصباحی محمد آبادی، حضرت مولانا احمد رضا جیلانی گھوسوی، علامہ عبدالشکور مصباحی، خیرالاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی، سراج الفقہا مفتی نظام الدین رضوی، حضرت مولانا نصیرالدین مصباحی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی، حضرت مولانا مفتی نسیم احمد مصباحی، حضرت مفتی بدر عالم مصباحی، حضرت مولانا نفیس احمد بارہ بنکوی، حضرت مولانا صدرالوریٰ مصباحی۔

اسناد: منشی، مولوی، عالم، فاضل، کامل، فاضل دینیات، فاضل ادب اور فضیلت کی سندیں حاصل ہیں۔

مولانا موصوف نے سماج میں پھیلی بے پردگی کے پیش نظر ''اسلام میں پردے کی اہمیت سے ایک مضمون بھی قلم بند کیا اور ''نسیان وعلل اوراس کا حل''

کے عنوان سے بھی ایک مفید مضمون تحریر کیا۔ان دونوں مضامین کی افادیت کو عام کرنے کے لیے ضرورت ہے کہ انہیں کتابی شکل میں منظر عام پر لایا جائے۔

خطابت: آپ روایتی خطیب تو نہیں تاہم علاقائی سطح پر محافل میلاد میں شرکت اور وعظ و نصیحت کرتے رہتے ہیں ۔اور سنی جامع مسجد التفات گنج کچھمن پور میں مستقل طور پر فی سبیل اللہ خطیب جمعہ کی حیثیت سے تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تدریس: ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۲ء مدرسہ عربیہ اہل سنت ضیاء العلوم التفات گنج میں بحیثیت مدرس تدریسی خدمات انجام دیں اور ستمبر ۲۰۱۲ء میں التفات گنج کے سرکاری ادارہ مدرسہ عربیہ اہل سنت منظر اسلام میں آپ کا تقرر ہوا اور اب تک پوری ذمہ داری کے ساتھ اسی ادارے میں مصروف درس و تدریس ہیں۔

بیعت: مولانا مصباحی سلسلۂ عالیہ اویسیہ واسطیہ میں پیر طریقت حضور سید شاہ اویس مصطفیٰ واسطی مدظلہ بلگرام شریف سے بیعت ہیں۔

مولانا طارق انور قادری

مولانا طارق انور قادری بھیرہ کے باشندے ہیں آپ کے والد کا نام محمد غفران اور دادا کا نام محمد احسان ہے۔

سلسلۂ نسب یہ ہے مولانا طارق انور قادری ابن محمد غفران ابن محمد احسان ابن حبیب اللہ ابن عبد الواحد آپ کی تاریخ پیدائش ۲۲ راگست ۱۹۸۹ء ہے۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم میں حاصل کی اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے ان کے والد محترم نے مدرسہ رضویہ بدر العلوم گھوسی راقم الحروف

کے ہمراہ بھیج دیا جہاں ابتدائی فارسی اور عربی کے علوم آپ نے حاصل کیے اور پھر مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں ماہر اساتذہ سے مروجہ علوم کی کتابیں پڑھیں اور جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج سے فضیلت کا دوسالہ کورس مکمل کر کے ۲۰۰۹ء میں سند فراغ حاصل کیا۔

اساتذہ: علامہ محمد کوثر خاں نعیمی علیہ الرحمہ (۲/جنوری ۱۹۵۵ء م ۲۰/ربیع الاول ۱۴۳۳ھ/ ۱۳/فروری ۲۰۱۲ء) علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵/فروری ۱۹۵۶ء م ۴/محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹/نومبر ۲۰۱۳ء) علامہ امجد علی قادری، علامہ عارف اللہ فیضی اور راقم (محمد ابوالوفا رضوی) ہیں۔

بیعت: علامہ بدر القادری دامت برکاتہ سے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے۔

تدریس: آپ نے فراغت کے بعد مدرسہ عزیزیہ اکونہ گھاٹ ضلع مئو میں ڈیڑھ سال پھر دار العلوم اشرفیہ رزاقیہ بھیونڈی ضلع تھانہ مہاراشٹر میں جون ۲۰۱۱ء سے اپریل ۲۰۱۷ء تک درس دیا، اس وقت دار العلوم انوار مصطفیٰ گوگاواں ضلع کھرگون ایم-پی میں ۲۰۱۷ء سے تاحال تدریسی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

مولانا فیضان رضا امجد مصباحی

مولانا فیضان رضا امجد مصباحی، صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ کے سب سے چھوٹے صاحب زادے ہیں۔ ۸/رمضان ۱۴۱۰ھ مطابق ۴/اپریل ۱۹۹۰ء کو آپ کی پیدائش بھیرہ محلہ پورب میں ہوئی۔ جامعہ اشرفیہ کے نئے فارغین میں ایک سنجیدہ عالم دین ہیں۔

ابتدا تا فضیلت کی تعلیم ۱۹۹۵ء تا ۲۰۱۱ء جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں والد محترم کے زیر سایہ عاطفت رہ کر حاصل کی، ابتدائی تعلیم میں شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ (۱۹۲۱ء م ۶ رصفر ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء) والد محترم علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت مولانا دستگیر عالم مصباحی، حافظ شبیر احمد مرحوم مبارک پوری، حضرت مولانا محمد حنیف مصباحی، نعت خواں مولوی عبدالوکیل چھپراوی وغیرہ کی خصوصی نظر عنایت رہی۔ اسی درمیان چھ ماہ مدرسہ فیض العلوم محمد آباد میں بھی گزارے۔

اساتذہ: مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں: ماسٹر خیر البشر صاحب اور حافظ ارشاد احمد صاحب آپ کے استاذ رہے اور جامعہ اشرفیہ کے اساتذہ میں والد محترم علامہ محمد احمد مصباحی، علامہ اسرار احمد مصباحی، علامہ عبدالشکور مصباحی، مفتی محمد نظام الدین رضوی، علامہ اعجاز احمد مصباحی، حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی، حضرت مولانا اختر کمال مصباحی، حضرت مولانا عبدالحق مصباحی، حضرت مولانا دستگیر عالم مصباحی اور حضرت مولانا محمد قاسم مصباحی وغیرہ شامل ہیں۔

مولانا امجد مصباحی نے پوری محنت ولگن کے ساتھ اکتساب علم کرکے یکم جمادی الآخرہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۶ رجون ۲۰۱۱ء جمعرات عرس عزیزی کے موقع پر علما و مشائخ کے مبارک ہاتھوں دستار فضیلت حاصل کی فضیلت کے علاوہ آپ کو سند اجازت قرآن وحدیث وفقہ اور عربی فارسی بورڈ سے سبھی سندیں حاصل ہیں اور عربی ڈپلوما قومی کونسل کا امتحان بھی آپ نے پاس کیا۔

بیعت: فراغت کے سال ہی بلگرام شریف کی مشہور خانقاہ واسطی کی بزرگ شخصیت پیر طریقت حضرت مولانا حافظ سید محمد اویس مصطفیٰ واسطی سے ان کے

دولت کدے پر سلسلۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ برکاتیہ میں بیعت بھی ہوئے۔
ہم درس: مولانا غلام مجتبیٰ کلکتہ، مولانا زبیر احمد مبارک پور، مولانا محمد جنید رام پور۔
مناکحت: عالمہ قدسیہ انجم بنت حافظ فیض الرحمٰن مرحوم (۲۸؍جنوری ۲۰۱۷ء) بھیرہ سے ۲۲؍اپریل ۲۰۱۴ء کو آپ کا عقد ہوا جن سے ایک بچی عالیہ فضیلت (۱۴۳۶ھ) اور ایک بچہ عزیر ناظر (۱۴۳۸ھ) موجود ہے۔
تدریس: فراغت کے بعد دارالعلوم قادریہ نیازیہ فیض آباد، دارالعلوم فاروقیہ رضائے غوث پونہ، دارالعلوم اہل سنت رضائے مصطفیٰ کشمیر وغیرہ میں پڑھانے کے بعد ۲۰۱۳ء سے اپنے مکتبہ مصباحی پبلی کیشن میں مصروف عمل ہیں۔
مضامین: • توحید و شرک • مطالعۂ قوانین نکاح • دنیا کی حقیقت • اطاعت مصطفیٰ

مولانا احمد رضا دانش مصباحی

مولانا احمد رضا دانش مصباحی استاذ گرامی حضرت علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵؍فروری ۱۹۵۶ء م ۴؍محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء) کے سب سے چھوٹے صاحب زادے ہیں آپ کی ولادت ۲۸؍فروری ۱۹۹۰ء کو بھیرہ محلہ پورب میں ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے:

مولانا احمد رضا دانش مصباحی ابن علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵؍فروری ۱۹۵۶ء م ۴؍محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹؍نومبر ۲۰۱۳ء) ابن ماسٹر محمد یونس ابن عبد الرحیم مرحوم۔
تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ میں پرائمری درجہ اول تا چہارم، مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں پرائمری درجہ پنجم اور جماعت اعدادیہ (۲۰۰۲ء

۲۰۰۳ء) جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج میں جماعت اولیٰ (۲۰۰۴ء) جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں ثانیہ تا فضیلت (۲۰۰۵ء تا ۲۰۱۲ء) آپ نے تعلیم حاصل کر کے عرس عزیزی کے موقع پر ۲۲/اپریل ۲۰۱۲ء کو دستار فضیلت حاصل کی۔

اساتذہ: ماسٹر انوار اللہ گھوسوی مرحوم (وفات ۸/مارچ ۲۰۱۸ء)، ماسٹر محمد منظر گھوسوی، مولوی وکیل احمد گھوسوی، علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ (۱۵/فروری ۱۹۵۶ء م ۴/محرم ۱۴۳۵ھ/ ۹/نومبر ۲۰۱۳ء) علامہ فخر الدین نظامی گھوسوی علیہ الرحمہ (۱۵/جمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ/ ۴/اپریل ۲۰۱۵ء بعد مغرب) حضرت مولانا امجد علی قادری، حضرت مولانا محمد عارف اللہ فیضی، حضرت مولانا محمد کوثر خاں نعیمی علیہ الرحمہ (۲/جنوری ۱۹۵۵ء م ۲۰/ربیع الاول ۱۴۳۳ھ/ ۱۳/فروری ۲۰۱۲ء) حضرت مولانا شکیل احمد برکاتی، حضرت مولانا جمال اشرف ولید پوری، حضرت مولانا محمد یوسف گریڈیہہ، صدر العلما علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی، حضرت مفتی نظام الدین رضوی، حضرت مولانا عبد الشکور مصباحی، حضرت مولانا نصیر الدین مصباحی، حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی، حضرت مولانا صدر الوریٰ مصباحی، حضرت مولانا ساجد علی مصباحی، حضرت مولانا مفتی بدر عالم مصباحی، حضرت مولانا محمد معراج قادری، حضرت مولانا مفتی محمد نسیم برکاتی، حضرت مولانا دستگیر عالم مصباحی، حضرت مولانا اختر حسین فیضی، حضرت مولانا اختر کمال گھوسوی، حضرت مولانا قاسم علی مصباحی، قاری نور الحق مبارک پوری علیہ الرحمہ (م ۲۱/جون ۲۰۱۸ء) قاری ابو الحسن مبارک پوری آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔

اسناد: فضیلت، عالمیت، قراءت بروایت حفص کے علاوہ منشی، کامل، عالم،

فاضل (ادب وطب) عربی ڈپلوما قومی کونسل وغیرہ اسناد آپ نےؒ حاصل کیں۔

ہم درس: مفتی ظہیر احمد مبارک پوری، مولانا عبدالقیوم گونڈوی، مولانا امام الدین گریڈیہہ، مولانا شبیر احمد آگرہ، مولانا غلام غوث جمشید پور ٹاٹا وغیرہ آپ کے ہم درس احباب میں ہیں۔

رشتۂ نکاح: عالمہ شاہانہ انجم بنت جناب رضوان احمد گھوسوی سے ۲۵/مارچ ۲۰۱۵ء چہارشنبہ کو آپ کا عقد ہوا جن سے ایک لڑکا موجود ہے۔

تدریس: دارالعلوم غریب نواز دُھلیا مہاراشٹر ۲۰۱۳ء، دارالعلوم رضویہ آگرہ ۲۰۱۴ء ۲۰۱۵ء، دارالعلوم رضویہ کیتھون کوٹہ (۲۰۱۶ء) اس وقت گھریلو کاروبار سے منسلک ہیں۔

مولانا دانش مصباحی نے ''مدرسہ اشرفیہ سے الجامعۃ الاشرفیہ تک'' کے عنوان سے ایک مضمون بھی قلم بند کیا۔

مولانا ذاکر علی شمسی

مولانا ذاکر علی شمسی ابن محمد عظمت ابن برساتی ابن مکرم علی موضع بھات کول میں ۵/ستمبر ۱۹۹۰ء میں پیدا ہوئے۔

تعلیم: مقامی مکتب مدرسہ قادریہ سراج العلوم میں پرائمری درجات مولانا عبدالقدوس مصباحی اور مولانا قمرالدین ندوہ سرائے سے پڑھے پھر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں داخلہ لیا اور اعدادیہ تا فضیلت کی تعلیم مکمل کر کے ۲۰۱۰ء میں فارغ ہو گئے۔

اساتذہ: آپ کے قابل ذکر اساتذۂ کرام میں بحر العلوم حضرت مفتی عبدالمنان

اعظمی علیہ الرحمہ(۱۳۴۴ھ م ۱۵؍محرم ۱۴۳۴ھ)ادیب شہیر حضرت مولانا رضوان احمد شریفی گھوسی، شہزادۂ صدرالشریعہ حضرت مولانا فداء المصطفیٰ قادری ،رئیس الاساتذہ حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی وغیرہ ہیں۔

اسناد: فضیلت کے علاوہ علی گڑھ بورڈ سے معلم اردو اور عربی فارسی بورڈ کی مکمل ڈگریاں آپ کو حاصل ہیں۔

شرکاے فراغت: مولانا فخر عالم شمسی، مولانا محمد قاسم جائسی، مولانا بدر عالم شمسی، مولانا منظور عالم شمسی وغیرہ علما آپ کے ہم عصر اور ہم سبق ہیں۔

بیعت: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری علیہ الرحمہ(ولادت ۲۶؍محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲؍فروری ۱۹۴۳ء م ۷؍ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) سے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہیں۔

تدریس: فراغت کے بعد کچھ ماہ مہاراشٹر میں رہ کر امامت سنبھالی پھر اپنے وطن آکر آر، بی، سی ہائی اسکول میں ادھر دو سال سے پڑھا رہے ہیں۔

مولانا محمد محبوب احمد مصباحی

مولانا محمد محبوب احمد مصباحی ابن شیخ محمد مستقیم ابن شیخ نجب اللہ مرحوم بھات کول میں ۲۷؍جولائی ۱۹۹۱ء میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول میں قاری شمیم اختر فیضی، صوفی علی احمد گھوسوی اور مولانا عبدالقدوس نصوپوری سے پرائمری درجات کی تکمیل کی پھر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں داخلہ لیا اور اعدادیہ تا خامسہ کی تعلیم حاصل کر کے منتہی درجات کے لیے جامعہ اشرفیہ مبارک پور پہنچے اور سادسہ تا فضیلت کے درجات مکمل کر کے مئی ۲۰۱۰ء میں فارغ التحصیل

ہوئے۔

اساتذہ: جامعہ شمس العلوم میں جن اساتذہ کرام سے آپ نے علوم دینیہ کی تحصیل کی ان میں حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، حضرت مولانا فداء المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا عاقل امام بہاری، حضرت مولانا وصی احمد گھوسوی حضرت مولانا مفتی محمد کلیم گھوسوی، جناب ماسٹر شکیل احمد گھوسوی، قاری محمد یونس برکاتی، ماسٹر محمد ایوب، حضرت مولانا مقصود احمد گھوسوی کے اسماے گرامی شامل ہیں۔

اساتذہ جامعہ اشرفیہ: علامہ عبدالشکور گیاوی، صدرالعلما علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت مولانا اسرار احمد مصباحی، حضرت مفتی نظام الدین رضوی، حضرت مولانا نصیرالدین مصباحی، حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی، حضرت مولانا صدرالوریٰ مصباحی، حضرت مولانا ساجد علی مصباحی، حضرت مولانا اختر کمال گھوسوی جناب ماسٹر عبدالحسیب جناب ماسٹر افضال احمد وغیرہ آپ کے اساتذۂ کرام میں شامل ہیں۔

اسناد: فضیلت کے علاوہ آں موصوف نے متعدد سندیں حاصل کیں اور وہ یہ ہیں: عالم، مولوی (عربی فارسی بورڈ) انٹر، بی اے، بی ایڈ، ایم ایڈ (ہندی اسکول) ادیب (علی گڑھ)

بیعت: سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶ محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲ر فروری ۱۹۴۳ءم ۷ر ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) سے ۲۰۰۷ء میں بمقام جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی بیعت ہوئے۔

شرکاے فراغت: مولانا خالد رضا ولید پوری، مولانا درویش مدھوبن مئو، مولانا حیدر علی مدھوبنی، مولانا عبدالمبین گجرات، مولانا محمد ابراہیم کشی نگر۔

رشتہ نکاح: نورالصبا بنت جناب عبدالعظیم نیاپورہ علی نگر ادری سے ۹ر اگست ۲۰۱۳ء میں عقد ہوا جس سے کنیز فاطمہ (ولادت ۲۰۱۶ء) ایک بچی متولد ہوئی۔

تدریس: فراغت کے بعد آپ عصری علوم کی طرف متوجہ رہے پھر شوال ۱۴۳۷ھ سے مدرسہ غریب نواز مخدوم صابری کلیر شریف میں آپ کی تقرری عمل میں آئی۔

مضمون: دینی مدارس کے عالم اول اور عالم دوم کے طلبہ کا ماحولیاتی بیداری کے متعلق ایک مطالعہ" کے نام سے تقریباً ۱۴۰ صفحات پر مشتمل ایک مضمون بھی آپ نے تحریر کیا ہے۔

مولانا محمد مصطفیٰ شمسی

مولانا محمد مصطفیٰ شمسی نوری نگر بھیرہ میں یکم جولائی ۱۹۹۲ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام شیخ نظام الدین اور دادا کا نام شیخ اکبر علی ہے۔ابتدائی تعلیم مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ میں ماسٹر محمد منظر گھوسی، ماسٹر محمد فیروز گھوسی، مولانا محمد وکیل گھوسی، اور قاری نورالحق جلال پوری سے حاصل کی پھر اعدادیہ تا عالمیت مدرسہ نورالعلوم رتسڑ بلیا میں اپنے ماموں مولانا محمد محبوب مصباحی گھوسوی سے پڑھا پھر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں داخلہ لیا اور فضیلت کا کورس مکمل کر کے ۱۲ر مئی ۲۰۱۲ء میں فارغ ہوئے۔

اساتذہ: (جامعہ شمس العلوم) بحر العلوم حضرت مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵ر محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، حضرت مولانا فداء المصطفیٰ قادری، حضرت مولانا عاقل امام بہاری، حضرت مولانا وصی احمد گھوسوی حضرت مولانا مفتی محمد کلیم

گھوسوی، جناب ماسٹر شاہد احمد گھوسوی، قاری محمد یونس برکاتی، ماسٹر محمد ایوب، حضرت مولانا مقصود احمد گھوسوی، حضرت مولانا زینی دحلان مبارک پوری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

شرکائے فراغت: مولانا غلام غوث بہار، مولانا محمد ساجد بہار، مولانا شمس تبریز جمال پور گھوسی۔

رشتۂ نکاح: کوثری خاتون بنت ہدایت اللہ سرائے میر سے ۱۵رمئی ۲۰۱۲ء میں نکاح ہوا ایک بچی سائمہ کوثر (ولادت ۹رجنوری ۲۰۱۵ء) باحیات ہے۔

تدریس: فراغت کے بعد جامع مسجد سکورا ابلیا میں سال بھر امامت کی پھر مدرسہ نور العلوم بلتھرا ابلیا میں ۲۰۱۴ء ۲۰۱۵ء رہے ادھر ۲۰۱۵ء سے مدرسہ قادریہ جلال آباد غازی پور میں ہیں۔

مولانا محمد کامل نظامی

مولانا محمد کامل نظامی جناب حبیب الرحمٰن ابن عبدالحی ابن عبدالمجید مرحوم کے صاحب زادے ہیں۔ آپ ۳۰رجنوری ۱۹۹۳ء میں آستانہ ولید پور میں پیدا ہوئے۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم مقامی مکتب میں حاصل کرکے آپ نے مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں داخلہ لیا اور عالیہ درجات میں اعدادیہ، اولیٰ اور ثانیہ تک کی کتابیں پڑھیں بعدہٗ جامعہ عربیہ انوار القرآن بلرام پور پہنچ کر درجہ فضیلت کا کورس مکمل کیا اور ۱۸ررجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۸رمئی ۲۰۱۵ء بروز جمعہ علما ومشائخ کے مبارک ہاتھوں آپ کے سر پہ دستار فضیلت کا تاج زریں رکھا گیا۔

اساتذہ: آپ کے اساتذہ کی فہرست طویل ہے چند مشاہیر کے نام یہ ہیں:

ادیب شہیر حضرت مولانا عبدالقیوم مصباحی، حضرت مولانا علی احمد گھوسوی، حضرت مولانا مسیح احمد قادری، حضرت مولانا شمیم احمد قادری، حضرت مولانا بدر الدجیٰ مصباحی، حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی وغیرہ۔

شرکاے فراغت: آپ کے ہمراہ فارغ ہونے والوں میں مولانا فضل رب، مولانا محمد ناصر، مولانا محمد محسن، مولانا محمد عرفان وغیرہ علماے کرام شامل ہیں۔

اسناد: آپ نے عربی فارسی بورڈ سے منشی، مولوی، عالم، کامل کے امتحانات اعلیٰ نمبرات سے پاس کیے اور درس نظامیہ میں فضیلت اور قراءت کی سندیں بھی حاصل کیں۔

مصروفیت: مولانا محمد کامل نظامی ایک اچھے کاتب بھی ہیں کچھ دن المجمع الاسلامی مبارک پور میں گزار کر اس وقت مدرسہ کاملیہ انوار العلوم میں بحیثیت استاذ مصروف ہیں۔

مولانا صدام حسین شمسی

مولانا صدام حسین شمسی ابن محمد مستقیم ابن نجیب اللہ ابن جین مرحوم موضع بھات کول میں ۱۵؍اپریل ۱۹۹۳ء کو پیدا ہوئے۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول میں مولانا عبدالقدوس مصباحی قاری شمیم احمد فیضی گھوسی سے حاصل کی اور اعدادیہ تا فضیلت کے درجات جامعہ شمس العلوم گھوسی میں پڑھ کر ۱۹؍جون ۲۰۱۳ء میں فارغ ہوئے۔

اساتذہ: (جامعہ شمس العلوم) بحر العلوم حضرت مفتی عبدالمنان اعظمی علیہ الرحمہ (۱۳۴۴ھ م ۱۵؍محرم ۱۴۳۴ھ) حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، حضرت

مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا رضوان احمد شریفی، حضرت مولانا مفتی کلیم احمد گھوسوی، نبیرۂ بحر العلوم حضرت مولانا زینی دحلان مبارک پوری وغیرہ آپ کے قابل ذکر اساتذہ میں ہیں۔

شرکائے فراغت: مولانا کلیم اللہ شمسی ممبئی، مولانا محمد فاروق شمسی ندوہ سرائے، مولانا صدام حسین شمسی گھوسی، آپ کے شریک درس علمائے کرام ہیں۔

رشتۂ نکاح: معلمہ عابدہ خاتون امجدی بنت رئیس احمد بھات کولی سے آپ کا نکاح ۱۰رشوال ۸راگست ۲۰۱۴ء میں ہوا جن سے ایک لڑکا مسمی محمد رضا (۲۰۱۵ء) موجود ہے۔

تدریس: فراغت کے بعد مولانا موصوف نے مقامی مکتب مدرسہ نور العلوم بھات کول میں درس دیا فی الحال اپنے آبائی پیشہ کاشت کاری سے جڑے ہوئے ہیں۔

مولانا دانش علی شمسی

مولانا دانش علی شمسی ابن الحاج اشفاق احمد ابن ڈاکٹر اقبال احمد کی پیدائش ۱۰راکتوبر ۱۹۹۴ء میں بھیرہ محلہ پورب میں ہوئی۔

تعلیم: مدرسہ اسلامیہ رحیمیہ بھیرہ (پرائمری مکمل) مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ (اعدادیہ تا ثالثہ) مدرسہ حنفیہ بحر العلوم مئو (جماعت سابعہ) جامعہ شمس العلوم گھوسی (فضیلت)

اساتذہ: آپ کے قابل ذکر اساتذہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت علامہ مولانا فخر الدین نظامی گھوسوی علیہ الرحمہ (م ۱۵رجمادی الآخرہ ۱۴۳۶ھ ۴راپریل ۲۰۱۵ بعد مغرب) حضرت مولانا نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ

(۱۵رفروری ۱۹۵٦ءم ۴رمحرم ۱۴۳۵ھ/ ۹رنومبر ۲۰۱۳ء) حضرت مولانا عارف اللہ فیضی گونڈوی ،حضرت مولانا امجد علی قادری ،حضرت مولانا مسیح اللہ محمد آبادی، حضرت مولانا احمد رضا جیلانی گھوسوی، حضرت مولانا مفتی ممتاز احمد، حضرت مولانا تحریر احمد، حضرت مولانا مرغوب احمد، حضرت مولانا بدر عالم بستوی، حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا رضوان احمد شریفی، حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی وغیرہ

فراغت: جامعہ شمس العلوم گھوسی کے سالانہ جشن دستار بندی کے موقع پر ۲۰۱۴ء میں فراغت ہوئی۔ فراغت کے بعد ۱۰رمئی ۲۰۱٦ء سے تاہنوز سعودیہ میں مقیم ہیں۔

شرکائے فراغت: مولانا افروز عالم محمد آباد گوہنہ، مولانا محمد تنویر بہادر پور، مولانا محمد حسان بنارس، مولانا محمد محفوظ بہار۔

مولانا قمر الزماں امجدی

مولانا قمر الزماں امجدی ابن علاؤ الدین ابن محمد علی مرحوم موضع بھات کول میں ۱۴ راکتوبر ۱۹۹۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول میں حاصل کی اور عربی فارسی علوم کی تحصیل کے لیے مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ اور جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے اساتذہ کرام کے سامنے زانوے تلمذتہ کیا اور ذی قعدہ ۱۴۳٦ھ بروز منگل عرس امجدی کے موقع پر علما ومشائخ کے مبارک ہاتھوں آپ کی دستار فضیلت ہوئی۔

آپ کے اساتذہ میں مولانا عبد القدوس مصباحی ،حضرت مولانا عارف اللہ

فیضی، حضرت مولانا فیض الحق گھوسوی، حضرت مولانا مسیح اللہ فیضی، حضرت مولانا احمد رضا جیلانی، حضرت مولانا مفتی ابوالحسن امجدی، حضرت مولانا شمشاد احمد امجدی، حضرت مولانا آل مصطفیٰ مصباحی۔ حضرت مولانا جمال مصطفیٰ گھوسوی وغیرہم قابل ذکر ہیں۔

اسناد: منشی، مولوی، عالم، کامل اور فضیلت کی سندیں آپ کو حاصل ہیں۔

ہم درس علما: مولانا شاداب امجدی گھوسی، مولانا احمد رضا امجدی، مولانا راشد علی امجدی۔

زیر تعلیم: تخصص فی الفقہ، جامعہ شمس العلوم گھوسی۔

مولانا شاہد رضا شمسی

مولانا شاہد رضا شمسی ابن جناب صلاح الدین ابن محمد عمر مرحوم ابن حبیب اللہ مرحوم بھیرہ محلہ پچھّم میں یکم جنوری ۱۹۹۵ء میں پیدا ہوئے۔

آپ نے مقامی مکتب مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ میں ناظرہ قرآن درجہ دوم تک پڑھ کر مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور میں پرائمری مکمل کیا پھر جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی میں داخلہ لیا اور اعدادیہ تا رابعہ کی تعلیم حاصل کی پھر جامعہ شمس العلوم گھوسی میں رابعہ تا فضیلت کی تکمیل کر کے ۱۰ رشعبان ۱۴۳۸ھ مطابق ۷ رمئی ۲۰۱۷ء یک شنبہ کو فارغ التحصیل ہوئے۔

اساتذہ: ماسٹر انوار اللہ گھوسوی مرحوم (وفات ۸ رمارچ ۲۰۱۸ء) مولانا وکیل احمد گھوسوی، مولانا مختار احمد ناظم ولید پور، مولانا امتیاز احمد گھوسی، ماسٹر محمد فیصل چریا کوٹ، مفتی محمد عارف مصباحی نواری، مفتی عالم گیر مصباحی بھیروی، مفتی نوید

القادری، حضرت مولانا مفتی جمال مصطفیٰ مصباحی، حضرت مولانا محمد صدیق مصباحی، حضرت مولانا مفتی آل مصطفیٰ مصباحی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن مصباحی، حضرت مولانا خورشید انور، حضرت مولانا ممتاز عالم مصباحی، حضرت مولانا وصی احمد، حضرت مولانا افتخار ندیم ،حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی، حضرت مولانا سعید القادری، حضرت مولانا عاقل امام، حضرت قاری محمد یونس وغیرہ اساتذہ کرام قابل ذکر ہیں۔

ہم درس احباب: آپ کے ساتھ فارغ ہونے والے کچھ علما کے نام یہ ہیں: مولانا جمیل احمد ادری، مولانا کلیم احمد الہ آباد، مولانا دلشاد احمد بھات کول، مولانا فیروز احمد دیوریا۔

مولانا اظہار علی مصباحی

مولانا اظہار علی مصباحی ولید پور کے متصل گاؤں مڑہاں کے باشندے ہیں۔ آپ کی پیدائش ۲۰ مئی ۱۹۹۶ء میں ہوئی آپ عالم ابن عالم ہیں والد کا نام محمد یونس مصباحی ہے سلسلہ نسب یہ ہے مولانا اظہار علی مصباحی ابن مولانا محمد یونس مصباحی ابن عبدالشکور ابن محمد سائیں مرحوم۔

تعلیم: حافظ شفیع الزماں اور مولانا رمضان علی صاحب سے مقامی مکتب مدرسہ اشرفیہ ظفر الاسلام میں پرائمری کی تعلیم حاصل کر کے اپنے والد کے ہمراہ مدرسہ رضاء العلوم ویلکم سکم پور دہلی گئے اور وہاں تین سال رہ کر اعدادیہ تا ثانیہ کی کتابیں پڑھیں پھر مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ میں ثالثہ رابعہ کے درجات پاس کیے۔ اساتذۂ فیض العلوم میں حضرت مولانا فیض الحق گھوسوی ،حضرت مولانا محمد مرتضیٰ محمد آبادی، حضرت مولانا احمد رضا گھوسوی، مفتی ظہیر الحسن ادروی اور حضرت

مولانا مسیح اللہ محمد آبادی قابل ذکر ہیں اور عالمیت کے دوسال خامسہ اور سادسہ مدرسہ معین الاسلام رتسڑ بلیا میں اپنے والد سے پڑھے اور پھر وہیں سے الجامعۃ الاشرفیہ پہنچ کر سابعہ اور فضیلت کا دوسالہ کورس مکمل کر کے ۲۰ رمئی ۲۰۱۵ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔

اساتذہ: جامعہ اشرفیہ مبارک پور خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی بھیروی، سراج الفقہا مفتی محمد نظام الدین رضوی، ادیب العربیہ حضرت مولانا صدر الوریٰ مصباحی، حضرت مولانا مفتی بدر عالم مصباحی، حضرت مولانا محمد معراج مصباحی، حضرت مولانا شمس الہدیٰ مصباحی شامل ہیں۔

ہم درس علمائے کرام: مولانا عابد رضا ادروی، مولانا عبد اللہ نواری، مولانا عبد الحق نواری، مولانا محمد رضوان مبارک پوری۔

تدریس: فراغت کے بعد مدرسہ مخزن العلوم دھنوتی پورہ بلیا سے آپ نے تدریس کا کام شروع کیا اور ۲۰۱۵ء سے وہیں پر مصروف عمل ہیں۔

ضمیمہ

حفاظ کرام کا سوانحی خاکہ

قاری محمد امین نوری

نام ونسب: محمد امین ابن حافظ محمد سعید ابن حافظ محمد یعقوب ابن حافظ محمد فولاد۔ مولد: بھیرہ محلہ گولہ بازار۔ تاریخ پیدائش: ۱۹۰۲ء۔ نام مدارس: درجات پرائمری تا پنجم، مدرسہ نورالاسلام ولید پور۔ تکمیل حفظ: دارالعلوم مئو۔ دورمدرسہ قرآنیہ چمپارن۔

اساتذہ: حافظ نظام الدین گھوسی، ماسٹر محمد رفیع محمد آبادی سے پرائمری وابتدائی فارسی کادرس لیا۔ قاری ریاست علی صاحب اور حافظ عبدالحفیظ* معروف بہ حافظ بادشاہ سے قرآن پڑھا۔

خدمات تدریس: مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آبد گوہنہ میں ۱۹۶۱ء سے ۲۶ر جولائی ۱۹۸۴ء تک۔ جامعہ رضویہ نورالعلوم مہراج گنج میں۔ ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۸ء تک

بیعت: سرکار مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمہ

---

* حافظ عبدالحفیظ معروف بہ حافظ بادشاہ سیمراتھانہ اسٹیشن گوپال گنج جومولانا احسان علی رحمۃ اللہ کے مرید تھے حضرت مولانا احسان علی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ بادشاہ کے والدکو اپنے مدرسہ میں مدرس رکھااورمولانا احسان علی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ کے بھتیجے ہیں۔ جناب نیاز احمد ونورالعین صاحب کا مکان حضرت کا آبائی مکان تھا۔ حضرت سے مرید ہونے سے پہلے اشرف علی تھانوی کے یہاں بھی گئے تھے مگر خالی خالی معاملہ دیکھ کر واپس آگئے اور حضرت مولانا احسان علی سے مرید ہوئے۔

(بروایت قاری محمد امین گولہ بازار)

(۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ءم ۱۴رمحرم ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۱ء) سے ۱۹۶۹ء میں بمقام قصبہ مبارک پور۔

رشتۂ ازدواج: جناب عبدالقادر صاحب جہانا گنج کی صاحب زادی محترمہ صالحہ خاتون سے پہلی شادی ہوئی جس سے مندرجہ ذیل اولاد ہوئیں۔
فاطمہ خاتون مرحومہ، قمر النسا مرحومہ، گمنام مرحومہ، عبداللہ مرحوم۔

دوسری شادی: جناب محمد حسن صاحب مبارک پور پورہ دلہن کی صاحب زادی فاطمہ خاتون سے ہوئی جن سے مندرجہ ذیل اولاد ہوئیں:
ماسٹر فضل الرحمٰن، عائشہ خاتون، سلمہ خاتون، رقیہ خاتون، حافظ فیض الرحمٰن، محفوظ الرحمٰن، عتیق الرحمٰن، سعدیہ خاتون، رضوانہ خاتون، عطاء الرحمٰن، مجیب الرحمٰن۔

مشاہیر تلامذہ: حافظ ابوذر محمد آباد گوہنہ، حافظ ارشاد احمد محمد آباد گوہنہ، حافظ محمد وسیم سگڑی، حافظ قلب عالم، حافظ منصور مہراج گنج۔
حضرت قاری محمد عثمان گھوسوی علیہ الرحمہ۔ آپ کے ہم درس احباب میں سے ہیں۔

وصال: ۲۱ر رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ سوا گیارہ بجے بروز بدھ وصال ہوا، علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حافظ فیض الرحمٰن فیضی

نسب: قاری محمد امین (ولادت ۱۹۰۲ءم ۲۱ر رمضان ۱۴۲۶ھ) ابن حافظ محمد سعید ابن حافظ محمد یعقوب ابن حافظ محمد فولاد۔ مولد: گولہ بازار، بھیرہ۔ تاریخ پیدائش: ۱۵راگست ۱۹۶۲ء مدارس تعلیم: مدرسہ رحیمیہ بھیرہ (اطفال تا درجہ اول)

مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ (درجہ دوم تا پنجم وحفظ) مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد (حفظ) مدرسہ اسلامیہ سیمرا مغربی چمپارن (حال ضلع بتیا) **اساتذہ:** قاری نثار احمد صاحب مبارک پور، قاری جمیل احمد جہاں گیر گنج، قاری محمد امین (ولادت ۱۹۰۲ء م ۲۱/رمضان ۱۴۲۶ھ) ماسٹر نثار احمد نگدو پور۔ **فراغت:** مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ۹/مارچ ۱۹۷۵ء

رشتہ ازدواج: سیٹھ محمد ہارون صاحب خیرآباد کی صاحب زادی محترمہ خیر النسا صاحبہ سے یکم جون ۱۹۷۲ء میں عقد مسنون ہوا۔ قاری نثار احمد علیہ الرحمہ مبارکپوری نے ایجاب وقبول کرایا۔

اولاد: محمد کلیم الرحمٰن، محمد حفظ الرحمٰن، محمد حبیب الرحمٰن، محمد مطیع الرحمٰن، محمد انعام الرحمٰن، محمد جمیل الرحمٰن، محمد نسیم الرحمٰن، محمد نعیم الرحمٰن، محمد شکیل الرحمٰن، محمد عقیل الرحمٰن، قدسیہ انجم، رشیدہ انجم، فوزیہ انجم۔

ہم درس: حافظ نصر اللہ گورکھپوری، حافظ کمال الدین دیوریا، حافظ علاء الدین، حافظ محمد اصغر بردوان۔

وفات: ۲۸/جنوری ۲۰۱۷ء

حافظ ابوالناشد فیضان احمد ضیائی

نسب: فیضان احمد ابن عین الحق ابن غلام محمد ابن حاجی محمد صابر۔ **مولد:** محلہ پورب بھیرہ **تاریخ پیدائش:** ۱۳۸۹ھ۔ **مدارس تعلیم:** مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔ **اساتذہ:** ماسٹر وصی احمد صاحب، ماسٹر فضل الرحمٰن بھیروی، ماسٹر ابوالحسن گھوسوی، جناب الحاج عبد الحفیظ بھیروی مرحوم، حافظ شوکت

علی صاحب بہادر گنج۔ **بیعت**: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶ رمحرم ۱۳۶۲ھ/ ۲ رفروری ۱۹۴۳ء م ۷ رذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) (بموقع جلسۂ سنگ بنیاد دار القضا نوادہ)۔ **رشتہ ازدواج**: محمد طاہر صاحب، امجد نگر گھوسی کی صاحب زادی شمس النساء سے ۱۹۹۲ء میں عقد ہوا۔ **اولاد**: فرقان احمد ۱۹۹۵ء، فرحان احمد ۱۹۹۷ء، کلیمہ فیضیہ، حلیمہ سعدیہ ۲۰۰۰ء عظمٰی عظیمہ ۲۰۰۴ء، ریحان سلمہ ۲۰۰۸ء۔

شرکاے فراغت: عبد السلام بھیرہ، علی احمد ریوڑی ڈیہہ، عبد القدوس بستی، نعیم الدین دیناج پور، مختار عالم ہزاری باغ۔

حافظ غلام یٰسین بھیروی

ولدیت ونسب: محمد وزیر ابن حاجی رحمت اللہ ابن محمد خوش حال مرحوم۔

پیدائش: ۱۸ راپریل ۱۹۷۱ء۔ مولد: نوری نگر بھیرہ۔

تعلیمی مدارس واساتذہ: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم، ماسٹر ابو الحسن گھوسوی، حافظ اخلاق احمد بلیاوی، حافظ عظیم اللہ خالص پوری، حاجی عبد الحفیظ مرحوم بھیروی، ماسٹر فضل الرحمٰن بھیروی، ماسٹر ابو الحسن گھوسوی، (پرائمری درجہ ۵ رتک)

مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد میں ۱۹۸۵ء ۱۹۸۶ء دو سال حفظ۔ حافظ امام الدین، حافظ شوکت علی۔ مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد میں ۱۹۸۷ء حافظ ارشاد احمد، حافظ ابو الحسن۔ جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج میں ۱۹۸۸ء قاری لعل محمد صاحب۔ دار العلوم نظامیہ عربیہ نظام الدین پور کچھوچھہ میں ۱۹۸۹ء حافظ شمشاد، حافظ محمد رمضان۔ مدرسہ مدینۃ العلوم ضلع چورو راجستھان میں ۱۹۹۰ء۔

فراغت: مدرسہ مدینۃ العلوم چورو راجستھان ۱۹۹۰ء
تدریس وامامت: سنی جامع مسجد چورو ۶/ماہ۔جامع مسجد غوثیہ جی لم سر چورو، ڈھائی سال۔مدرسہ سراج العلوم بڑہل چڑیا کوٹ ڈیڑھ سال۔مدرسہ اشرفیہ عزیز العلوم اُچواں غازی پور ۲۰۰۰ء
بیعت:۱۹۸۹ءمیں امیر ملت حضرت علامہ صوفی محمد امیر اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ (ولادت ۱۷؍ربیع النور ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۲ءم یکم صفر ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء)
مناکحت: طاہرہ خاتون بنت حافظ محمد اسحاق مصباحی بھات کول ۱۹۹۲ء۔
اولاد: محمد غوث اعظم مرحوم ولادت ۱۹۹۵ءم ۲۰۰۵ء۔محمد رئیس اعظم ۱۹۹۸ء۔محمد شاہ عالم ۲۰۰۱ء۔محمد اعظم ۲۰۰۵ء۔گلشن جہاں ۲۰۰۸ء۔مسرت جہاں ۲۰۱۱ء۔محمد توحید عالم ۲۰۱۴ء۔

حافظ عبدالسبحان شمسی

ولدیت ونسب: محمد احسان ابن حبیب اللہ مرحوم ابن حافظ عبدالواحد مرحوم۔
مولد: بھیرہ پچھّم **پیدائش:** ۱۹۷۲ء۔**مدارس:** مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد، جامعہ شمس العلوم گھوسی۔**اساتذہ:** حاجی عبدالحفیظ مرحوم، قاری شعبان بلریا گنج، ماسٹر فضل الرحمٰن بھیرہ، حافظ امام الدین خیر آباد، حافظ ارشاد احمد محمد آباد، حافظ عبداللہ گھوسی وغیرہم۔**فراغت:** جامعہ شمس العلوم گھوسی ۱۹۸۹ء
خدمات تدریس: مدرسہ عزیزیہ قادریہ عظمت گڑھ، مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ولید پور، مدرسہ اسلامیہ امدادیہ مہرد پور محمد آباد گوہنہ۔

ازدواج: ۱۹۹۳ء میں حضرت مولانا امجد علی قادری کی صاحب زادی فرزانہ خاتون سے عقد ہوا۔ **اولاد:** شبانہ خاتون ،عبدالقادر، محمد اسامہ مرحوم ،غلام اطہر، نازیہ مرحومہ۔

ہم درس: حافظ سراج احمد گھوسوی، حافظ محمد یٰسین مئو، حافظ محمد اسلم مدھوبن۔

حافظ عبد الغفار مصباحی

ولدیت ونسب: شیخ محمود احمد ابن محمد روزن ابن سکھئی **مولد:** بھیرہ محلہ دکھن۔ **پیدائش:** ۲۵/اپریل ۱۹۷۲ء **مدارس:** مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد، جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔

اساتذہ: خیر العلوم: حاجی عبد الحفیظ مرحوم، ماسٹر وصی احمد گھوسی، ماسٹر فضل الرحمٰن بھیروی، حافظ صدر الاسلام ادری، حافظ محمد اسحٰق بہاری۔ضیاء العلوم: حافظ امام الدین خیرآباد۔ **اشرفیہ:** قاری شبیر احمد مبارک پور، قاری ابوالحسن، قاری جلال الدین نیپالی۔

تاریخ فراغت: الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور حفظ ۱۹۹۵ء قراءت ۱۹۹۶ء **پیشہ:** تجارت۔ **بیعت:** تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶ رمحرم ۱۳۶۲ھ/ ۲ رفروری ۱۹۴۳ء م ۷ رذی قعدہ ۱۴۳۹ھ) **ازدواج:** جناب عبد الرشید صاحب کی صاحب زادی محترمہ شمس النسا سے یکم اپریل ۱۹۹۷ء کو عقد ہوا۔ **اولاد:** غزالہ پروین، محمد احمد مرحوم، عائشہ خاتون

اسناد: منشی ۱۹۹۷ء–ادیب کامل ۱۹۹۷ء ادیب ماہر ۱۹۹۶ء– آئی آر ایم اے ۱۹۹۷ء۔آئی آر ایم اے ۱۹۹۸ء–۱۹۹۹ء

حافظ نظام الدین ضیائی

ولدیت ونسب: فتح محمد شیخ ابن بقرعیدوابن ڈبری مرحوم **ولادت:** ۱۰؍ جولائی ۱۹۷۸ء۔بھیرہ نوری نگر۔**تعلیم**: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔**فراغت:** مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ۱۶؍نومبر ۱۹۹۶ء۔**استاذ:** حافظ شوکت علی بہادر گنجوی۔

شرکائے فراغت: حافظ عبدالسلام بھیروی، حافظ محمد عرفان خیرآبادی۔

اسناد: حفظ، منشی، کامل، ادیب، ادیب ماہر

بیعت: حضرت علامہ سبطین رضا خاں بریلی شریف ۱۹۹۶ء

خلافت: سید مرتضیٰ علی حسینی عثمان آباد مہاراشٹر ۲۰۰۱ء چاروں سلاسل۔

مناکحت: قدیر النسا بنت عبدالرشید ساکن نارہ مڑہاں، ولید پور، ۱۸؍ اگست ۱۹۹۷ء۔**اولاد:** انیس فاطمہ (۱۹۹۹ء) محمد ہاشمی (۲۰۰۲ء) محمد مزمل (۲۰۰۴ء) تنویر فاطمہ (۲۰۰۶ء)

تدریس: مدرسہ علیمیہ رضاء العلوم شیخ پورمستاتال نرجاگھوسی ۱۹۹۷ء تا ۱۹۹۹ء۔کمال مسجد خلدآباد اورنگ آباد مہاراشٹر امامت ۳؍سال۔جامع مسجد کاغذی پورہ خلدآباد۔قاضی ضیاء الدین علیہ الرحمہ (زمانۂ نظام الدین اولیا) کے مزار کے بغل والی ویران مسجد کی ازسرنو تعمیر جدید جس پہ غیر مسلموں کا قبضہ ہو چکا تھا جو کالی مسجد کے نام سے موسوم ہے۔

دارالعلوم نظامیہ برہان العلوم کا قیام جو آج دارالعلوم قادریہ برہان العلوم کے نام سے باقی ہے ۲۰۰۴ء ایک سال۔مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور ۳؍سال

۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۷ء۔ مدرسہ غوثیہ چشتیہ شیخ واڑہ محمد آباد گوہنہ کا قیام ۲۰۱۰ء جہاں پر آج بھی تدریس کے ساتھ اس کے انتظام وانصرام میں مصروف ہیں۔ ساتھ ہی مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم ومدرسۃ البنات العزیزیہ بھیرہ کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے کارگر ہیں۔

حافظ عبد السلام رضوی

ولدیت ونسب: الحاج فیاض احمد، ابن محمد خلیل مرحوم۔ **مولد:** محلہ پورب، بھیرہ

تاریخ پیدائش: ۲۲ ؍رجب المرجب ۱۳۹۹ھ بمطابق ۱۸؍جون ۱۹۷۱ء بروز پیر

تعلیمی مدارس واساتذہ: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ (ناظرہ تا درجہ پنجم) مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد (درجہ حفظ) سنبھل مرادآباد میں (درجہ قراءت ایک سال) جامعۃ القراء کھدرا لکھنو (درجہ قراءت ایک سال) جامعہ اظہار العلوم جہانگیر گنج ضلع امبیڈکر نگر (درجہ اعدادیہ، اولیٰ) قاری محمد شعیب اشرفی، قاری محمد یوسف، الحاج حافظ وقاری شوکت علی شمسی بہادر گنجوی، حضرت علامہ مولانا الحاج محمد کوثر خان صاحب نعیمی (۲؍جنوری ۱۹۵۵ء م ۲۰؍ربیع الاول ۱۴۳۳ھ/ ۱۳؍فروری ۲۰۱۲ء) حضرت مولانا مفتی جمال اشرف صاحب مصباحی ولید پوری، حضرت مولانا شکیل احمد صاحب برکاتی، حضرت مولانا یوسف صاحب، حضرت مولانا یعقوب صاحب پڈرونہ، حضرت مولانا بدر عالم صاحب۔

فراغت: ۱۶؍نومبر ۱۹۹۶ء مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد

شرکائے فراغت: حافظ نظام الدین ضیائی بھیرہ حافظ محمد عمران خیرآباد، حافظ آفتاب عالم بہار۔

اسناد: قراءت، حفظ، منشی، ادیب، ادیب ماہر

تدریس: ۲۱ر نومبر ۲۰۰۰ء میں شکاگوسنی مسلم سوسائٹی امریکہ ۳ر سال، حجاز فاؤنڈیشن مکہ مسجد ہیوسٹن ٹیکساس ۷ر ماہ، گجراتی مسلم سوسائٹی شکاگو تقریباً ڈیڑھ سال، مکہ مسجد (I.D.E.) آئی ٹی بلورڈ ڈیلس ٹیکساس اور اسلامک اکیڈمی پلانو ٹیکساس ساڑھے تین سال، دعوت اسلامی شکاگو ۵ر سال (دسمبر ۲۰۰۷ء تا دسمبر ۲۰۱۲ء) پھر مستقل طور پر امامت سے منسلک نہیں رہے البتہ امام تراویح یا مستقل امام کی غیر حاضری میں امامت کے فرائض نبھاتے رہے پھر ۳۰ر نومبر ۲۰۱۶ء کو انڈیا واپس آگئے۔

خدمات: فاطمۃ الزہرا سوسائٹی کے نام سے اپنے وطن میں ۲۰۱۲ء کو ایک مدرسہ قائم کیا۔ جس میں دو معلمات ۵۰ر طلبہ وطالبات کو ناظرہ تا پنجم کی تعلیم دے رہی ہیں۔

مدرسۃ البنات العزیزیہ خیر العلوم کے قیام، مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم کے چار کمروں کی تعمیر اور جامع مسجد قدم رسول کی تعمیر جدید میں ان کی خاص معاونت رہی۔

آپ کے توسط سے تنظیم رضائے مصطفیٰ امریکہ کے تعاون سے المجمع الاسلامی نے تین کتابیں اور فاطمۃ الزہرا سوسائٹی نے ایک کتاب شائع کی۔

شرف بیعت: ۲۵ر صفر المظفر ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۰ر جون ۱۹۹۹ء حضور تاج الشریعہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶ ر محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲ر فروری ۱۹۴۳ءم ۷ر ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ)

رشتۂ نکاح: الحاج مقصود احمد یوسف پور چریا کوٹ کی صاحبزادی عزرا تبسم سے مورخہ ۲۱؍شعبان ۱۴۳۹ھ مطابق ۸؍مئی ۲۰۱۸ء سہ شنبہ کو عقد ہوا۔

حافظ محمد علی شمسی

نسب: شیخ محمد روزن ابن محمد رمضان مرحوم۔ **مولد:** بھیرہ محلہ دکھن۔ **پیدائش:** ۷؍فروری ۱۹۸۰ء۔ مدارس: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد، جامعہ شمس العلوم گھوسی۔ **فراغت:** جامعہ شمس العلوم گھوسی ۲۱؍دسمبر ۱۹۹۶ء۔ **تدریس:** مدرسہ فیض الرسول علی نگر نیا پورہ مئو ۱۹۹۶ء۔ مدرسہ عزیزیہ اہل سنت انجمن مسجد رسڑا بلیا ۱۹۹۹ء مدرسہ اشرفیہ رضویہ نارہ، مڑہاں تادم تحریر۔

بیعت: حضور سید مجتبیٰ اشرف علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف سے ۱۵؍اکتوبر ۲۰؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء سوموار کے روز شرف بیعت حاصل ہے۔

ازدواج: محمد امین صاحب ریوڑی ڈیہہ ندوہ سرائے کی صاحب زادی نصب النساء سے محرم ۱۴۲۱ھ میں عقد ہوا مولانا محمد حبیب صاحب نے ایجاب وقبول کرایا۔

حافظ انیس الرحمٰن شمسی

ولدیت ونسب: ماسٹر فضل الرحمٰن ابن قاری محمد امین (ولادت ۱۹۰۲ء م ۲۱؍رمضان ۱۴۲۶ھ) ابن حافظ محمد سعید ابن حافظ محمد یعقوب ابن حافظ محمد فولاد۔ **مولد:** بھیرہ محلہ گولہ بازار **پیدائش:** ۵؍جنوری ۱۹۸۰ء۔ **تعلیم:** مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، جامعہ رضویہ نور العلوم مہراج گنج، شمس العلوم گھوسی، جامعہ

غریب نواز اعظم گڑھ۔ **فراغت**: جامعہ شمس العلوم گھوسی ۲۸؍شعبان ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۲؍نومبر ۱۹۹۸ء اتوار۔

بیعت: حضرت مولانا محمد الیاس نوری عطاری دامت برکاتہ

اساتذہ: حافظ محمد خالد گھوسی، قاری محمد امین بھیروی (ولادت ۱۹۰۲ء م ۲۱؍رمضان ۱۴۲۶ھ) حافظ عبداللہ گھوسوی۔

شرکاے فراغت: محمد اجمل جام ڈیہہ، ظہیرالدین بہار، محمد ارشاد بلیا۔

حافظ شفیع الزماں شمسی

ولدیت ونسب: شوکت علی ابن محمد ابراہیم ابن سائیں مرحوم ۱۱؍اکتوبر ۱۹۸۲ء مڑہاں ولید پور میں پیدا ہوئے۔ **تعلیم**: مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ۱۹۹۳ء۔ مدرسہ امیر العلوم نظام الدین پور کچھوچھہ شریف ۱۹۹۵ء۔ **فراغت** حفظ: جامعہ شمس العلوم گھوسی ۱۹۹۷ء، قراءت حفص ۱۹۹۸ء۔ **اساتذہ**: حافظ شوکت علی بہادر گنج، حافظ وقاری رفیع الدین صاحب سلطان پور، حافظ محمد خالد گھوسوی، قاری محمد یونس۔

خدمات تدریس: مدرسہ امدادیہ مڈھا بلیا۔ مدرسہ عزیزیہ رضویہ سرائے مبارک پور سکٹھی ۲۰۰۰ء۔ مدرسہ عزیز العلوم فیروز آباد مبارک پور ۲۰۰۱ء، مدرسہ اشرفیہ ظفر الاسلام مڑہاں ۲۰۰۲ء ۲۰۰۳ء۔ **مقیم حال**: سعودیہ عربیہ ۲۷؍دسمبر ۲۰۱۱ء سے اب تک۔

بیعت: سید کمیل اشرف بسکھاری ابن مخدوم ثانی حضرت علامہ سید طفیل اشرف علیہ الرحمہ (سجادہ نشین)۔

رشتہ ازدواج: نظام الدین ابن محمد اسحق ساکن بھیرہ کی صاحب زادی زرینہ خاتون سے ۱۵/اپریل ۲۰۰۱ء بروز اتوار عقد ہوا۔ **اولاد** بنور الدین (۲۰۰۲ء) ضیاء الدین (۲۰۰۴ء) انجم بانو (۲۰۰۶ء) ماریہ نور (۲۰۰۸ء) محمد حسان (۲۰۱۶ء)

حافظ احمد علی مصباحی

ولدیت ونسب: محمد ابراہیم خاں ابن حاجی محمد طیب خاں ابن حفیظ اللہ خاں۔ **پیدائش:** ۱۰/جون ۱۹۸۲ء مولد: نصوپور

تعلیم: مدرسۃ البنات نصوپور تکمیل پرائمری ۱۹۹۲ء جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔ دار العلوم ربانیہ باندہ۔ **فراغت:** جامعہ اشرفیہ مبارک پور ۲۰۰۲ء

اساتذہ: حافظ مشتاق احمد مرحوم نصوپور، حافظ اسرائیل کوئریا پار، حافظ معین الدین باندہ، حافظ شبیر احمد، حافظ جمیل احمد۔

بیعت: ۲۸/فروری ۱۹۹۸ء محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری

مناکحت: مریم بانو بنت عبد الخالق نصوپور، مورخہ ۸/اپریل ۲۰۰۸ء۔

اولاد: امانت علی، آیۃ الزہرا (۲۰۱۴ء)

ہم سبق حفاظ: حافظ راشد سدھاری، حافظ رونق بہار، حافظ محمد عالم دیوریا۔

اسناد: حفظ، منشی، مولوی، عالم، کامل، ادیب، ادیب ماہر، اعدادیہ، اولیٰ

تدریس: امامت مسجد اقصیٰ جونہوگلی اندھیری ۲۰۰۳ء، (**تجارت:** ۲۰۰۴ء تا ۲۰۰۷ء) امامت مسجد قادریہ اٹھوپورہ ضلع امریا ۲۰۰۸ء، مدرسہ ہدایت العلوم کھرہٹ ۲۰۰۹ء، مدرسہ تعلیم القرآن کورڑی مردہ تھانہ غازی پور ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۳ء

مدرسہ غوثیہ برہان العلوم نصو پور ۲۰۱۵ء تا ہنوز۔

حافظ سلطان احمد ضیائی

ولدیت ونسب: شیخ رفیق احمد ابن لعل محمد ابن سمرو نوری نگر، بھیرہ۔

پیدائش: ۱۵؍اپریل ۱۹۸۴ء **تعلیم:** مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ (پرائمری) مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔ **اساتذہ:** جناب عبد الحفیظ مرحوم، مولانا قمر الدین ندوہ سرائے ریوڑی ڈیہہ، مولانا لئیق احمد چریاکوٹی، ماسٹر فیروز احمد گھوسی، حافظ وقاری احسان احمد صاحب۔

فراغت: مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ۹؍شعبان ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۶؍اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز بدھ۔

ہم سبق حفاظ: زاہد علی خیرآباد، عبد العظیم سورت گجرات، منور علی محمد آبادی، ناصر غنی بہار، عبد الرحمٰن، امتیاز احمد، محمد افضل، محمد مکرم اعظم گڑھ۔

حافظ ابو شحمہ برکاتی

ولدیت ونسب: فضل حق ابن جناب عبد الشکور مرحوم

ولادت: ۳؍مئی ۱۹۸۶ء پچھّم محلہ بھیرہ

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ (پرائمری) مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد (دوسال درجہ حفظ) مدرسہ گلشن برکات گونڈہ (حفظ) مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن (قراءت) جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی (قراءت)

اساتذہ: ماسٹر محمد منظر گھوسی، ماسٹر انوار اللہ گھوسی (وفات ۸؍مارچ ۲۰۱۸ء)

ماسٹر فیروز احمد گھوسی، حافظ تعویل احمد محمد آبادی، قاری عبدلکریم ،قاری ذاکر، قاری احمد جمال۔

فراغت: حفظ گلشن برکات گونڈہ، قراءت جامعہ امجدیہ گھوسی۔

شرکاے فراغت: قاری محمد احمد گھوسی، قاری نور الحق، حافظ تاج محمد گونڈہ، حافظ شیر محمد گونڈہ۔

تدریس: دار الحفظ والقراءت رضا مسجد بھیرہ

مقیم حال: سعودیہ یکم ستمبر ۲۰۰۹ء

حافظ شفیق الرحمٰن امجدی

ولدیت ونسب: ماسٹر فضل الرحمٰن (متوفی ۱۳رمئی ۲۰۱۷ء بروز اتوار) ابن قاری محمد امین (ولادت ۱۹۰۲ء م ۲۱ررمضان ۱۴۲۶ھ) ابن حافظ محمد سعید ابن حافظ محمد یعقوب ابن حافظ محمد فولاد۔

مولد: بھیرہ محلہ گولہ بازار **پیدائش:** یکم رجنوری ۱۹۸۶ء۔ **تعلیم:** مدرسہ رحیمیہ بھیرہ (پرائمری ابتدا تا چہارم) مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ (درجہ پنجم) مدرسہ غریب نواز سدھاری اعظم گڑھ (حفظ) جامعہ شمس العلوم گھوسی، جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، ماسٹر محمد منظر گھوسوی، قاری محمد امین (ولادت ۱۹۰۲ء م ۲۱ر رمضان ۱۴۲۶ھ) کے پاس حفظ دوسال ،قاری محمد وسیم سگڑوی، حافظ محمد خالد گھوسوی، قاری شفاء اللہ، قاری احمد جمال گھوسوی۔ **فراغت:** ۲۰۰۳ء جامعہ شمس العلوم گھوسی، ۲۰۰۴ء جامعہ امجدیہ گھوسی۔

اسناد: حفظ، منشی، عالم، کامل سال اول سال دوم

بیعت: محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری ۲۰۱۰ء
مناکحت: عالمہ صدر النساء (بنت غلام نبی اللہ مرحوم رسول پور محمد آباد گوہنہ) معلمہ شعبۂ عالیہ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی سے ۷ر ستمبر ۲۰۱۵ء میں عقد ہوا۔
تدریس: دار العلوم سرکار آسی سعد اللہ نگر بلرام پور ۳ (ماہ) دار الحفظ ضلع بیلگام کرناٹک (ا رسال) جامعہ نوریہ ضلع بیکانیر راجستھان (ا رسال) دار العلوم اشاعت الاسلام پرتاول مہراج گنج (ا رسال) مدرسہ درگاہ شیخ العالم ردولی شریف (ا رسال) دار العلوم مخدومیہ ردولی شریف (ا رسال) دار العلوم گلشن مصطفیٰ سیدی بھکاری پور پیلی بھیت (ا رسال) مدرسہ سراج العلوم پلیا کھرہٹ (ا رسال) مدرسہ غوثیہ نوریہ رام پور دھنا ضلع امروہہ (ا رسال) مدرسہ سراج العلوم پورینہ بستی میں ۲۱ر اگست ۲۰۱۶ء سے اب تک۔
شرکائے فراغت: حافظ محمد نسیم ولید پور، حافظ محمد سراج جین پور، حافظ محمد شمشاد بلیا، حافظ محمد شفیع دربھنگہ۔

حافظ محمد معراج رضا

ولدیت ونسب: حضرت مولانا عبد القیوم مصباحی بھیروی بن محمد عثمان بن حبیب اللہ مرحوم۔ **مولد** :بہرائچ محلہ منصور گنج **پیدائش**:۱۰ر رجب ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۱ر مارچ ۱۹۸۷ء **تعلیم**:مدرسہ عربیہ کاملیہ انوار العلوم، مدرسہ حنفیہ ضیاء القرآن مینائیہ گونڈہ، جامعہ انوار القرآن بلرام پور۔ **فراغت**:۲۰۰۷ء جامعہ انوار القرآن بلرام پور۔ **شرکائے فراغت**:محمد وسیم، احمد رضا، محمد کاشف۔ **اساتذہ:** قاری نثار احمد، قاری نور محمد، قاری محمد سلیم، قاری الطاف۔ **اسناد:** حفظ، قراءت،

منشی، مولوی، عالم، کامل، فاضل دینیات۔ **مقیم حال:** سعودیہ عربیہ

حافظ اشفاق احمد عزیزی

ولدیت ونسب: ممتاز احمد ابن عبدالغفور۔ مولد: بھیرہ، مخدوم پورہ۔

ولادت: ۵/جون ۱۹۸۷ء۔

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم، دارالحفظ والقراءت بھیرہ، مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی، دارالعلوم گلشن برکات گونڈہ، بحرالعلوم مئو، جامعہ امجدیہ گھوسی

اساتذہ: قاری عبدالکریم، قاری نورالحق، قاری احمد جمال، ماسٹر انواراللہ

فراغت: دارالحفظ والقراءت ۲۰۰۵ء۔ قراءت: ۲۰۰۷ء

شرکائے فراغت: محمد صادق رضا، ابوسعد، جمیلہ قادری۔

سند: حفظ، قراءت حفص

تدریس: مدرسہ امجدیہ ضیاء الاسلام باوڑہ کلکتہ، مدرسہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں، مدرسہ احسان العلوم گھوسی، جامعہ قادریہ پونہ۔

نکاح: کنیز عائشہ بنت انوار احمد بڑا گاؤں گھوسی ۲۰/ذی الحجہ ۲۰۱۴ء۔

مصروفیت: کاروبار

حافظ نسیم احمد شمسی

ولدیت ونسب: نسیم احمد ابن عمادالدین ابن نظام الدین

مولد: ولید پور ۱۹۸۷ء

تعلیم: مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور، جامعہ عربیہ اظہارالعلوم جہانگیر

گنج، جامعہ شمس العلوم گھوسی، جامعہ امجدیہ گھوسی۔
اساتذہ: مولانا شکیل گھوسوی، ماسٹر شبراتی بھات کول، حافظ مشتاق مرحوم، قاری الطاف حسین، حافظ خالد، قاری احمد جمال، قاری یونس۔
فراغت: حفظ ۲۰۰۲ء، قراءت ۲۰۰۳ء
شرکاے فراغت: محمد فیضان گھوسی، محمد اسلم گھوسی، حافظ ریحان گورکھپور،
سند: حفظ، قراءت، منشی۔
تدریس: مدرسہ تعلیم القرآن گھڑپ دیو ممبئی ۲۰۰۴ء تاہنوز وامامت مسجد لاویزن ٹاورناگ پاڑہ ممبئی
نکاح: تبسم پروین بنت محمد یونس قریشی رضانگرادری ۲۷/فروری ۲۰۱۶ء
اولاد: ماہ نور ۷/دسمبر ۲۰۱۶ء

حافظ محمد یونس رضوی

ولدیت ونسب: الحاج فیاض احمد، ابن محمد خلیل مرحوم۔
مولد: محلہ پورب بھیرہ۔ **تاریخ پیدائش:** ۲/اگست ۱۹۸۸ء
تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ، دارالحفظ والقراءت، مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی۔ قاری نورالحق، حافظ جمیل احمد ادروی، حافظ شوکت علی۔
فراغت: ۲۲/جولائی ۲۰۰۹ء۔ بدھ، مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی
شرکاے فراغت: محمد دانش بھیرہ، سراج احمد کشی نگر، ابوسعد بھیرہ۔
سند: حفظ **مصروفیت:** بنائی۔

حافظ مولوی زاہد حسین فیضی

ولدیت و نسب: محمد عبدالمبین ابن عبدالشکور۔ **مولد**: نگہرہ۔ **ولادت**: یکم مئی ۱۹۸۸ء ۔ **تعلیم**: مدرسۃ البنات نصوپور، پرائمری درجات :۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۹ء، مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ اولیٰ تا سادسہ ۲۰۰۲ء تا ۲۰۰۸ء، جامعہ اشرفیہ مبارک پور ۲۰۰۹ء۔ **فراغت حفظ**: مدرسہ عربیہ فیض العلوم محمد آباد ۲۰۰۰ء۔ حدر حفظ مدرسہ عربیہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی ۲۰۰۱ء۔ اساتذہ: حافظ تعویل احمد، و جملہ اساتذہ مدرسہ عربیہ فیض العلوم۔

شرکاے فراغت: حافظ ارشاد احمد برآمد پور محمد آباد، حافظ عزیز الرحمٰن ٹانڈہ۔ اسناد: حفظ ، عالمیت، منشی ، عالم، کامل، CCC **مقیم حال**: سعودیہ عربیہ ۲۶ر جنوری ۲۰۱۱ء تا حال۔

حافظ صبیح النبی رضوی

ولدیت و نسب: نورالہدیٰ قمر مرحوم (م یکم ربیع الاول ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۴ء بدھ) ابن عبدالشکور مرحوم۔ **مولد**: بھیرہ مخدوم پورہ۔ **ولادت**: ۱۹۸۹ء۔

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم، دارالحفظ والقراءت بھیرہ، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد، مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی۔

اساتذہ: ماسٹر انوار اللہ (وفات ۸ر مارچ ۲۰۱۸ء) صوفی علی احمد، حافظ شوکت علی، قاری نورالحق، قاری محمد عابد جھارکھنڈ۔

فراغت: مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی ۲۰۰۱ء

شرکائے فراغت: شاہ نواز، شمشاد احمد، محمد سالک محمد آبادؒ
تدریس: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ ۲۰۱۳ء تا ہنوز

حافظ محمد احمد امجدی

ولدیت ونسب: لطیف انور ابن عبد الرضا قادری ابن محمد جنید ابن یار محمد
پیدائش: ۱۲/ جنوری ۱۹۸۹ء بھیرہ محلہ پچھم
تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، دار الحفظ والقراءت رضا مسجد بھیرہ، مدرسہ برکات العلوم سر ہوا میر گنج سنت کبیر نگر، دار العلوم حق الاسلام لال گنج بستی۔
اساتذہ: ماسٹر فیروز احمد گھوسوی، ماسٹر انوار اللہ گھوسوی (وفات ۸/ مارچ ۲۰۱۸ء) مولانا وکیل احمد، صوفی علی احمد، حافظ ابو شحمہ، حافظ محمد احمد ولید پوری، قاری مجیب الرحمٰن بستوی، قاری محمد یوسف بستوی۔
فراغت حفظ: مدرسہ برکات العلوم ۱۱/ مئی ۲۰۱۰ء/ مدرسہ حق الاسلام لال گنج بستی ۲۰۱۲ء
شرکائے فراغت: حافظ حفیظ اللہ مہولی، حافظ محمد سلیم کھر ہواں، حافظ محمد کلیم، حافظ محمد وارث، حافظ محمد شاہد، حافظ محمد آصف، حافظ محمد کاظم، حافظ محمد ابوذر
سفر: بسلسلہ روزگار سعودیہ عربیہ ۱۱/ مئی ۲۰۱۵ء تا ۲۰/ جولائی ۲۰۱۶ء

حافظ محمد رئیس ضیائی

ولدیت ونسب: امتیاز احمد ابن محمد مصطفیٰ انصاری ولید پور
پیدائش: ۲۶/ اکتوبر ۱۹۹۰ء

تعلیم: مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ولید پور، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔
اساتذہ: ماسٹر منظور احمد، صوفی عبدالحی، حافظ ثناء اللہ مدھوبن، حافظ شوکت۔
فراغت: مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ۱۴رمئی ۲۰۱۳ء
شرکائے فراغت: حافظ محمد سلمان، حافظ محمد ندیم خیرآباد، حافظ وصی اللہ غازی پور **اسناد**: حفظ، منشی، مولوی، کامل
تدریس: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ ۲۰۱۵ء تا حنوز

حافظ محمد وارث مصباحی

ولدیت ونسب: الحاج محمد اشفاق ابن ڈاکٹر اقبال احمد **پیدائش**: ۶راپریل ۱۹۹۱ء۔ بھیرہ پورب محلہ۔
تعلیم: مدرسہ اسلامیہ رحیمیہ بھیرہ، دارالحفظ والقراءت بھیرہ، جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔ **فراغت**: جامعہ اشرفیہ مبارک پور ۲۰۱۰ء۔ **استاذ**: حافظ نورالحق جلال پوری۔ **اسناد**: حفظ، منشی، مولوی۔ **رفیق درس**: حافظ محمد کاظم بھیرہ۔

حافظ مولوی عبداللہ ضیائی

ولدیت ونسب: محمد اسرائیل ابن محمد ابراہیم ابن محمد سائیں مرحوم۔
ولادت: ۱۱ردسمبر ۱۹۹۱ء۔ مڑہاں ولید پور۔
مدارس: مدرسہ اشرفیہ ظفر الاسلام مڑہاں۔ مدرسہ امیر العلوم کچھوچھہ ۳رماہ درجہ حفظ۔ مدرسہ عربیہ اکبر پور امبیڈکر نگر ۲رسال مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد ۱۱رسال۔ **فراغت**: حفظ ۲۰۰۶ء مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔ عالمیت ۲۰۱۱ء

اساتذہ: (درجات پرائمری) مولانا نورالاسلام گھوسی،مولانا رمضان علی مڑہاں ۔(حفظ مدرسہ امیرالعلوم) قاری رفیع الدین سلطان پوری (استاذ حفظ مدرسہ عربیہ اکبرپور) حافظ محمد اسماعیل (ضیاء العلوم خیرآباد) حافظ شوکت علی بہادر گنج،(اساتذہ عالمیت ضیاء العلوم) حضرت مولانا بدرالدجیٰ بستوی، حضرت مولانا عبدالغفار اعظمی، حضرت مولانا نذیر احمد منانی، حضرت مولانا اظہار احمد بستوی، حضرت مولانا محمد محبوب خیرآبادی، ماسٹر محمد اسماعیل، حضرت مولانا عبدالعلی، حضرت قاری انجم خیرآبادی۔

رفقائے درس: حافظ ارشد جمال عظمت گڑھ، حافظ محمد سبحانی بہار۔

زیرتعلیم: جماعت سابعہ، جامعہ امجدیہ گھوسی (۲۰۱۶ء)

حافظ محمد صادق رضا عزیزی

ولدیت ونسب: محمد عزیر ابن محمد عمر ابن حبیب اللہ ابن حافظ عبدالواحد ابن رمضان۔**مولد:** محلہ مخدوم پورہ، بھیرہ **تاریخ پیدائش:** ۴/نومبر ۱۹۹۲ء

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ، دولت کدہ قاری محمد امین (ایک ماہ) مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور (ایک سال) دارالحفظ والقراءت بھیرہ ۲۰۰۵ء تک دور ۲۰۰۷ء تک۔

اساتذہ: ماسٹر محمد منظــــر گھوسوی، ماسٹر انوار اللہ گھوسوی (وفات ۸/مارچ ۲۰۱۸ء)، حافظ محمد اسحاق بہار، مولانا محمد وکیل گھوسوی، قاری محمد امین بھیروی (ولادت ۱۹۰۲ء م ۲۱/رمضان ۱۴۲۶ھ) قاری نورالحق جلال پوری، حافظ ابوشحمہ بھیروی، حافظ محمد اختر ادروی، حافظ سمیع اللہ مہراج گنجوی۔

فراغت: دارالحفظ والقراءت ۲۰۰۵ء۔ جامعہ امجدیہ ۱۹ ستمبر ۲۰۱۲ء بدھ
بیعت: امیر اہل سنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری۔
سند: حفظ، (اعدادیہ ۲۰۰۸ء جامعہ امجدیہ میں، اولیٰ ۲۰۰۹ء فیض العلوم میں)
تدریس: مدرسہ قیصر گنج بہرائچ ۲/ماہ، مدرسہ مدینۃ العلوم سلطان پور ۶/ماہ، جامعہ رشیدیہ رضویہ بریلی شریف ۶/ماہ، مدرسہ مدینۃ العلوم سلطان پور میں دوبارہ ۲۰۱۴ء سے تاحال۔
ہم سبق حفاظ: حافظ اشفاق احمد بھیرہ، حافظ ابوسعد، حافظہ جمیلہ خاتون صاحب زادی حضرت مولانا مفتی احمد القادری، حافظ نعیم اشرف ولید پور، حافظ نوراللہ بہار۔

حافظ شمشاد احمد امجدی

ولدیت ونسب: محمد روزن شاہ ابن محمد تقی شاہ۔ مولد: بھات کول۔
ولادت: ۲/جولائی ۱۹۹۲ء۔ **تعلیم:** مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول، مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی، معصومیہ دارالقرآن جلال پور، جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔
اساتذہ: مولانا عبدالقدوس مصباحی، حافظ محمد ارشد گھوسوی، قاری شفاءاللہ۔
فراغت: ۲۰۱۰ء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔ اسناد: حفظ، منشی۔
بیعت: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶/محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲/فروری ۱۹۴۳ء م ۷/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ)
تدریس وامامت: دارالعلوم رضائے مصطفیٰ، تاج الشریعہ احمد نگر پونہ، کالی مسجد احمد نگر پونہ ۲۰۱۰ء تاحال۔

حافظ محمد اشرف رضا امجدی

ولدیت ونسب: مولانا نصیرالدین مصباحی ابن محمد علی پردھان ابن محمد قاسم ابن الحاج محمد سائیں **تاریخ ولادت:** ۱۲؍جون ۱۹۹۳ء

تعلیم: دارالعلوم امام احمد رضا رتنا گیری (پرائمری وحفظ)

فراغت: ۲۰۰۶ء۔ اسناد: حفظ، منشی، مولوی، عالم

بیعت: امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مارہرہ مطہرہ ۲۰۰۵ء

تدریس: مدرسہ حفاظ برہان العلوم حیدرآباد (فراغت کے بعد سے تاحال)

امامت وخطابت: ایک مینارہ مسجد حیدرآباد۔

حافظ نعیم اشرف امجدی

ولدیت ونسب: محمد اشرف ابن محمد احمد ابن محمد جمن۔ **مولد:** ولید پور۔ **پیدائش:** ۳؍ ۱ کتوبر ۱۹۹۳ء۔ **تعلیم:** مدرسہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج، جامعہ امجدیہ گھوسی **فراغت:** جامعہ امجدیہ گھوسی ۲؍ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ

اساتذہ: قاری محمد الطاف حسین، حافظ نصراللہ، قاری احمد جمال گھوسوی

شرکائے فراغت: محمد ریاض، محمد الطاف، محمد ممتاز، جمال، محمد وسیم اسناد: حفظ، منشی، مولوی، عالم، قراءت حفص۔ **تدریس:** مدرسہ جنیدیہ اجملیہ مہند غازی پور

حافظ احمد رضا اُویسی

ولدیت ونسب: حاجی ماسٹر رضاء المصطفیٰ ابن مولانا عبدالحق علیہ الرحمہ

ابن حاجی محمد سائیں مرحوم قریشی۔ **مولد:** خاص بازار ولید پور **پیدائش:** ۱۰ر جولائی ۱۹۹۳ء **مدارس:** جامعہ رحمانیہ ولید پور، جامعہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج، جامعہ اشرفیہ مبارک پور، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔ **فراغت:** مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد مئی ۲۰۰۹ء۔ **اسناد:** حفظ، منشی، مولوی، کامل، فاضل دینیات، بی اے۔ **بیعت:** مخدوم ملت سید شاہ اویس مصطفیٰ واسطی بلگرام شریف

اساتذہ: قاری محمد الطاف حسین برکاتی، قاری عبد القیوم برکاتی، حضرت مولانا اعجاز احمد مصباحی، حضرت مولانا دستگیر عالم، حضرت مولانا ساجد علی مصباحی، مولانا ہارون مصباحی، حضرت مولانا بدر الدجیٰ مصباحی، حضرت مولانا عبد الغفار اعظمی، حضرت مولانا محبوب احمد عزیزی، حضرت مولانا اظہار احمد مصباحی، ماسٹر محمد اسرائیل، ماسٹر محمد اسماعیل۔

شرکائے فراغت: قاری محمد یوسف افریقہ، حافظ محمد سیف لکھنؤ، حافظ محمد رفیق مبارک پور۔ تدریس: مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور

حافظ عطاء الرسول جامعی

ولدیت ونسب: مطیع الرسول ابن مولانا عبد الحق علیہ الرحمہ ابن حاجی محمد سائیں مرحوم قریشی **مولد:** ولید پور بازار۔ **ولادت:** ۳راگست ۱۹۹۳ء۔ **تعلیم:** جامعہ رحمانیہ ولید پور، جامعہ اظہار العلوم، جامعہ امجدیہ گھوسی۔ **فراغت:** جامعہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج ۸راپریل ۲۰۰۷ء۔ **بیعت:** حضرت مولانا ادریس رضا حشمتی پیلی بھیت۔

اساتذہ: حافظ وقاری الطاف حسین برکاتی، حافظ شفاء اللہ، حافظ وقاری

احمد جمال صاحب وغیرہ۔**رفیق درس:**حافظ محمد اشرف برکاتی **اسناد:** منشی، مولوی، عالم، کامل، حفظ۔**مقیم حال:**سعودیہ عربیہ

حافظ دانش رضا رضوی

ولدیت ونسب: غفران احمد ابن عین الحق مرحوم ابن غلام محمد مرحوم ابن محمد صابر مرحوم ابن عبدالکریم مرحوم۔**مولد:**محلہ پورب، بھیرہ۔**تاریخ پیدائش:** ۳رجولائی ۱۹۹۳ء

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ، مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور۔قاری نورالحق، حافظ جمیل احمد ادروی۔

فراغت: ۲۲رجولائی ۲۰۰۹ء۔بدھ، مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی

شرکاے فراغت: ابوتراب گھوسی، تراب احمد کشی نگر، محمد یونس بھیرہ، ابو سعد بھیرہ۔**اسناد:**حفظ، مولوی۔**مصروفیت:**زیر تعلیم، جماعت سادسہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔

حافظ محمد کاظم رضا مصباحی

ولدیت ونسب: محمد عزیر ابن محمد عمر ابن حبیب اللہ ابن عبدالواحد۔**مولد:** بھیرہ۔ **ولادت:** ۲۸رستمبر ۱۹۹۴ء۔**تعلیم:**مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ، دارالحفظ والقراءت بھیرہ، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور۔

فراغت: جامعہ اشرفیہ مبارک پور ۱۶رمئی ۲۰۱۰ء

اساتذہ: حافظ نورالحق جلال پوری، حافظ ابوشحمہ بھیروی۔

شرکائے فراغت: محمد شریف الحق، نورالہدیٰ امبیڈکرنگر، محمد وارث بھیرہ
اسناد: حفظ، منشی، عالم۔ **مصروفیت:** زیر تعلیم، جماعت ثالثہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔

حافظ محمد جمیل الرحمان مصباحی

ولدیت ونسب: حافظ فیض الرحمان مرحوم (وفات ۲۸/جنوری ۲۰۱۷ء) ابن قاری محمد امین (ولادت ۱۹۰۲ء م ۲۱/رمضان ۱۴۲۶ھ) ابن حافظ محمد سعید ابن حافظ محمد یعقوب ابن حافظ محمد فولاد۔

ولادت: ۳۰/جون ۱۹۹۳ء۔ بھیرہ ولید پور

تعلیم: درجۂ پرائمری اول، دوم، سوم مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، حفظ: دارالحفظ والقراءت، دارالعلوم صدر الشریعہ بھیرہ، دورۂ حفظ وجماعت اعدادیہ: جامعہ اشرفیہ مبارک پور،

اساتذہ: صوفی علی احمد، مولوی وکیل احمد، ماسٹر فیروز احمد، ماسٹر انوار اللہ، گھوسوی، حافظ محمد ہاشمی مبارک پور، حافظ نورالحق جلال پور، قاری عابد حسین جھارکھنڈ، حافظ افروز مبارک پور۔

فراغت: حفظ جامعہ اشرفیہ مبارک پور ۲۶/مئی ۲۰۰۹ء

تدریس: نورالعلوم ریوڑی ڈیہہ ندوہ سرائے، ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۵ء–نوری جامع مسجد گلبرگہ شریف ۲۰۱۷ء

رفیق درس: وجہ القمر غازی پور، فضل حق شاہ گڑھ، محمد حامد محمد آباد گوہنہ، محمد رضا محمد آباد گوہنہ، **مصروفیت:** گھریلو کاروبار

حافظ افضال احمد احسانی

ولدیت ونسب: ممتاز احمد ابن عبدالغفور ابن ولی محمد **مولد:** بھیرہ، مخدوم پورہ
ولادت: ۲۶/اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ دوشنبہ
تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، احسان العلوم گھوسی، مدرسۃ الحنفیہ سنیہ مالیگاؤں۔ حافظ ابوشحمہ بھیروی، قاری عبدالرحیم۔
فراغت: ۲۸/اگست ۲۰۰۹ء مدرسہ احسان العلوم گھوسی۔ سند: حفظ
بیعت: تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ (ولادت ۲۶/محرم ۱۳۶۲ھ/ ۲/فروری ۱۹۴۳ء م ۷/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ)
رفیق درس: حافظ انصار رضا، حافظ علاؤ الدین۔
مصروفیت: ٹیوشن، کپڑا کڑھائی۔

حافظ محمد ابراہیم اشرفی

ولدیت ونسب: الحاج فیاض احمد، ابن عبداللہ، ابن محمد اسحاق مرحوم۔
مولد: محلہ پورب، بھیرہ **تاریخ پیدائش:** ۳/اپریل ۱۹۹۴ء
تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، دارالحفظ والقراءت، جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہاں گیر گنج، مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ، مدرسہ رضویہ بدر العلوم گھوسی۔ ماسٹر فیروز احمد، ماسٹر انوار اللہ گھوسوی (وفات ۸/مارچ ۲۰۱۸ء)، حافظ محمد اختر ادروی، قاری محمد الطاف، قاری محمد نسیم، حافظ تاج الدین۔
فراغت: ۲۰۱۱ء مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ، ۲۹/جون ۲۰۱۲ء مدرسہ

رضویہ بدر العلوم گھوسی۔

مصروفیت: زیر تعلیم خامسہ مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیرآباد۔

حافظ عطاء الصمد مصباحی

ولدیت و نسب: محمد احمد مرحوم (م ۴ر شوال ۲۰۱۶ء) ابن عین الحق مرحوم۔ مولد: محلہ پورب بھیرہ۔ ولادت: ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء۔

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم ، دار الحفظ والقراءت بھیرہ، جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔ فراغت: ۲۰۱۰ء جامعہ اشرفیہ مبارک پور۔

اساتذہ: ماسٹر انوار اللہ (وفات ۸ر مارچ ۲۰۱۸ء)، ماسٹر محمد منظر، مولوی محمد وکیل، قاری نور الحق، قاری عبد القیوم۔

شرکاے فراغت: محمد صادق، حیات محمد مبارک پوری

مصروفیت: کاروبار

حافظ شاہد رضا کاملی

ولدیت ونسب: جمیل احمد ابن عین الحق مرحوم ابن غلام محمد مرحوم ابن محمد صابر مرحوم ابن عبد الکریم مرحوم۔ **مولد:** محلہ پورب، بھیرہ۔

تاریخ پیدائش: ۳ر جنوری ۱۹۹۴ء

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، دار الحفظ والقراءت ، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ولید پور۔ قاری نور الحق، حافظ محمد مزمل، حافظ ابوشحمہ۔

فراغت: ۲۵ر جون ۲۰۱۴ء بروز پیر مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ولید پور۔

شرکائے فراغت: حافظ محمد کلیم بھیرہ، حافظ زین العابدینؒ ولید پور۔
مصروفیت: تدریس مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، ۲۰۱۵ء سے۔

حافظ محمد مصطفیٰ ضیائی

ولدیت ونسب: محمد سلیم ابن محمد اسحاق مرحوم محلہ پچھّم بھیرہ
تاریخ پیدائش: ۷؍جولائی ۱۹۹۴ء
تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ ناظرہ تا دوم، مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ولید پور سوم تا پنجم، مدرسہ اسلامیہ بیت العلوم خالص پور ادری حفظ دو سال، مدرسہ عربیہ رضویہ ضیاء العلوم ادری حفظ ایک سال، مدرسہ عزیز العلوم محسن پورہ مئو حفظ تین سال، مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد حفظ ایک سال۔ مولانا وکیل احمد، مولانا فیروز احمد گھوسی، مولانا مختار احمد ناظم ولید پور، ماسٹر فیصل چریاکوٹ، حافظ علی احمد ندوہ سرائے، حافظ نفیس الہدیٰ ادری، قاری رضوان احمد خالص پور، حافظ احسان احمد خیر آباد۔

فراغت: ۲۰؍شعبان ۱۴۳۹ھ ۷؍مئی ۲۰۱۸ء مدرسہ اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد۔
شرکائے فراغت: حافظ غلام ربانی، حافظ غلام سبحانی خیر آباد، حافظ مبارک حسین بھیرہ، حافظ محمد عمران لاٹ گھاٹ۔

حافظ شاہد حسین فیضی

ولدیت ونسب: محمد عبد المبین ابن عبد الشکور۔ **مولد:** نگہرہ۔ **ولادت:** ۸؍اگست ۱۹۹۴ء۔ **تعلیم:** مدرسہ فیض الرسول دلا پور ۲۰۰۰ء، مدرسہ عربیہ

فیض العلوم محمد آباد گوہنہ۔**اساتذہ**:قاری نثار احمد، قاری نور محمد، قاری محمد سلیم، قاری الطاف۔**ہم درس**:عتیق الرحمٰن گھوسی۔**اسناد**:حفظ منشی، عالم، کامل، بی اے۔

حافظ محمد کلیم رضا کاملی

ولدیت ونسب: محمد حنیف انصاری مرحوم ابن حبیب اللہ مرحوم۔**مولد**: محلہ مخدوم پورہ، بھیرہ۔**تاریخ پیدائش**: یکم رجنوری ۱۹۹۵ء۔

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، دار الحفظ والقراءت، مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ولید پور۔صوفی علی احمد، مولوی عبد الوکیل، ماسٹر فیروز احمد، ماسٹر انوار اللہ گھوسوی مرحوم (وفات ۸ رمارچ ۲۰۱۸ء)، حافظ ابو شحمہ، حافظ محمد مزمل ابراہیم پوری۔

تاریخ فراغت: دار الحفظ والقراءت، بموقع سنگ بنیاد مسجد قدم رسول، مدرسہ کاملیہ انوار العلوم ۲۵ رجون ۲۰۱۴ء۔**سند**: حفظ

شرکائے فراغت: محمد وارث، عطاء الصمد، محمد کاظم بھیرہ۔

تدریس: دار البنات نصو پور ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۵ء **مصروفیت**: بُنائی

حافظ عبد الرحمٰن اویسی

ولدیت ونسب: الحاج عبد السلام ابن محمد یٰسین مرحوم۔ولادت: ۲۸ ر دسمبر ۱۹۹۶ء۔بھیرہ۔

تعلیم: مدرسہ عزیزیہ خیر العلوم بھیرہ، مدرسہ احسان العلوم گھوسی ضلع مئو، جامعہ اشرفیہ فیض العلوم چاندہ بازار، سلطان پور، مدرسہ اعجاز القرآن کھیتا سرائے ضلع جون پور۔**اساتذہ**: حافظ وقاری اشفاق احمد بھیروی، حافظ وقری خلیل

احمد برکاتی، حافظ وقاری قمر جیلانی اشرفی، حافظ وقاری معراج احمد اویسی۔
فراغت: ۱۰؍جون ۲۰۱۴ء۔ استاذ: قاری قمر جیلانی۔
رفقاے فراغت: حافظ محمد شاکر پرتاب گڑھ، حافظ انور جون پور، حافظ عالم گیر سلطان پور، حافظ سراج احمد امبیڈکر نگر۔
بیعت: پیر طریقت سید محمد اویس مصطفیٰ بلگرام شریف ۲۰۱۲ء۔

حافظ محمد ہاشم رضوی

ولدیت ونسب: محمد اسلام ابن محمد روزن ابن محمد پرواز **پیدائش:** ۵؍ستمبر ۱۹۹۶ء۔ بھات کول۔ تعلیم: مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول، مدرسہ رضویہ بدر العلوم گھوسی۔ فراغت: ۲۱؍مئی ۲۰۱۵ء مدرسہ رضویہ بدر العلوم گھوسی۔
اساتذہ: مولانا عبد القدوس مصباحی، قاری غیاث الدین گھوسی۔
ہم درس: حافظ محمد خورشید بھیرو پور، محمد ذیشان گولہ بازار، صاحب عالم جبل پور۔ **زیر تعلیم:** ایم، اے فائنل، کمپوزنگ ورکس۔

حافظ محمد اجمل امجدی

ولدیت ونسب: مولانا نصیر الدین مصباحی ابن محمد علی پردھان ابن محمد قاسم ابن الحاج محمد سائیں۔ **تاریخ ولادت:** یکم جنوری ۱۹۹۶ء۔
تعلیم: دار العلوم امام احمد رضا رتنا گیری، دار العلوم امجدیہ رضویہ گھوسی۔
اساتذہ: قاری محمد خلیل صاحب رتنا گیری، حافظ سمیع اللہ صاحب جامعہ امجدیہ گھوسی۔ فراغت: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ۲۰۱۱ء۔

حافظ سراج احمد اویسی

ولدیت ونسب: نیاز احمد بن شمس الدین بن نجیب اللہ مرحوم۔

مولد: ولید پور، بھٹی

تاریخ پیدائش: ۷؍جولائی ۱۹۹۷ء **مدارس:** نور الاسلام، مدرسہ عربیہ اہل سنت منظر اسلام التفات گنج۔ **تاریخ فراغت:** ۴؍نومبر ۲۰۰۹ء

بیعت: حضرت سید محمد اویس مصطفیٰ صاحب قبلہ بلگرام شریف

استاذ: حافظ سمیع اختر صاحب۔ **شرکاے فراغت:** اعجاز احمد، مجیب الرحمٰن۔

اسناد: منشی، حفظ وقراءت۔ **زیر تعلیم:** جماعت اولیٰ مدرسہ منظر اسلام التفات گنج۔

حافظ مظفر حسین رضوی

ولدیت ونسب: محمد سمیع اللہ ابن محمد عیدو ابن محمد جہاں گیر۔ **تاریخ پیدائش:** ۱۲؍مارچ ۱۹۹۹ء مولد: بھات کول

تعلیم: مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول، مدرسہ رضویہ بدر العلوم گھوسی۔ **فراغت:** مدرسہ رضویہ بدر العلوم ۲۹؍جون ۲۰۱۲ء جمعہ۔

استاذ: مولانا عبد القدوس مصباحی، حافظ تاج الدین مداپور گھوسی۔

ہم درس حفاظ: حافظ محمد ابراہیم، حافظ انضمام الحق، حافظ برکت علی۔

اسناد: منشی، مولوی، عالم، حفظ

زیر تعلیم: جماعت ثالثہ دار العلوم اشرفیہ ضیاء العلوم خیر آباد (۲۰۱۶ء)

حافظ برکت علی رضوی

ولدیت ونسب: محمد شریف احمد ابن شکر اللہ ابن اصغر علی۔ **پیدائش:** ۵؍مئی ۱۹۹۹ء بھات کول

تعلیم: مدرسہ قادریہ سراج العلوم بھات کول، مدرسہ رضویہ بدرالعلوم گھوسی۔ **فراغت:** ۲۹؍جون ۲۰۱۲ء جمعہ مدرسہ رضویہ بدرالعلوم۔

استاذ: مولانا عبدالقدوس مصباحی، حافظ تاج الدین مداپور گھوسی۔

ہم درس حفاظ: حافظ محمد ابراہیم، حافظ انضمام الحق، حافظ مظفر حسین۔

حافظ زین العابدین کاملی

ولدیت ونسب: نیاز احمد ابن عمر علی مرحوم **مولد:** ولید پور محلہ بچلہ پورہ۔

پیدائش: یکم دسمبر ۱۹۹۹ء۔ مدارس: کاملیہ انوارالعلوم ولید پور، مدرسہ اہل سنت ضیاء العلوم التفات گنج۔ **فراغت:** مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور ۲۵؍مئی ۲۰۱۴ء۔ **اساتذہ:** حافظ وقاری دلشاد احمد التفات گنج، مولانا مختار احمد، مولانا ہاشم رضا، مولانا محمد مستقیم، حافظ مزمل۔ **اسناد:** حفظ، منشی

زیر تعلیم: تکرار حفظ مدرسہ عربیہ اہل سنت ضیاء العلوم التفات گنج

شرکائے فراغت: حافظ کلیم بھیرہ، حافظ محمد شاہد بھیرہ۔

حافظ محمد احمد اجملی

ولدیت ونسب: محمد اشرف ابن محمد احمد ابن محمد جمن۔ **مولد:** ولید پور

پیدائش:۲/فروری ۲۰۰۰ء۔**مدارس**:مدرسہ جنیدیہ احملیہ مہند غازی پور **فراغت**:مدرسہ جنیدیہ احملیہ مہند غازی پور ۲۹/مئی ۲۰۱۵ء۔**استاذ**:حافظ محمد نعیم اشرف۔**اسناد**:حفظ،قراءت۔**ہم درس**:محمد فیضان،غازی علی،فرمود عالم وغیرہ۔

حافظ مبارک حسین ضیائی

ولدیت ونسب: محمد اسلم ابن محمد احسان ابن حبیب اللہ مرحوم ابن حافظ عبدالواحد مرحوم۔**پیدائش**:۷/مارچ ۲۰۰۲ء۔**مدارس**:مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ، مدرسہ اشرفیہ ضیاءالعلوم خیرآباد۔ **فراغت**:مدرسہ اشرفیہ ضیاءالعلوم خیرآباد ۲۰/شعبان ۱۴۳۹ھ ۷/مئی ۲۰۱۸ء۔**اساتذہ**:مولانا فیروز احمد گھوسی، ماسٹر محمد اسلم مڑہاں، حافظ محمد احسان خیرآباد۔**سند**:حفظ۔

شرکاے فراغت: حافظ غلام مصطفیٰ ضیائی پچھّم محلہ بھیرہ، حافظ غلام سبحانی خیرآباد، حافظ غلام ربانی خیرآباد، حافظ محمد عمران عظمت گڑھ۔

حافظ لاریب دانش کاملی

ولدیت ونسب: ظفر احمد ابن عبدالغنی مرحوم بھیرہ۔ **پیدائش**: جولائی ۲۰۰۳ء۔ **مدارس**: مدرسہ عزیزیہ خیرالعلوم بھیرہ، مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور۔ **فراغت**: مدرسہ کاملیہ انوارالعلوم ولید پور۔ ۱۳/اپریل ۲۰۱۸ء جمعہ۔ **اساتذہ**: ماسٹر محمد اسلم مڑہاں، حافظ حامد اشرف ابراہیم پور، حافظ کفیل احمد محمد آباد، حافظ محمد مزمل ابراہیم پور۔**سند**: حفظ ۔**ہم درس**: حافظ محمد شاہد قریشی ولید پور، حافظ فیضان احمد چریاکوٹ، حافظ جسیم علی دل دارنگر۔

تصانیف علماے بھیرہ ولید پور

مخدوم شاہ ابوالخیر فاروقی علیہ الرحمہ

(۱) شیر و شکر ---------------------- غیر مطبوعہ

شاہ شمس الدین حیدری (خلیفہ ابوالغوث گرم دیوان علیہ الرحمہ)

(۲) مناقب غوثی ---------------------- غیر مطبوعہ

چراغ ربانی مولانا شاہ محمد کامل نعمانی علیہ الرحمہ

(۳) صراط التکمیل (عربی) ---------------------- غیر مطبوعہ

(۴) یسیر (عربی) ---------------------- غیر مطبوعہ

(۵) پنجۂ نور ---------------------- غیر مطبوعہ

(۶) کامل کی دس باتیں ---------------------- مطبوعہ

(۷) جنت العرائس ---------------------- مطبوعہ

(۸) معراج نامہ ---------------------- مطبوعہ

(۹) مکتوبات چراغ ربانی ---------------------- مطبوعہ

مولانا عبدالحلیم مصباحی علیہ الرحمہ

(۱۰) برہان عزیزی (ہندی) ---------------------- مطبوعہ

(۱۱) حقوق مصطفیٰ (اردو) ---------------------- غیر مطبوعہ

(۱۲) شرح شمائل ترمذی ---------------------- غیر مطبوعہ

(۱۳) منظومات کا مجموعہ ---------------------- غیر مطبوعہ

علامہ محمد احمد مصباحی دامت برکاتہ

۱۴-تدوین قرآن-----------------------مطبوعہ

۱۵-امام احمد رضا اور تصوف---------------- //

۱۶-تنقید معجزات کا علمی محاسبہ--------------- //

۱۷-شادی اور آداب زندگی---------------- //

۱۸-المواہب الجلیل لتجلیۃ مدارک التنزیل (عربی)---- //

۱۹-حدوث الفتن وجہاد اہل السنن ۱۴۲۱ھ---------- //

۲۰-حاشیہ جد الممتار الجزء الثانی-------------- //

۲۰-امام احمد رضا کی فقہی بصیرت-------------- //

۲۱-معین العروض------------------------ //

۲۲-فرائض وآداب متعلم ومعلم---------------- //

۲۳-خلفاے راشدین اور اسلامی نظام اخلاق--------- //

۲۴-رسم قرآنی اور اصول کتابت--------------- //

۲۵-رہنماے علم وعمل--------------------- //

۲۶-شرک کیا ہے------------------------ //

۲۷-خطبات صدر العلما-------------------زیر ترتیب

۲۸-مقالات صدر العلما-------------------زیر ترتیب

علامہ نصر اللہ رضوی علیہ الرحمہ

۲۹-ایضاح حقیقت-----------------------مطبوعہ

۳۰-حاشیہ مؤطا امام محمد مترجم---------------غیر مطبوعہ

۳۱-سیدنا عبدالوہاب جیلانی کا مدفن بغداد یا ناگور-----مطبوعہ
۳۲-حاشیہ سراجی (عربی)-----------------مطبوعہ
۳۳-قواعد میراث--------------------مطبوعہ
۳۴-بہار جاوداں (حاشیہ گلستاں)-------------مطبوعہ
۳۵-ضوفشاں (حاشیہ بوستاں)--------------مطبوعہ

مولانا عبدالقیوم مصباحی

۳۶-حافظ ملت اور مشرب اعلیٰ حضرت------------غیر مطبوعہ

مفتی احمد القادری مصباحی

۳۷-احکام قربانی وعقیقہ------------------مطبوعہ
۳۸-ثبوت ایصال ثواب وطریقۂ فاتحہ (اردو/ ہندی)----مطبوعہ
۳۹-حالات بنارس مع تذکرۂ سلیمانی-------------مطبوعہ
۴۰-حالات مولانا کامل ولید پوری--------------مطبوعہ
۴۱-فیض الحکمت ترجمہ ہدایۃ الحکمت-------------مطبوعہ
۴۲-نقشۂ صوم وصلوٰۃ--------------------مطبوعہ
۴۳-حالات مولانا ابوالخیر بھیروی--------------مطبوعہ
۴۴-رفع یدین اور آمین کے احکام (اردو/ انگلش)-----مطبوعہ

مولانا نثار احمد مصباحی

۴۵-اشرفی تقریریں--------------------مطبوعہ
۴۶-انوری تقریریں--------------------مطبوعہ
۴۷-شمسی تقریریں-------------------مطبوعہ

۴۸-بدری تقریریں-------------مطبوعہ
۴۹-مناظرۂ کشمیر--------------مطبوعہ

مولانا محمد اسلام مصباحی

۵۰-شعبان کی برکتیں-------------غیر مطبوعہ
۵۱-اصلاح معاشرہ--------------غیر مطبوعہ

محمد ابوالوفا رضوی (مرتب)

۵۲-علامہ نصر اللہ رضوی حیات وخدمات----------مطبوعہ
۵۳-نقش وفا (مجموعہ کلام)-------------غیر مطبوعہ
۵۴-خطوط وفا------------------غیر مطبوعہ
۵۵-تذکرہ علمائے بھیرہ ولید پور-------------زیر طبع

مولانا شکیل احمد قریشی بھیروی

۵۶-تذکرہ قاضی شریعت--------------مطبوعہ

مولانا معین الدین خاں مصباحی

۵۷-فن کتابۃ القصۃ فی الادب العربی الحدیث--------غیر مطبوعہ
۵۸-داڑھی کی شرعی حیثیت-------------غیر مطبوعہ
۵۹-بہار شریعت اردو ادب کی روشنی میں---------غیر مطبوعہ

مولانا محمد مبارک علی رضوی

۶۰-فضیلت اویس قرنی----------------مطبوعہ

مولانا مفتی عالمگیر اشرف مصباحی

۶۱-ضروری مسائل کا شرعی حل-------------مطبوعہ

منقبت درشان

مولانا شاہ مخدوم ابوالخیر فاروقی علیہ الرحمہ

بافیض ہے درآپ کا مخدوم ابوالخیر
شیدائے رسولِ خدا مخدوم ابوالخیر
دیتا ہے بنا مانگے طلب سے بھی زیادہ
داتا ہے سخی وہ میرا مخدوم ابوالخیر
دربار میں آتے ہیں بہ انداز غلامی
ارشاد ہے اللہ کا مخدوم ابوالخیر
ہے پیر مغاں شیر محمد کی عنایت
ہیں خلق کے حاجت روا مخدوم ابوالخیر
جس نے بھی مصیبت میں لیا نام تمہارا
سب دور ہیں رنج وبلا مخدوم ابوالخیر
جو بھی رہا اللہ کے ولیوں سے بہت دور
حیران وہ در در پھرا مخدوم ابوالخیر
بس آپ کا ہم اہل وطن کو ہے سہارا
ہو لطف وکرم اک ذرا مخدوم ابوالخیر
ایماں ہو سلامت وقار رضوی دمِ آخر
فرمائیے حق سے دعا مخدوم ابوالخیر

منقبت درشان مولانا علی احمد بھیروی علیہ الرحمہ

خدا کے ہیں ولی سرکار مولانا علی احمد
غلام احمد مختار مولانا علی احمد

ہے تیرے در کے حاضر باشیوں پر آج بھی جاری
نزولِ رحمتِ غفار مولانا علی احمد

ضرورت سے بھی اک بالشت زیادہ بڑھ گئی لکڑی
بحکم واقف اسرار مولانا علی احمد

نہ آیا حرف شکوہ بھی زباں پر دور تھا سننا
بڑے تھے صاحبِ کردار مولانا علی احمد

شفا کے واسطے بیمار لاتے ہیں عقیدت سے
غبارِ تربتِ ضوبار مولانا علی احمد

پریشاں حال والوں کو سکوں ملتا ہے دم بھر میں
ترا با فیض ہے دربار مولانا علی احمد

انھیں اللہ والوں سے ہے نظم دنیوی قائم
نہ تم سمجھو کہ ہیں لاچار مولانا علی احمد

خدا غازی بنائے جیت لوں میں نفس و شیطاں کو
عدو ہیں درپئے آزار مولانا علی احمد

وفاؔ رضوی کے گھر کا شاد ہر کوئی رہے مولا
بفیض مونس و غم خوار مولانا علی احمد

لاکھوں سلام

محبوب کردگار پہ لاکھوں سلام ہو
آقائے نامدار پہ لاکھوں سلام ہو
روتی رہی ہیں امت عاصی کے فکر میں
چشمان اشکبار پہ لاکھوں سلام ہو
ہیں ماں سے بھی زیادہ کہیں جن کی شفقتیں
اس مصطفیٰ کے پیار پہ لاکھوں سلام ہو
آل رسول اورصحابہ صحابیات
گلہائے مشکبار پہ لاکھوں سلام ہو
دربار انبیاء و رسل میں بہ احترام
لبہائے دل فگار پہ لاکھوں سلام ہو
بن کر خدا کی آگئے وہ رحمت تمام
نبیوں کے تاجدار پہ لاکھوں سلام ہو
رحمت جہاں خدا کی برستی ہے رات دن
طیبہ کی اس بہار پہ لاکھوں سلام ہو
محشر کے سخت دن بھی ہے لب پر انا لہا
امت کے غمگسار پہ لاکھوں سلام ہو
جن کی رضا رضائے الٰہی ہے اے وفاؔ
اس جان بے قرار پہ لاکھوں سلام ہو

تراشے

ولید پور بھیرہ عرصہ دراز سے علما و مشائخ کی آماج گاہ رہا ہے۔ اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ بزرگان بھیرہ کے فیضان سے مرتب اور تمام مسلمانوں کو فیضیاب فرمائے۔ (نجم الاصفیا جھونسی شریف)

عزیزی مولانا ابوالوفا رضوی نے برسوں محنت و مشقت کر کے ایک جامع تذکرہ تیار کر دیا ہے۔ اس خدمت پر عزیز موصوف بھی قارئین خصوصاً اہل بھیرہ کی طرف سے شکریہ اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (خیر الاذکیا علامہ محمد احمد مصباحی)

مولانا محمد ابوالوفا صاحب مدظلہ قوم وملت کا درد مند دل رکھنے والے جید عالم ایک اچھے استاذ، فصیح اللسان خطیب، شیریں بیاں مصنف اور خوش الحان شاعر ہیں۔ انھوں نے ایک طویل مدت صرف کر کے یہ بے لوث خدمت انجام دی ہے۔ (علامہ مفتی احمد القادری مصباحی)

خوش نصیب ہیں محب گرامی حضرت مولانا محمد ابوالوفا رضوی جنھوں نے بڑی جاں فشانی سے علماے بھیرہ ولید پور کے حالات ترتیب دیے وہ دارالعلوم اہل سنت حق الاسلام لال گنج بستی کے موقر استاذ ایک اچھے نثر نگار، بلند فکر شاعر اور ایک سنجیدہ مقرر ہیں۔ (علامہ ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی)

فاضل مرتب نے اپنی اس گراں قدر تصنیف میں بھیرہ ولید پور اور مضافات کے علماے اہل سنت کی حیات و شخصیت اور ان کے دینی، علمی، اصلاحی، تبلیغی اور روحانی کارناموں کا حقیقت پسندانہ انداز میں تذکرہ کرتے ہوئے اپنی دلی عقیدت کا قلمی نذرانہ پیش کیا ہے۔ (مفتی اشتیاق احمد خاں رضوی)

Publisher
MISBAHI PUBLICATION
MOHAMMADABAD, GOOHNA,PIN CODE: 276403